صبح صادق	05:04
طلوع آفتاب	06:20
زوال آفتاب	12:41
غروب آفتاب	07:01

آج کی حدیث

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ؐ نہ بہت لمبے قد کے تھے نہ پستہ قد، (بلکہ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا لیکن میانہ پن کے ساتھ کسی قدر طول کی طرف مائل تھا) اور رنگ کے اعتبار سے نہ بالکل سفید تھے چونے کی طرح نہ بالکل گندم گوں کہ سانولہ پن آ جائے (بلکہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ پُرنور اور کچھ ملاحت لئے ہوئے تھے) آپؐ کے بال نہ بالکل سیدھے تھے نہ بالکل پیچ دار (بلکہ ہلکی سی پیچیدگی اور گھونگریالہ پن تھا)۔ شمائل ترمذی)

روزنامہ ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAIRAABTA

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 231, Saturday- 23 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلدنمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۳۲ ۞ ہفتہ، ۲۲/اگست، ۲۰۲۶، ۸/ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴/روپے، صفحات:۸

اوڈیشہ میں سیلاب کی صورت حال سنگین

7/اضلاع کے 1703 گاؤں اور 13.44/لاکھ افراد متاثر

اوڈیشہ میں سیلاب کی صورت حال بدستور سنگین بنی ہوئی ہے اور ریاست کے سات اضلاع میں 1700 سے زائد گاؤں اور 13 لاکھ سے زیادہ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ ریاستی حکومت کی جانب سے متاثرہ علاقوں میں راحت اور بچاؤ کا کام مسلسل جاری ہے، جبکہ صورت حال پر 24 گھنٹے نگرانی کی جا رہی ہے۔ خصوصی راحتی کمشنر کے دفتر کے تحت قائم اسٹیٹ ایمرجنسی آپریشن سینٹر کی تازہ رپورٹ کے مطابق بالیشور، مایوربھنج، بھدرک، جاجپور، کیندوجھر، کیندر پاڑہ اور سندرگڑھ اضلاع سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ ان اضلاع کے 76 بلاک، 505 گرام پنچایتیں، 1703 گاؤں اور 12 شہری بلدیاتی ادارے متاثر ہوئے ہیں۔ مجموعی طور پر 13,44,698 افراد سیلاب کی صورت حال سے متاثر ہوئے ہیں۔ ریاستی حکومت کے مطابق گزشتہ چند دنوں میں مایوربھنج، بالیشور، بھدرک، جاجپور، کیندر پاڑہ اور کیندوجھر میں صورت حال زیادہ چیلنجنگ رہی۔ تاہم تازہ صورت حال میں ریاست کے اہم دریاؤں میں پانی کی سطح کم ہو رہی ہے اور بیشتر دریا خطرے کے نشان سے نیچے بہہ رہے ہیں۔ حکام کے مطابق اب تک 4,87,350 افراد کو سیلاب زدہ علاقوں سے نکال کر محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا چکا ہے۔ ان افراد کو 880 امدادی کیمپوں میں رکھا گیا ہے، جہاں ضروری سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں مفت کچن بھی مسلسل چلائے جا رہے ہیں اور اب تک 4,95,833 افراد کو پکا ہوا کھانا فراہم کیا گیا ہے۔ ضرورت کے مطابق خشک راشن اور دیگر امدادی سامان بھی تقسیم کیا جا رہا ہے۔ متاثرہ خاندانوں میں 4,765 پولی تھین شیٹس اور رول بھی تقسیم کیے گئے ہیں۔ بچاؤ اور ہنگامی راحتی کارروائیوں کے لیے مجموعی طور پر 126 ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں۔ ان میں اوڈراف کی 32 ٹیمیں، این ڈی آر ایف کی 8 ٹیمیں، فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز کی 46 ٹیمیں اور پولیس، سول ڈیفنس و مقامی سطح کی 40 ٹیمیں شامل ہیں۔ امدادی ٹیمیں اب تک سیلاب کی وجہ سے رابطے سے منقطع 492 گاؤں تک پہنچ چکی ہیں، جبکہ 124 افراد کو ہنگامی طبی انخلا کے ذریعے محفوظ مقامات تک منتقل کیا گیا ہے۔ ریلیف اور ریسکیو آپریشن کے لیے 210 کشتیوں اور خصوصی آلات کو بھی تعینات کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے کہا ہے کہ متاثرہ علاقوں میں صحت کی خدمات کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے 93 طبی ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں اور 159 میڈیکل کیمپ قائم کیے گئے ہیں، جہاں اب تک 549,11 افراد کو طبی امداد فراہم کی جا چکی ہے۔ حکام کے مطابق حاملہ خواتین کی دیکھ بھال پر بھی خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ اب تک 150 حاملہ خواتین کو صحت مراکز منتقل کیا گیا ہے، جبکہ 44 خواتین کے محفوظ ادارہ جاتی زچگیاں کرائی گئی ہیں۔ ریاستی حکومت نے بتایا کہ ضروری ادویات، سانپ کے کاٹنے کے علاج کے لیے اینٹی اسنیک وینم، او آر ایس اور آئی وی فلوئڈ کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ فی الحال سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کسی بھی بیماری کے پھیلنے کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ حکومت اور ضلعی انتظامیہ صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں اور ضرورت کے مطابق مزید وسائل فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اوڈیشہ میں سیلاب کی صورت حال مسلسل بارشوں اور ندیوں میں طغیانی کے باعث انتہائی تشویشناک بنی ہوئی ہے، جس سے اب تک 13.44 لاکھ سے زائد افراد متاثر ہو چکے ہیں۔ اگرچہ پچھلے 48 گھنٹوں میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے اہم ندیوں (جیسے سورن ریکھا) کے پانی کی سطح میں کچھ کمی آئی ہے، لیکن شمالی اوڈیشہ کے اضلاع اب بھی شدید متاثر ہیں۔ کیندر پاڑہ اور بھدرک جیسے اضلاع میں اسکول اور آنگن واڑی مراکز کو بند کر دیا گیا ہے۔ حال ہی میں کیندر پاڑہ کے ایک آشرم اسکول سے 255 طلبہ کا ریسکیو کیا گیا۔

عائشہ وہاب امریکی کانگریس کیلئے

منتخب ہونے والی پہلی افغان نژاد امریکی

عائشہ وہاب، جو ایک ترقی پسند ڈیموکریٹ ہیں، نے کیلیفورنیا کے 14 ویں کانگریشنل ڈسٹرکٹ کے خصوصی انتخابات میں کامیابی حاصل کی، اور وہ امریکی کانگریس کے لیے منتخب ہونے والی پہلی افغان نژاد امریکی بن گئیں۔ 39 سالہ وہاب نے اعتدال پسند ڈیموکریٹ میلیسا ہرنینڈز کو جنسی بدسلوکی کے الزامات کے درمیان ایرک سویل ویل کی خالی کردہ نشست کے لیے انتخاب میں شکست دی۔ وہاب نے رائے شماری کے نتائج کے اعلان کے بعد ایک بیان میں کہا کہ رضاعی دیکھ بھال سے لے کر کانگریس تک، یہ سفر امریکن ڈریم کے امکان کو ظاہر کرتا ہے۔ انتخابات کے دن کے دو دن بعد جمعرات کو اعلان کردہ نتائج میں وہاب کو کل ڈالے گئے ووٹوں کا 53.09 فیصد جبکہ ہرنینڈز کے 46.91 فیصد ووٹ ملے۔ جبکہ وہاب اگلے سال 20 جنوری تک سوالویل کی بقیہ مدت پوری کریں گی، اب وہ نومبر میں ہرنینڈز کے ساتھ متنازعہ ری میچ کے لیے تیار ہے جب وہ پوری مدت کے لیے مقابلہ کریں گے۔ وہاب کے والدین سوویت حملے کے دوران افغانستان سے فرار ہو گئے اور نیویارک شہر میں آباد ہو گئے، جہاں وہ 1987 میں پیدا ہوئیں۔ اس کے والد کو جلد ہی قتل کر دیا گیا تھا اور اس کے بعد اس کی والدہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ وہاب اور اس کی بڑی بہن رضاعی نگہداشت کے نظام میں پلے بڑھے یہاں تک کہ انہیں فریمونٹ میں ایک افغان امریکی جوڑے نے گود لے لیا، جب وہاب تقریباً 9 سال کا تھا۔ سال 2018 میں وہ پہلی افغان امریکی خاتون بن گئیں جو امریکہ میں عوامی عہدے کے لیے منتخب ہوئیں جب اس نے ہیورڈ سٹی کونسل کی نشست جیتی۔ 2022 میں، وہ کیلیفورنیا اسٹیٹ سینیٹ کے لیے منتخب ہونے والی پہلی مسلمان خاتون بن گئیں۔ ریاستی سینیٹر کے طور پر، وہاب نے کیلیفورنیا میں ذات پات کی تفریق پر پابندی کے لیے ایک بل پیش کیا، جس کی وجہ سے ہندوستانی نژاد امریکیوں کی طرف سے شدید مخالفت ہوئی۔ یہ بل کیلیفورنیا کی کانگریس اور سینیٹ دونوں نے منظور کیا لیکن گورنر گیون نیوزوم نے اسے ویٹو کر دیا۔ بائیڈن ایڈمنسٹریشن کے دوران وائٹ ہاؤس کے سابق مشیر اجے جین بھوٹوریا نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، "سی اے-14 میں آپ کی جیت پر ایٹ عائشہ وہاب کو مبارک ہو۔

عمران خان کا چیک اپ مقررہ اسپتال میں نہیں کرایا گیا

حکومت نے عدالتی حکم کی دھجیاں اڑائیں: بہن عظمیٰ

اسلام آباد: پاکستان تحریک انصاف کے بانی اور سابق وزیر اعظم عمران خان کی صحت کے حوالے سے ان کی بہن عظمیٰ خان نے جمعہ کو اہم معلومات فراہم کرتے ہوئے حکومت پر عدالتی احکامات کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا ہے۔ اسلام آباد میں عمران خان کے ذاتی معالج ڈاکٹر فیصل سلطان کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے عظمیٰ خان نے کہا کہ حکومت نے سپریم کورٹ کے حکم کے باوجود عمران خان کا طبی معائنہ مقررہ نجی اسپتال میں نہیں کرایا۔ عظمیٰ خان نے الزام لگایا کہ اڈیالہ جیل میں عمران خان کو حکومت کے اشارے پر ذہنی طور پر پریشان کیا جا رہا ہے اور ان کے ساتھ مبینہ طور پر 'ظلم' کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے عمران خان کو طبی معائنے کے لیے شفا انٹرنیشنل اسپتال لے جانے کی ہدایت دی تھی، لیکن انہیں اس کے بجائے سرکاری زیر انتظام پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (پمز) لے جایا گیا۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ نے منگل کو حکومت کو عمران خان کو شفا انٹرنیشنل اسپتال لے جانے کی ہدایت دی تھی۔ جمعرات کی رات اسپتال کے باہر بڑی تعداد میں پولیس اہلکاروں کی تعیناتی کے بعد یہ قیاس کیا جا رہا تھا کہ عمران خان کو وہیں طبی معائنے کے لیے لایا جائے گا، تاہم وزیر اطلاعات عطا اللہ تارڑ نے جمعہ کو تصدیق کی کہ انہیں پمز منتقل کیا گیا۔ عظمیٰ خان نے بتایا کہ انہیں جمعرات کو اڈیالہ جیل پہنچنے کے لیے فون کیا گیا تھا۔ جیل پہنچنے کے بعد انہوں نے وہاں موجود پولیس افسر سے متعدد سوالات کیے، لیکن انہیں کسی سوال کا واضح جواب نہیں دیا گیا۔ بعد ازاں انہیں گاڑی میں پمز لے جایا گیا۔ انہوں نے پمز میں اپنے تجربے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہاں 'چاروں طرف اندھیرا تھا'۔ عظمیٰ کے مطابق انہیں ایک دفتر میں لے جایا گیا، جہاں ایک شخص نے راستہ دکھانے کے لیے موبائل فون کی ٹارچ کا استعمال کیا۔ عظمیٰ خان نے بتایا کہ اس کے بعد ان کی ملاقات عمران خان سے ہوئی۔ ان کے مطابق عمران خان انہیں دیکھ کر حیران رہ گئے اور ملاقات کے دوران بار بار یہی کہتے رہے کہ ان کے ساتھ 'ظلم' کیا گیا ہے۔ عمران خان کی صحت سے متعلق سوال پر عظمیٰ نے کہا کہ ان کا بلڈ پریشر معمول پر ہے اور ان کی بینائی میں بھی بہتری آئی ہے۔ تاہم انہوں نے بتایا کہ ابھی معمولی خون بہنے کی شکایت باقی ہے۔

ممبئی میں ایف ڈی اے کی کارروائی

میکڈونالڈز اور ریڈیو کلب سمیت ۱۳/ریستورانوں کے لائسنس معطل

ممبئی: مہاراشٹر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) نے ممبئی کے کولابہ علاقے میں غذائی تحفظ اور صفائی کے اصولوں کی سنگین خلاف ورزیوں پر 13 فوڈ اداروں کے خلاف بڑی کارروائی کی ہے۔ ان میں میکڈونالڈز کے ایک کیوسک، بامبے پریزیڈنسی ریڈیو کلب لمیٹڈ اور اسٹیٹس ریسٹورانٹ سمیت کئی معروف ادارے شامل ہیں۔ ایف ڈی اے نے ان کے لائسنس معطل کر دیے ہیں۔ ایف ڈی اے کی جانب سے 19 اگست کو ریڈیو کلب میں اچانک معائنہ کیا گیا، جس کے دوران ادارے میں 47 فیصد ضوابط کی عدم تعمیل پائی گئی۔ حکام کو وہاں بڑی تعداد میں مکھیاں، ایک مرا ہوا کاکروچ اور برتن دھونے کی جگہ کے قریب کھلے کاکروچ ٹریپس ملے۔ معائنے کے دوران کھانا تیار کرنے کی جگہ کے عین اوپر چھت کا پلاسٹر اکھڑا ہوا پایا گیا، جس سے اس کے کھانے میں گرنے کا خطرہ تھا۔ کھانے پینے کی اشیا کے قریب واشنگ پاؤڈر اور دیگر کیمیکل بھی رکھے گئے تھے۔ برتن اور غذائی اشیا براہ راست فرش پر رکھی ہوئی تھیں، جبکہ نان ویج اشیا رکھنے والے ریفریجریٹر بھی صاف نہیں تھے۔ منجمد کھانے کو مناسب طریقے سے ڈی فراسٹ نہ کیے جانے کی خامی بھی سامنے آئی۔ حکام کے مطابق عملے کے پسینے سے بھیگے ہیلمٹ اور کپڑے بھی کھانے پینے کی اشیا کے ساتھ رکھے گئے تھے۔ کچن کے دروازے مناسب طریقے سے بند نہیں تھے اور کھانا پکانے والے چولہے کے قریب کچرے کے ڈبے رکھے گئے تھے۔ احاطے میں تھوکنے کے نشانات بھی ملے۔ تحقیقات میں کھانے کو بغیر ہاتھ دھوئے چھونے، بغیر کیلیبریشن والے ریفریجریشن یونٹس کے استعمال اور درجہ حرارت کی نگرانی کا ریکارڈ نہ رکھنے جیسی خلاف ورزیاں بھی سامنے آئیں۔ ایف ڈی اے نے عوامی صحت اور غذائی تحفظ کے پیش نظر فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ 2006 کی دفعہ 32(3) کے تحت ریڈیو کلب کا فوڈ لائسنس معطل کر دیا۔ کلب کو لائسنس کی معطلی کے دوران کھانے پینے کی اشیا کی خرید، فروخت اور تقسیم فوری طور پر روکنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ حکام نے ضوابط کی خلاف ورزی جاری رہنے کی صورت میں سخت قانونی کارروائی کی وارننگ بھی دی ہے۔ دوسری جانب کولابہ میں میکڈونالڈز کے کیوسک کی جانچ میں بھی سنگین خامیاں پائی گئیں۔ ایف ڈی اے کے مطابق یہ کیوسک غذائی تحفظ کے 20 میں سے 18 معیارات پر پورا نہیں اترا۔ اس کے علاوہ ادارے نے 148 صفحات پر مشتمل غلط کمپلائنس رپورٹ جمع کرائی تھی۔

مختصر مگر اہم خبریں

اسرائیل کا غزہ میں ہند رجب کو ہلاک کرنے کا اعتراف

یروشلم: اسرائیلی فوج نے اعتراف کیا ہے کہ 2024 میں غزہ میں پانچ سالہ فلسطینی بچی ہند رجب اور اس کے خاندان کو لے جانے والی گاڑی پر اسرائیلی فوجیوں نے فائرنگ کی تھی۔ فوج نے اس واقعہ کی فوجداری تفتیش شروع کرنے کا اعلان بھی کیا ہے۔ ہند رجب کی ہلاکت غزہ پٹی میں اسرائیل کی فوجی کارروائیوں کے دوران عام شہریوں کی ہلاکت کے نمایاں ترین واقعات میں شمار ہوتی ہے۔ یہ کارروائی 2023 میں جنوبی اسرائیل پر حماس کی قیادت میں کیے گئے حملوں کے بعد شروع ہوئی تھی۔ ہند رجب کئی گھنٹوں تک گاڑی میں پھنسے رہنے کے بعد ہلاک ہو گئی تھی۔ اس دوران اس نے موبائل فون کے ذریعہ فلسطینی طبی امدادی کارکنوں سے مدد کی اپیل کی۔ اس کی خالہ، ماموں اور تین کزن پہلے ہی گاڑی میں ہلاک ہو چکے تھے۔ ایک ایمبولینس اسے بچانے کے لیے روانہ کی گئی، لیکن جائے وقوعہ پر پہنچنے کے کچھ ہی دیر بعد امدادی کارکنوں کا ہند اور ایمبولینس کے عملے دونوں سے رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔ پھر 12 روز بعد اس بچی، اس کے رشتہ داروں اور دو ایمبولینس کارکنوں کی نعشیں علاقہ سے برآمد ہوئی تھیں۔

مذہبی آزادی کے نام پر مہاراشٹر کا قانون خود مذہبی آزادی کا دشمن: مولانا محمود مدنی

مولانا محمود مدنی نے مہاراشٹر فریڈم آف ریلیجن ایکٹ 2026 پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ مبہم دفعات مذہبی آزادی، حق تبلیغ، پرائیویسی اور شخصی خود اختیاری کو متاثر کر سکتی ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے مہاراشٹر فریڈم آف ریلیجن ایکٹ 2026 کے نافذ ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ قانون کی متعدد دفعات شہریوں کی آزادیٔ ضمیر، مذہبی آزادی، پرائیویسی اور شخصی خود اختیاری کے آئینی تحفظات سے متصادم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی آزادی کے تحفظ کے نام پر بنایا گیا کوئی قانون خود اسی آزادی کو محدود کرنے کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔ مولانا محمود اسعد مدنی نے کہا کہ ہندوستان کی طاقت اس کی گوناگوں مذہبی اور تہذیبی شناخت میں ہے اور آئین میں دی گئی مذہبی آزادی ہر شہری کے لیے ہے۔ اگر کوئی شہری اپنے مذہب کا آزادانہ انتخاب نہیں کر سکتا تو آئین کی دفعہ 25 بے معنی ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر نے اتر پردیش، گجرات اور مدھیہ پردیش کے ماڈل کو اختیار کیا ہے، جن کے تبدیلیٔ مذہب مخالف قوانین کو جمعیۃ علماء ہند پہلے ہی سپریم کورٹ آف انڈیا میں چیلنج کر چکی ہے۔ ان کے مطابق بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ 'لالچ' (ایلیورمنٹ) اور 'فریب' (فراڈ) جیسی مبہم اصطلاحات کو قانون کا حصہ بنانے سے مذہب کی پُرامن تبلیغ بھی جرم کے دائرے میں آ سکتی ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اہل ایمان کے لیے اخروی فلاح اور نجات کی تعلیم کو بھی 'لالچ' کے زمرے میں رکھنا آئین ہند کی دفعہ 25 میں حاصل 'حق تبلیغ' کو براہ راست متاثر کرتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مختلف ریاستوں میں ایسے قوانین کے نفاذ کے تجربے سے یہ سامنے آیا ہے کہ ان کی آڑ میں لوگوں کو بڑے پیمانے پر جیل بھیجا گیا ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر نے کہا کہ ریاست کو یہ آئینی اختیار حاصل نہیں ہو سکتا کہ وہ کسی شہری کے نجی ضمیر اور مذہبی انتخاب کی نگراں اور محتسب بن جائے۔ انہوں نے گزشتہ سال سپریم کورٹ کی جانب سے ظاہر کی گئی اس تشویش کا بھی حوالہ دیا جس میں مذہب کی تبدیلی سے قبل لازمی اعلان، پولیس انکوائری اور ذاتی معلومات کو منظر عام پر لانے جیسی شرائط کو شخصی آزادی پر غیر ضروری اور غیر معمولی بوجھ قرار دیے جانے کی بات سامنے آئی تھی۔ مولانا مدنی نے کہا کہ مختلف ریاستوں میں تبدیلیٔ مذہب مخالف قوانین کے تجربات کی روشنی میں عدالتوں اور جمہوری اداروں کو صرف قوانین کے بیان کردہ مقاصد ہی نہیں بلکہ ان کے قانونی ڈھانچے، پس پشت اکثریتی سوچ پر مبنی مقاصد اور ان کے ممکنہ غلط استعمال کا بھی جائزہ لینا چاہیے۔ انہوں نے واضح کیا کہ جمعیۃ علماء ہند جبر، دھوکہ دہی یا جبری تبدیلیٔ مذہب کو روکنے کی حقیقی کوششوں کی مخالف نہیں ہے۔

میرٹھ ایس ایس پی اور سول لائنز انسپکٹر پر تھرڈ ڈگری ٹارچر کا الزام

کسان رہنما کی ایک آنکھ شدید متاثر

میرٹھ: میرٹھ میں بھارتیہ کسان یونین (بی آر امبیڈکر) کے صدر دگ وجے بھائی نے سابق ایس ایس پی اویناش پانڈے اور سول لائنز انسپکٹر پر حراست میں تھرڈ ڈگری ٹارچر کا الزام لگایا ہے بھارتیہ کسان یونین (بی آر امبیڈکر) کے صدر دگ وجے بھائی نے میرٹھ کے سابق ایس ایس پی اویناش پانڈے اور سول لائنز انسپکٹر اکھلیش گوڑ پر حراست کے دوران تھرڈ ڈگری ٹارچر اور بے رحمی سے مار پیٹ کرنے کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔ بھائی کا دعویٰ ہے کہ پولیس کی پٹائی سے ان کی ایک آنکھ شدید متاثر ہوئی ہے اور ڈاکٹروں کے مطابق اس کی بینائی صرف 30 فیصد تک بحال ہو پائے گی۔ آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے دگ وجے بھائی نے کہا کہ للتا گوتم قتل معاملے کو لے کر 8 جولائی کو ہوئے احتجاج میں وہ شامل نہیں تھے اور اس وقت نوئیڈا-غازی آباد میں تھے۔ اس کے باوجود انہیں جیل بھیج دیا گیا۔ ان کے مطابق، بعد میں موہت نے ایس ایس پی سے بات کرتے ہوئے خود کو بے قصور بتایا، جس کے بعد دونوں کو ایس ایس پی سے ملاقات کے لیے بلایا گیا۔ بھائی کا الزام ہے کہ ایس ایس پی سے ملاقات کے دوران انہیں اور موہت کو ایک کیبن میں لے جایا گیا، جہاں 3-4 افراد نے کہنیوں سے مارا اور شدید پٹائی کی۔ ان کے مطابق جب وہ ایس ایس پی کے قدموں پر گر رہے تھے تو انہیں لات ماری گئی، جو ان کی آنکھ پر لگی۔ بھائی نے دعویٰ کیا کہ اس کے بعد سول لائنز انسپکٹر اکھلیش گوڑ کو بلایا گیا اور انہیں ایس او جی دفتر لے جایا گیا، جہاں مبینہ طور پر ٹانگیں باندھ کر الٹا لٹکایا گیا اور مار پیٹ کی گئی۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ ان کی چیخیں فون پر ایس ایس پی کو سنائی گئیں۔ یہ الزامات اس وقت سامنے آئے جب دگ وجے بھائی کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی، جس میں ان کی بائیں آنکھ سوجی ہوئی اور جسم پر چوٹ کے نشانات دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ معاملہ 8 جولائی کو دلت مظاہرین کے احتجاج سے متعلق ہے، جو کالج طالبہ للتا گوتم کے قتل کی تحقیقات پر سوال اٹھاتے ہوئے میرٹھ کلکٹریٹ پر احتجاج کر رہے تھے۔ احتجاج کے دوران پولیس اور مظاہرین میں تصادم کے بعد پولیس نے لاٹھی چارج کیا تھا اور 63 مظاہرین کے خلاف مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ دوسری جانب میرٹھ پولیس نے بھائی کے تمام الزامات کو مسترد کر دیا ہے۔ پولیس کے مطابق دگ وجے بھائی اور موہت جاٹو کے خلاف پہلے سے متعدد مقدمات درج ہیں اور دونوں متعلقہ تھانوں کے ہسٹری شیٹر ہیں۔

جنگ ختم کرنے کا وقت آگیا، لیکن ایران دباؤ کے آگے نہیں جھکے گا

تہران: ایران کے صدر مسعود پیزشکیان نے کہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ جنگ ختم کرنے کا وقت آ گیا ہے، کیونکہ ان کے بقول ایران اس وقت امریکہ کے مقابلے میں مضبوط پوزیشن میں ہے۔ انہوں نے ساتھ ہی واضح کیا کہ جنگ کے خاتمے کی بات کو کسی بھی طرح جارحیت کے سامنے ایران کے سرنڈر کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ بی بی سی فارسی کے مطابق مسعود پیزشکیان نے کہا کہ پوری دنیا ایران کی فتح کو تسلیم کر رہی ہے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ امریکہ نے جنگ کے دوران تمام اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایران کے اسکولوں، اسپتالوں اور بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا، جس کے باعث دنیا بھر میں امریکہ کے خلاف نفرت میں اضافہ ہوا ہے۔ ایرانی صدر نے ایران اور امریکہ کے درمیان ہونے والی بات چیت کے نتیجے میں اسلام آباد مفاہمتی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کو ایک ''بڑی کامیابی'' قرار دیا۔ ان کے مطابق موجودہ صورتحال میں ایران اپنی طاقت اور دفاعی صلاحیتوں کے اعتبار سے بہتر پوزیشن میں ہے۔ پیزشکیان نے تاہم اس بات پر زور دیا کہ ان کا جنگ ختم کرنے کا موقف کسی ممکنہ جارحیت کے سامنے جھکنے کا اشارہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کسی بھی صورت ''دھونس اور دباؤ'' کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرے گا۔ ان کے بقول ایران اپنی آخری سانس تک مخالفین کے خلاف کھڑا رہے گا اور کسی بھی حملے کا سخت جواب دے گا۔ دوسری جانب ایرانی مسلح افواج کے چیف آف اسٹاف نے بھی خبردار کیا ہے کہ دشمنوں کی جانب سے کسی بھی قسم کی غلط فہمی یا نئے خطرے کا جواب انتہائی سخت ہوگا۔ میجر جنرل علی عبداللہی نے کہا کہ ایران کی وزارت دفاع نے گزشتہ برسوں میں محض فوجی ساز و سامان کی پیداوار تک خود کو محدود نہیں رکھا بلکہ ایک مؤثر دفاعی صنعتی انقلاب بھی برپا کیا ہے۔ ایرانی قیادت کے یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب امریکی حکام نے ایران کے خلاف اپنی حکمت عملی میں تبدیلی کرتے ہوئے فوجی کارروائیوں کے بجائے اقتصادی دباؤ پر زیادہ توجہ مرکوز کرنا شروع کر دی ہے۔ پیزشکیان کے بیان سے ایک جانب ایران کی جانب سے جنگ کے خاتمے کے لیے آمادگی کا اشارہ ملتا ہے، تاہم دوسری جانب ان کے سخت الفاظ یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ تہران کسی بھی مذاکراتی عمل کو اپنی دفاعی پوزیشن کمزور کرنے کے طور پر پیش نہیں کرنا چاہتا۔

پیلیٹ گن معاملہ: ایف آئی آر انصاف کی جانب پہلا قدم مگر اسے درج کرنے میں ساڑھے سات گھنٹے لگے

جنتر منتر پر طلبہ کے احتجاج کے دوران پیلیٹ گن سے زخمی ہونے والے طالب علم ساحل لوچب کی شکایت پر ایف آئی آر درج کرنے کے مطالبے کو لے کر راہل گاندھی پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس اسٹیشن پہنچے۔

جنتر منتر پر طلبہ کے احتجاج کے دوران پیلیٹ گن سے زخمی ہونے والے طالب علم ساحل لوچب کی شکایت پر ایف آئی آر درج کرنے کے مطالبے کو لے کر راہل گاندھی پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس اسٹیشن پہنچے۔ پولیس حکام سے ملاقات کے بعد وہ تھانے کے باہر دھرنے پر بیٹھ گئے۔ ان کے ساتھ ساحل اور ان کی والدہ بھی موجود ہیں۔ کانگریس کا الزام ہے کہ ساحل کی تحریری شکایت کے باوجود پولیس نے ایف آئی آر درج نہیں کی۔ اس دوران پرینکا گاندھی سمیت کانگریس کے کئی رہنما اور کارکن بھی تھانے پہنچ گئے ہیں۔ راہل گاندھی نے ساحل لوچب کے معاملے میں ایف آئی آر درج ہونے کے بعد کہا کہ یہ انصاف کی جانب پہلا قدم ہے، لیکن ایک ایف آئی آر درج کرنے کی اجازت کے لیے بھی وزارت داخلہ سے منظوری لینی پڑی۔ انہوں نے کہا کہ وہ صبح 30:11 بجے ایف آئی آر درج کرانے تھانے پہنچے تھے، لیکن تقریباً شام 45:6 بجے مقدمہ درج کیا گیا۔ راہل گاندھی نے سوال اٹھایا کہ اگر دہلی کے درمیان واقع پولیس اسٹیشن میں انصاف ملنے میں اتنا وقت لگتا ہے تو گاؤں اور چھوٹے شہروں کے تھانوں میں کیا ہوتا ہوگا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پولیس ایف آئی آر درج کرنا چاہتی تھی، لیکن 'اوپر' سے انصاف پر روک لگا دی گئی تھی۔ ان کے مطابق ہوم سکریٹری اور امت شاہ کی حتمی منظوری کے بعد ایف آئی آر درج کی گئی، جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایف آئی آر روکنے والا کون تھا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ساحل کے جسم اور آنکھ میں چھرے موجود ہیں، جبکہ دل کے قریب بھی چھرے لگے ہیں اور وہ ایک آنکھ سے دیکھ نہیں پا رہے ہیں۔ ادھر پیلیٹ گن سے زخمی ساحل لوچب نے ایف آئی آر درج ہونے کے بعد کہا کہ جب تک ملک میں 'جن نایک راہل گاندھی' موجود ہیں، طلبہ کی آواز کو کوئی دبا نہیں سکتا۔ راہل گاندھی، پرینکا گاندھی سمیت کانگریس کے رہنماؤں کے پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس اسٹیشن کے باہر دھرنے کے بعد دہلی پولیس نے پیلیٹ گن سے زخمی کیے جانے کے معاملے میں ایف آئی آر درج کر لی ہے۔ کانگریس رہنما زخمی طالب علم ساحل لوچب کو ساتھ لے کر تھانے پہنچے تھے اور مسلسل ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ پولیس کی جانب سے ایف آئی آر درج کیے جانے کے بعد کانگریس کے مطالبے پر کارروائی ہوئی ہے۔ یہ ایف آئی آر واقعے کے 31 دن بعد درج کی گئی ہے۔ 20 جولائی کو جنتر منتر پر طلبہ کے احتجاج کے دوران ساحل لوچب پیلٹ گن سے زخمی ہوئے تھے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے راہل گاندھی کے دھرنے پر حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا کہ حکومت ایف آئی آر درج نہیں کر رہی، حالانکہ پیلیٹ گن سے زخمی نوجوان کے جسم میں اب بھی چھرے موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ غلطی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی، لیکن اب تک کسی کے خلاف ایف آئی آر درج نہیں کی گئی۔ کھڑگے نے کہا کہ اسی مطالبے کو لے کر راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی پُرامن دھرنا دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس نوجوان کو پیلیٹ گن سے نشانہ بنایا گیا، وہ بھی موقع پر موجود ہے۔ کانگریس نے جمعہ کو بی جے پی پر پولرائزیشن کی کوشش کرنے، ذمہ داری سے بچنے اور غیر ضروری مسائل اٹھانے کا الزام عائد کیا اور اسے غیر آئینی قرار دیا۔ پارٹی نے کہا کہ جب تک پیلیٹ گن سے زخمی نوجوان ساحل لوچب کے معاملے میں ایف آئی آر درج نہیں کی جاتی، کانگریس کے رہنما پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس اسٹیشن سے نہیں ہٹیں گے۔

ممبئی کرلا قریش نگر میں کرین گرنے سے ۱۰ ارزخمی، علاقہ میں کہرام

بی ایم سی کا راحتی کام جاری، زخمیوں کی حالت مستحکم

ممبئی: کرلا قریش نگر میں اس وقت کہرام مچ گیا جب یہاں ایک مخدوش پرانی عمارت کی مسماری کے دوران کرین سائٹ پر گر گیا جس کے سبب ۱۰ افراد شدید طور سے زخمی ہو گئے زخمیوں کو سائن، کرلا بھابھا اسپتال میں داخل کیا گیا سائن اسپتال کے اے ایم او ڈاکٹر نوین کے مطابق، آٹھ زخمی افراد کو اسپتال میں داخل کیا گیا ہے ان میں جگراللہ نبی خان 63، احمد نیاز احمد، 3 ماہ، عتیق الرحمان، 60، حاکم شیخ، 36، نعمان خان، 21 ریحام خان، 19 سورج گور، 10 اکبر، 40 تمام آٹھ زیر علاج ہیں اور ان کی حالت مستحکم بتائی جاتی ہے۔ کرلا بھابھا اسپتال میں دو زخمیوں کو داخل کرایا گیا۔ اسپتال کے اے ایم او ڈاکٹر شیتل کے مطابق، ان کی شناخت راجو گاڑ، 35، آرتی گاوڑ، 30 حکام کے مطابق دونوں متاثرین زیر علاج ہیں اور ان کی حالت مستحکم ہے۔ مسماری کے کام کے دوران استعمال ہونے والی کرین ایم ایم آر ڈی اے نے اس واقعہ کے بارے میں ایک سرکاری بیان جاری کرتے ہوئے کہا، بلڈنگ نمبر 1، بھنڈاری میٹلر جی، کرلا میں انہدام کا کام کیا جا رہا تھا۔ کام کے لیے ایک کرین کو جائے وقوع پر لایا گیا تھا، تاہم، کرین آپریشن شروع نہیں ہوا تھا۔ جب کرین کو سائٹ پر رکھا جا رہا تھا، وہ جھک کر ملحقہ ڈھانچے کی طرف جا گری۔ مقام پر زمین نرم تھی، جس سے کرین کے استحکام کو متاثر ہوتا دکھائی دیتا ہے اس واقعے میں کچھ افراد کو معمولی چوٹیں آئیں۔ ایم ایم آر ڈی اے زخمیوں کو تمام ضروری طبی امداد اور مدد فراہم کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا، ایم ایم آر ڈی اے نے فوری طور پر مطلوبہ مشینری اور افرادی قوت کو متحرک کیا، اور گرنے والی کرین کو ہٹانے کا کام ترجیحی بنیادوں پر کیا جا رہا ہے۔ جگہ کو محفوظ بنا لیا گیا ہے اور تمام ضروری احتیاطی اقدامات کیے جا رہے ہیں مسماری کا کام میسرز سنی کمپنی کر رہی تھی۔ آپریشن کے دوران ہائیڈرولک کرین کا ایک حصہ ہائی ٹینشن ریلوے اوور ہیڈ تاروں پر گر گیا۔ قریشی نگر کی کچی آبادی کرین گرنے سے ٹکرا گئی۔ ابتدائی معلومات کے مطابق، گرنے والے سامان نے قریشی نگر میں قریبی جھونپڑیوں، سمراٹ اشوک نگر کی سڑک، مہاڈا کی عمارت کی دیوار اور مہاڈا عمارت کے احاطے کے اندر کھڑی تین سے چار چار پہیہ گاڑیوں کو بھی متاثر کیا۔ اس سے قبل، حکام نے کہا تھا کہ یہ واقعہ اس جگہ پر مجوزہ بے دخلی اور مسمار کرنے کی کارروائی کے سلسلے میں کیے جانے والے کام کے دوران پیش آیا۔ بحالی کا کام جاری ہے۔ جائے وقوعہ پر بحالی اور حفاظتی اقدامات کیے جا رہے ہیں جبکہ حکام صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اہلکار یہ معلوم کرنے کے لیے بھی معلومات جمع کر رہے ہیں کہ آیا جائے وقوع پر کوئی اور بھی پھنسا ہوا ہے۔ ممبئی کے کرلا ایسٹ، قریش نگر (اندرا نگر) علاقے میں ۲۱ اگست ۲۰۲۶ کی علی الصبح تقریباً ۳:۰۰ بجے ایک ہائیڈرولک کرین رہائشی مکانات پر گرنے سے ۱۰ افراد زخمی ہو گئے ہیں، جن میں ایک ۳ ماہ کا بچہ اور ۱۰ سال کا لڑکا بھی شامل ہے۔ واقعہ کب اور کہاں ہوا؟: یہ حادثہ کرلا ایسٹ میں قریش نگر/اندرا نگر کے پاس گلیکسی اپارٹمنٹ اور بنتارا بھون کے پیچھے پیش آیا۔ اس وقت ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (MMRDA) کی جانب سے ایک پرانی عمارت کو منہدم کرنے کی تیاریاں چل رہی تھیں۔

جلوس عید میلاد النبیؐ میں نظم وضبط کا خاص خیال رکھا جائے

شریعت کی پابندی اور اتباع سنت ہی محبت رسول کی پہچان ہے: (مولانا سید معین میاں)

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) دو ٹانکی عید گاہ میدان جامعہ قادریہ اشرفیہ میں جلوس عید میلاد النبی میں شرکت کے نظم وضبط کے تعلق سے ایک نشست کا اہتمام ہوا جس کی صدارت پیر طریقت رہبر شریعت قائد اہل سنت، حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ سید معین الدین اشرف اشرفی جیلانی صاحب سجادہ خانقاہ عالیہ کچھوچھہ مقدسہ وصدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما نے فرمائی، نشست کی سرپرستی اسیر مفتی اعظم ہند بانی رضا اکیڈمی عالی جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما فرمائی۔ معین المشائخ نے کہا کہ شریعت کی پابندی اور اتباع سنت ہی محبت رسول کی پہچان ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں باوضو اور خوشبو لگا کر ادب واحترام کے ساتھ نکلیں۔ اسلامی لباس زیب تن ہو، سر پر عمامہ شریف یا ٹوپی ضرور پہنیں۔ جلوس میں پیدل چلنے کی کوشش کریں۔ حتی الامکان موٹر سائیکل سے پرہیز کریں، جلوس میں بینڈ، باجے، اور ڈی جے DJ ہرگز ہرگز نہ لائیں یہ اسلام میں حرام ہے۔ ایسے خرافات سے اجتناب کریں جس میں اللہ اور اس کے رسول ناراضگی ہو۔ دوران جلوس دوسرے راہ گیروں کا خیال رکھیں بالخصوص ایمبولینس وغیرہ کا خیال رکھیں۔، بزرگوں، خواتین، بچوں اور عام لوگوں کو تکلیف نہ دی جائے۔ راستہ بلاوجہ بند نہ کیا جائے اور انتظامیہ و منتظمین کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔ ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے کسی کو تکلیف ہو کیونکہ ایسا کرنا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ بانی رضا اکیڈمی الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ شرکائے جلوس، ادب واحترام کا خیال رکھیں اور دل آزار نعروں سے گریز کریں۔ جب نماز کا وقت ہو جائے مسجد میں نماز ادا کریں پھر جلوس میں شامل ہوں۔ درود شریف اور نعت شریف کی کثرت کریں۔ غذائی اجناس کے تقسیم کار، پانی کے بوتل، پھل فروٹ، مٹھائی، شیرینی تقسیم کرنے میں احتیاط برتیں کہ زمین پر نہ گرنے پائے تاکہ بے حرمتی نہ ہونے پائے۔ ہمارا کردار ایسا ہو کہ لوگ شرکائے جلوس عید میلاد النبی کو دیکھ کر اسلام کے حسن، پاکیزگی اور اخلاق سے متاثر ہوں۔ صفائی بھی ہمارے دین کا اہم حصہ ہے۔ جلوس کے راستے میں کچرا پھینکنے، پانی یا کھانے کی اشیاء ضائع کرنے اور عوامی املاک کو نقصان پہنچانے سے مکمل اجتناب کریں۔ دوران جلوس ایک دوسرے کے ساتھ محبت، اخوت اور احترام سے پیش آئیں۔

محرم فیاض کی زہریلی سازش کا اثر عید میلاد النبیؐ کے جلوس پر اثر

نیاز ولنگر تقسیم پر پولس کی نظر، اصولوں کی پابندی کی اپیل، ٹرپیل سیٹ سمیت رش ڈرائیونگ اور خرافات سے گریز کرنے کی خلافت کمیٹی کی اہم میٹنگ میں پولس اور علما کی نصیحت

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی عید میلاد النبی ﷺ جلوس کے پیش نظر ممبئی پولس نے الرٹ جاری کیا ہے جلوس محمدی پر امسال محرم الحرام میں فیاض پریم جی کی زہریلی سازش کا بھی اثر ہوگا اس لئے جلوس میں نیاز اور لنگر کی تقسیم پر پولس کی نظر ہوگی اس کے ساتھ ہی پولس نے جلوس انتظامیہ اور شرکا جلوس سے اپیل کی ہے کہ وہ اشیا خوردونوش کھانا پانی تقسیم کرنے سے گریز کرے کیونکہ اس کا سراغ و پتہ لگانا انتہائی مشکل ہوتا ہے کہ کس نے یہ شئے تقسیم کی ہے اس لئے اب پولس اسٹیشنوں میں ان تنظیموں کا اندراج بھی ہو گا جو غذائی اجناس تقسیم کرتی ہے اس قسم کا اظہار خیالات خلافت کمیٹی کی میٹنگ میں ایڈیشنل کمشنر سینٹر ریجن وکرم دی مانے نے کیا انہوں نے کہا کہ جلوس میں اصول وضوابط کا خیال رکھنا لازمی ہے اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس پر کارروائی ہوگی ڈی جے پر مکمل طور پر پابندی ہے اور اس لئے ڈی جے لانے والوں پر کارروائی ہوگی منتظمین کا یہ فرض ہے کہ وہ ڈی جے لانے والوں کو سمجھائیں کیونکہ بعد میں اسے نکالنا ہوتا ہے اور بدمزگی پیدا ہوتی ہے۔ ایڈیشنل کمشنر شلیش ساؤتھ ریجن نے کہا کہ یوں تو جلوس میں اصول وضوابط کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود اس میں موثر تبدیلی کی ضرورت ہے اتنا ہی جلوس میں جھنڈے اور ٹرکوں کی سجاوٹ کی لمبائی بھی طے ہونی چاہیے گزشتہ سال اس معاملہ میں کھڑا پارسی مجسمہ کے پاس پریشانی پیش آئی تھی اس خلافت کمیٹی کی اہم میٹنگ میں حضرت مولانا معین الدین اشرف المعرف معین میاں نے بھی نوجوانوں سے جلوس میں غیر شرعی امور اور خرافات سے اجتناب کرنے موٹر سائیکل پر ٹرپیل سواری اور دیگر اصولوں کی خلاف ورزی سے گریز کرنے دھینگا مستی سے بھی اجتناب کرنے کی اپیل کی ہے انہوں نے کہا کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت مناتے ہیں اس میں ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس جلوس میں کسی کی دل آزاری نہ ہو اور دل آزار نعروں سے بھی گریز کیا جائے اگر کوئی غیر شرعی حرکت میں ملوث پایا گیا تو اس پر انتظامیہ اور پولس کارروائی کرے گی اس بات کو بھی شرکا جلوس کو ذہن نشین رکھنا ہوگا جو اصول وضوابط طے کئے گئے ہیں اور رہنمایانہ اصولوں کی پابندی لازمی ہے اس میٹنگ میں خلافت کمیٹی کے کارگزار صدر سرفراز آرزو نے بھی خطاب کیا اور خلافت کی تاریخ سے حاضرین کو آگاہ کیا اس میٹنگ میں رکن اسمبلی امین پٹیل، منوج جامستکر، جاوید جنجا سمیت کارپوریٹر نے بھی خطاب کیا۔ میٹنگ میں پولس کے اعلیٰ افسران اور سینئر پولس انسپکٹر اے سی پی تنویر شیخ بھی موجود تھے۔

پروفیسر (ڈاکٹر) قاضی راشد انور کا ڈائریکٹوریٹ آف آیوش

حکومت مہاراشٹر میں ایڈوائزر برائے یونانی طب تقرر

طبی میدان اور یونانی نظام علاج کے فروغ میں ایک اہم پیش رفت کے طور پر حکومتِ مہاراشٹر نے انجمنِ اسلام کے زیرِ انتظام چلنے والے ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا طبیہ یونانی میڈیکل کالج وحاجی اے۔ آر۔ کالسیکر طبیہ ہسپتال (ورسووا، ممبئی) کے پرنسپل پروفیسر (ڈاکٹر) قاضی راشد انور صاحب کو ڈائریکٹوریٹ آف آیوش، حکومتِ مہاراشٹر میں مشیر برائے یونانی طب (ایڈوائزر، یونانی ایکسپرٹ) کے معزز عہدے پر نامزد کیا ہے۔ معزز وزیر برائے میڈیکل ایجوکیشن عالیجناب حسن مشرف صاحب نے اس تقرری کی باضابطہ توثیق کی اور ڈائریکٹر آف آیوش ڈاکٹر (ویدیا) رامن گھونگرالیکر صاحب نے دفتری حکم نامے کے اجراء پر پروفیسر ڈاکٹر راشد قاضی صاحب کی گلپوشی کر کے مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اس اہم اعزاز پر برصغیر کے معروف تعلیمی ادارے انجمنِ اسلام کے صدر پدم شری جناب ڈاکٹر ظہیر آئی قاضی صاحب، نائب صدر جناب مشتاق انتولے صاحب، جنرل سکریٹری جناب عقیل حفیظ صاحب اور دیگر اراکین انجمن نیز کالج ہذا کے چیرمین عمران فرنیچر والا نے پروفیسر ڈاکٹر راشد قاضی کو دلی مبارکباد دیتے ہوئے ان کی نئی ذمہ داری کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے۔ اربابِ انجمن نے کہا کہ یہ تقرری نہ صرف ادارے کے لیے باعثِ فخر ومسرت ہے بلکہ ریاست میں یونانی طب کے روشن مستقبل کی نوید بھی ہے۔ واضح رہے کہ مہاراشٹر میں اس وقت ۳ سرکاری امداد یافتہ (ایڈیڈ) کالجوں سمیت کل سات یونانی میڈیکل کالجز تعلیم وعلاج کی خدمات انجام دے رہے ہیں، لیکن اس وسیع تر نیٹ ورک کے باوجود، ڈائریکٹوریٹ آف آیوش، حکومت مہاراشٹر میں یونانی طریقۂ علاج کا کوئی ماہر یا باقاعدہ افسر موجود نہیں تھا، جس کے باعث پالیسی سازی اور تکنیکی رہنمائی میں ایک دیرینہ خلا محسوس کیا جا رہا تھا۔ علاوہ ازیں حکومتِ مہاراشٹر نے حال ہی میں موضع ساور، تعلقہ مہسلہ (ضلع رائے گڑھ) میں ۱۰۰ نشستوں پر مشتمل پہلے سرکاری یونانی میڈیکل کالج اور ۱۰۰ بیڈز والے ہسپتال کے قیام کی منظوری دی ہے، جس کی تعلیمی اور تکنیکی تشکیل کے لیے ایک مستند ماہر کی رہنمائی ناگزیر تھی۔ لحاظ اس صورت حال میں حکومت مہاراشٹر کے اس اقدام کو طبی برادری میں بہت قدر و امید کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے انجمن اسلام کے صدر محترم و اراکین نے امید ظاہر کی ہے کہ پروفیسر راشد قاضی کے وسیع تدریسی، اور انتظامی تجربات سے نئے سرکاری کالج کے منصوبے سمیت ریاست بھر میں یونانی طب کو ایک نیا وقار اور نئی جہت ملے گی۔

بھارت اور برازیل نے ٹیلی کمیونیکیشن اور آئی سی ٹی میں دوطرفہ تعاون کو مضبوط بنانے کیلئے ایم او یو پر دستخط کئے

پونے: ہندوستان اور برازیل نے پونے میں برکس آئی سی ٹی ٹریک میٹنگ کے موقع پر مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کرتے ہوئے ٹیلی کمیونیکیشن اور انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز (آئی سی ٹی) میں دوطرفہ تعاون کو گہرا کرنے کے اپنے عہد کا اعادہ کیا۔ ایم او یو پر مرکزی وزیر جناب جیوترادتیہ ایم سندھیا اور مسٹر فریڈریکوڈی سکیرا فلہو، وزیر مواصلات، فیڈریٹیو جمہوریہ برازیل نے دستخط کئے۔ دوطرفہ مصروفیت ڈیجیٹل اختراع کو آگے بڑھانے، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے اور تکنیکی تعاون کو فروغ دینے، خاص طور پر ٹیلی کمیونیکیشن اور آئی سی ٹی کے اسٹریٹجک اور ابھرتے ہوئے شعبوں میں ہندوستان اور برازیل کے مشترکہ عزم کو واضح کرتی ہے۔ اس موقع پر بات کرتے ہوئے، مرکزی وزیر جناب جیوتیرادتیہ ایم سندھیا نے کہا، مجھے یقین ہے کہ اس مفاہمت نامے پر دستخط ہندوستان۔ برازیل تعاون کو مزید گہرا کرے گا اور عالمگیر کنیکٹیویٹی، سائبر سیکیورٹی، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، صلاحیت کی تعمیر اور بہترین مشقوں کے تبادلے میں وسیع تر تعاون کی راہ ہموار کرے گا۔

ممبئی سمتا نگر میں دلیپ دریکر دادا گینگ پر مکوکا کا اطلاق

ممبئی: ممبئی پولس نے جرائم پیشہ کے خلاف کارروائی اور کریک ڈاؤن میں شدت پیدا کر دی ہے ممبئی کے مضافاتی علاقہ میں دہشت پیدا کرنے والی گینگ کے خلاف پولس نے انسداد منظم جرائم مکوکا کا اطلاق کیا ہے ۱۵ اگست کو یہاں کے ایک شکایت کنندہ سے کاندیولی میں ملزمین نے ہفتہ طلب کیا تھا اور اس کے ساتھ مارپیٹ کرنے کے ساتھ اسے تشدد کا نشانہ بنایا تھا اس معاملہ میں پولس نے کیس درج کر ملزمین روہیت کرشنا سنگھ ۳۳ سالہ ساگر انیل راٹھور ۲۲ کو اسی روز گرفتار کیا تھا اس معاملہ میں یامیش دلیپ دریکر مفرور تھا اس کی تلاش جاری ہے دلیپ دریکر کے خلاف تشدد مارپیٹ، اقدام قتل، چوری، ہفتہ وصولی، گالی گلوج اور اس قسم کے کئی سنگین جرائم درج ہیں اس کی علاقہ میں دہشت بھی ہے اس پر دو مرتبہ ایم پی ڈی اے جھوپڑپٹی غنڈہ ایکٹ، اور دو مرتبہ شہر بدری کی کارروائی بھی کی گئی تھی اس گینگ کا رکن روہیت کرشنا بھی ہے اس کے خلاف بھی مختلف نوعیت کے ۱۶ معاملات درج ہیں دلیپ دریکر دادا نے منظم طریقے سے گینگ تیار کر کے ممبئی شہر میں دہشت پیدا کرنے کی سازش کی تھی اس لئے اس گینگ پر مکوکا کا اطلاق کیا گیا ہے سمتا نگر پولیس نے یہ کارروائی کو انجام دیا ہے۔

تنظیم علمائے اہل سنت کی ڈی سی پی زون ۲ ڈاکٹر پون بانسوڈے سے ملاقات

شہر میں امن وامان، بڑھتے جرائم، منشیات اور عید میلاد النبی ﷺ جلوس کے انتظامات پر اہم گفتگو

بھیونڈی: تنظیم علمائے اہل سنت بھیونڈی کے ایک وفد نے جمعرات کو دوپہر ساڑھے 3 بجے بھیونڈی ڈی سی پی زون-2 ڈاکٹر پون بانسوڈ صاحب سے ملاقات کی۔ اس موقع پر شہر کے مختلف اہم مسائل، امن وامان اور سماجی حالات کے حوالے سے تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران بالخصوص عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں امن وامان اور بھائی چارہ برقرار رکھنے، گستاخی کے معاملے میں نازیبا الہی کے خلاف کارروائی کی پیش رفت، بھیونڈی شہر میں بڑھتے ہوئے جرائم، منشیات کے بڑھتے ہوئے کاروبار کو روکنے اور نوجوان نسل کو منشیات سے دور رکھنے کے اقدامات پر گفتگو ہوئی۔ وفد کی جانب سے شہر کی سڑکوں کی خستہ حالی اور جگہ جگہ موجود گڑھوں کا مسئلہ بھی ڈی سی پی صاحب کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس کے علاوہ بھیونڈی میں مستقل امن وسکون برقرار رکھنے، نوجوانوں کو تعلیم کی جانب راغب کرنے اور شہر میں بڑھتی ہوئی سماجی برائیوں کی روک تھام کے لیے مؤثر اقدامات پر بھی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر ڈی سی پی ڈاکٹر پون بانسوڈ صاحب نے علمائے کرام کی اس ملاقات کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہر ماہ علمائے کرام کے ساتھ میٹنگ کرنے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ پولیس محکمہ اور علمائے کرام باہمی تعاون کے ذریعے شہر میں بڑھتی ہوئی برائیوں اور جرائم کی روک تھام میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ شہر کی بہتری اور امن وامان کے قیام کے لیے دونوں فریقوں کا مل کر کام کرنا ضروری ہے۔ ملاقات کے اختتام پر تنظیم علمائے اہل سنت کے ذمہ داران اور علمائے کرام کی جانب سے ڈی سی پی ڈاکٹر پون بانسوڈ صاحب کا پھولوں کے گلدستے پیش کر کے پرتپاک استقبال کیا گیا۔ اس اہم ملاقات میں مولانا شمشاد نوری، مولانا رفیق عالم، مولانا شاہنواز حسین، مولانا فہیم الاسلام، مولانا مہتاب عالم، مولانا علی حسین ہاشمی، مفتی فرحان رضا، مولانا حافظ شعبان، مولانا راحت حسین، مولانا معظم، مولانا ذیشان، زین الدین بھائی، انیس اختر بھائی، حاجی شکیل، حاجی مزمل، اعجاز شیخ سمیت دیگر ائمۂ مساجد اور ذمہ داران موجود تھے۔ ملاقات کے دوران علمائے کرام نے اس عزم کا اظہار کیا کہ بھیونڈی شہر میں امن وامان، بھائی چارہ، تعلیم اور نوجوانوں کی مثبت تربیت کے لیے پولیس انتظامیہ کے ساتھ ہر ممکن تعاون جاری رکھا جائے گا۔

جمعیۃ علماء سانگلی (ارشد مدنی) کے اجلاس منتظمہ میں مفتی حفیظ اللہ حفیظ قاسمی کی آمد اور پُرمغز خطاب

سانگلی: جمعیۃ علماء ایک ممتاز، باوقار اور فعال دینی وملی تنظیم ہے، جو ملت اسلامیہ کی ہمہ جہت رہنمائی، دینی وتہذیبی اقدار کے تحفظ اور معاشرتی اصلاح کے عظیم مشن پر مسلسل سرگرم عمل ہے۔ موجودہ نازک اور پُرآشوب حالات میں ایسی منظم، سنجیدہ اور بصیرت افروز تحریکوں کی اہمیت دو چند ہو جاتی ہے، کیونکہ یہی ادارے ملت کے اتحاد، فکری بیداری اور مثبت سمت کے حقیقی علمبردار ہوتے ہیں۔ صدر محترم اور نائب امیر شریعت مہاراشٹر حضرت مولانا حلیم اللہ صاحب قاسمی حفظہ اللہ کی ہدایت کے مطابق جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے ناظم تنظیم حضرت مولانا مفتی حفیظ اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ نے سانگلی کا ایک اہم اور بامقصد دورہ کیا، جہاں مقامی شہری جمعیت کے ذمہ داران کے ساتھ ایک سنجیدہ، تعمیری اور نتیجہ خیز نشست منعقد ہوئی۔ اس نشست میں تنظیمی استحکام، باہمی روابط کے فروغ اور آئندہ کے مؤثر منصوبۂ عمل پر تفصیلی غور وخوض کیا گیا۔ اس موقع پر بمقام مسجد حمزہ 50 فٹی روڈ نزد گادی کارخانہ سانگلی۔ میں ایک عمومی اجلاس بھی منعقد ہوا جس میں جمعیت علماء ہند سانگلی کے تمام یونٹوں کے صدور، جنرل سکریٹری، نظماء، مجلس منتظمہ کے اراکین اور شہر سانگلی واطراف کے معزز علماء کرام، آئمۂ کرام ومشہور ومعروف سماجی کارکنان وشخصیات سمیت دیگر معزز ذمہ داران شریک رہے۔ اور اس میں عوام کی بڑی تعداد بھی موجود تھی۔ پروگرام کا آغاز قاری توفیق صاحب میرج کی پراثر تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا اس کے بعد مولانا محمد علی خان نے بارگاہ رسالت میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا بعدہ اس اجلاس میں بطور مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی حفیظ اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ نے پرمغز فصیح وبلیغ انداز میں خطاب فرمایا جس میں حضرت والا نے جمعیت علماء ہند اور اسکے اکابرین کی تاریخ اور کارناموں کو بلیغ انداز میں پیش کیا جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے گویا حضرت نے مختصر وقت میں سمندر کو کوزے میں سمو یا اسی طرح حضرت والا نے جمعیت علماء کے صدور، ذمہ داران واراکین کو فعال ہو کر جمعیت علماء کے کام وپیام کو آگے بڑھانے کی ترغیب دی اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور قومی یک جہتی کے پروگرام کو بروئے کار لانے پر زور دیا اس اجلاس کی صدارت صدر جمعیت حافظ محمد علی ملا نے فرمائی اور نظامت کا فریضہ جنرل سکریٹری مولانا صدر عالم قاسمی نے انجام دیا۔ رات 11: گیارہ بجے مہمان خصوصی کی دعا پر بحسن وخوبی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اہم نکات مذاکرہ: مرکزی و صوبائی سرگرمیوں کا جائزہ اور آئندہ کا لائحہ عمل: 12 جولائی کو ممبئی میں منعقدہ مجلس منتظمہ کے اجلاس کی جامع روداد پیش کی گئی، جس میں اہم فیصلوں اور آئندہ کی حکمت عملی سے آگاہ کیا گیا۔ اور 29 اگست ممبئی کے اہم اجلاس کو کامیاب بنانے کے لیے عملی تیاریوں پر زور دیا گیا۔ علاقائی وملی مسائل پر سنجیدہ گفتگو: مقامی سطح پر درپیش سماجی وملی مسائل کا جائزہ لیتے ہوئے ان کے حل کے لیے باہمی اتحاد، مضبوط تعاون اور منظم جدوجہد کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ یہ دورہ تنظیمی ہم آہنگی کو فروغ دینے، روابط کو مزید مستحکم بنانے اور مستقبل کے لیے مؤثر ومضبوط منصوبہ بندی کرنے کے حوالے سے نہایت کامیاب اور مفید ثابت ہوا۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں
کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔
هم پیش کرتے هیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ
رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com
ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام قلعہ ارک شاہی مسجد اورنگ آباد میں دینی تعلیمی بیداری مہم اجلاس

نئی نسل کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے: مفتی سید سلمان منصور پوری

اورنگ آباد: جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام قلعہ ارک شاہی مسجد اورنگ آباد میں دینی تعلیمی بیداری مہم کے عنوان سے ایک اہم اور فکر انگیز اجلاس منعقد ہوا، جس کی صدارت جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے فرمائی۔ اجلاس میں دارالعلوم دیوبند کے استاذِ حدیث حضرت مفتی سید محمد سلمان منصور پوری صاحب نے خصوصی خطاب کرتے ہوئے دینی تعلیم کی اہمیت، نئی نسل کی دینی واخلاقی تربیت اور موجودہ دور کے چیلنجز پر نہایت بصیرت افروز گفتگو کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، جس کے بعد مقررین نے دینی تعلیم کی ضرورت واہمیت پر اظہارِ خیال کیا۔ اجلاس میں علماء کرام، ائمہ مساجد، جمعیۃ علماء کے ذمہ داران، مکاتب کے اراکین، دانشورانِ قوم اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مفتی سید محمد سلمان منصور پوری صاحب نے اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ دینی تعلیم ہر مسلمان کی بنیادی ضرورت ہے۔ قرآن کریم، احادیثِ نبویہ، بنیادی عقائد، عبادات اور اسلامی اخلاق وآداب سے واقفیت کے بغیر ایک مسلمان اپنی دینی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں نئی نسل مختلف فکری، تہذیبی اور اخلاقی چیلنجز سے دوچار ہے، اس لیے بچوں اور نوجوانوں کو دینی تعلیم سے جوڑنا پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکتب دینی تعلیم کی بنیاد اور معاشرے کی دینی تربیت کا اہم مرکز ہے۔ ہر مسلمان گھرانے کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو باقاعدگی سے مکاتب میں بھیجے اور ان کی دینی تعلیم وتربیت کو اپنی اولین ترجیحات میں شامل کرے۔ انہوں نے علماء کرام، ائمہ مساجد اور ذمہ دارانِ ملت سے بھی اپیل کی کہ وہ اپنے علاقوں میں مکاتب کے قیام، استحکام اور معیارِ تعلیم کی بہتری کے لیے خصوصی کوششیں کریں۔ صدر اجلاس مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں دینی تعلیم کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دور میں مسلمانوں کی سب سے بڑی ذمہ داری اپنی نسل کے ایمان وعقیدہ، اخلاق وکردار اور اسلامی شناخت کی حفاظت ہے۔ اس کے لیے دینی تعلیم کا فروغ ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی اولاد کے دنیاوی مستقبل کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، لیکن ان کے دینی مستقبل کی فکر اس سے کہیں زیادہ ہونی چاہیے۔ بچوں کو اسکول اور کالج کی تعلیم کے ساتھ قرآن وحدیث اور بنیادی دینی مسائل کی تعلیم دینا والدین کی اہم ذمہ داری ہے۔ مولانا ندیم صدیقی صاحب نے کہا کہ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی جانب سے دینی تعلیمی بیداری مہم کا مقصد یہی ہے کہ معاشرے میں دینی تعلیم کی ضرورت کا شعور پیدا کیا جائے، ہر علاقے میں مکاتب کا نظام مضبوط کیا جائے اور مسلمان بچوں کو بنیادی دینی تعلیم سے جوڑا جائے۔ انہوں نے علماء کرام، ائمہ مساجد، مکاتب کے اساتذہ اور عوام سے اپیل کی کہ وہ اس مہم کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون کریں۔ اجلاس میں دینی تعلیم کے فروغ، مکاتب کے قیام واستحکام، بچوں کی دینی تربیت اور معاشرے میں دینی شعور بیدار کرنے کے مختلف پہلوؤں پر بھی گفتگو ہوئی۔ شرکاء نے علماء کرام کے خطابات کو نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنا اور دینی تعلیمی بیداری مہم کو مزید مؤثر بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔ اجلاس کے اختتام پر امت مسلمہ کی دینی وملی ترقی، نئی نسل کے ایمان وکردار کی حفاظت، مکاتب ومدارس کی ترقی اور ملک وملت کی سلامتی کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ اس پروگرام جمعیۃ علماء ضلع اور شہر اورنگ آباد کے جملہ عہدے داران و ذمہ داران خاص طور پر مفتی عبد الرزاق ملی صاحب ضلع صدر، عبدالروف انجینئر صاحب ضلع جنرل سکریٹری ڈمفتی ناصر قاسمی صاحب شہر صدر سمیت شہر اورنگ آباد کے زون کمیٹیوں کے صدور ونظماء بڑی تعداد میں شریک تھے۔

چین کے خلاف دھرم شالہ میں ۵ ہزار سے زائد تبتیوں کا احتجاجی مارچ

نسلی اتحاد' قانون واپس لینے کا مطالبہ، تبت میں چینی کریک ڈاؤن مزید سخت، لارونگ گار میں فوجی نگرانی کے درمیان بدھ راہبوں کی رہائش گاہیں مسمار

دھرم شالہ: پانچ ہزار سے زائد جلاوطن تبتیوں نے جمعرات کو دھرم شالہ میں چین کی تبت سے متعلق پالیسیوں کے خلاف ایک بڑے احتجاجی مارچ میں شرکت کی۔ مظاہرین نے چین کے حال ہی میں نافذ کیے گئے "نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ کے قانون" کو واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اس سے تبتی شناخت، ثقافت اور زبان کو خطرہ لاحق ہے۔ احتجاجی مارچ کی قیادت مرکزی تبتی انتظامیہ کے صدر پینپا سیرنگ اور جلاوطن تبتی پارلیمان کی اسپیکر ڈولما سیرنگ نے کی۔ تبتی جلاوطن حکومت کے متعدد وزراء اور اراکین پارلیمان بھی احتجاج میں شریک ہوئے۔ مارچ میکلوڈ گنج سے شروع ہوا اور زیریں دھرم شالہ کے پولیس گراؤنڈ میں اختتام پذیر ہوا۔ یہ احتجاج تبتی کارکن لوبسانگ رنگزن کی خودسوزی کے 49ویں دن کے موقع پر منعقد کیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق رنگزن نے 2 جولائی کو نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر کے باہر خودسوزی کی تھی۔ تبتی تنظیموں کا کہنا ہے کہ ان کا یہ اقدام تبت میں چین کی پالیسیوں اور نئے نسلی اتحاد کے قانون کے خلاف احتجاج تھا۔ تبتی بدھ روایت میں کسی شخص کی موت کے بعد 49واں دن خصوصی مذہبی اہمیت رکھتا ہے اور اسے دعاؤں اور مرحوم کی یاد کے لیے اہم موقع تصور کیا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے دھرم شالہ میں دعائیہ تقریب بھی منعقد کی گئی۔ مظاہرین نے الزام لگایا کہ چین کا نیا قانون تبتیوں کی منفرد مذہبی، ثقافتی اور لسانی شناخت کو بتدریج ختم کرنے کی کوشش ہے۔ اسپیکر ڈولما سیرنگ نے کہا کہ تبتی برادری اس قانون کو قبول نہیں کرے گی اور بیجنگ سے اسے واپس لینے کا مطالبہ جاری رکھے گی۔ احتجاج میں شریک افراد نے اقوام متحدہ اور عالمی برادری سے تبت کی صورتحال پر زیادہ توجہ دینے اور مداخلت کرنے کی اپیل بھی کی۔ مظاہرین نے لوبسانگ رنگزن سمیت تبتی جدوجہد کے دوران جان دینے والوں کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ تبت کی مذہبی اور ثقافتی شناخت کے تحفظ کے لیے آواز اٹھائی جاتی رہے گی۔ واضح رہے کہ تبت میں مذہبی آزادی پر پابندیوں کے حوالے سے نئی تشویش سامنے آئی ہے، جہاں چینی حکام نے مشرقی تبت کے معروف لارونگ گار بدھسٹ انسٹی ٹیوٹ میں اپنی کارروائیاں مزید تیز کر دی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق علاقے میں سکیورٹی اہلکاروں کی موجودگی اور سخت نگرانی کے درمیان بدھ راہبوں اور راہباؤں کی رہائش گاہوں کو مسمار کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ رپورٹس کے مطابق تازہ انہدامی مہم 13 جولائی 2026 کے آس پاس شروع ہوئی اور حکام نے کم از کم 1,060 رہائشی کوارٹرز کو مسمار کرنے کے لیے نشان زد کیا ہے۔ بعض کارروائیاں رات کے وقت کیے جانے کی اطلاعات بھی ہیں، جبکہ راہبوں اور راہباؤں کی نقل و حرکت پر سخت پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ لارونگ گار کو تبتی بدھ مت کی تعلیم کے دنیا کے بڑے مراکز میں شمار کیا جاتا ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق جن راہبوں اور راہباؤں کے مکانات مسمار کیے گئے ہیں، انہیں لارونگ گار میں رہنے کی اجازت نہیں دی جا رہی اور متعدد افراد کو اپنے آبائی علاقوں یا مقامی خانقاہوں میں واپس جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ زائرین اور باہر سے آنے والے افراد کے داخلے پر بھی سخت پابندیاں عائد کیے جانے کی اطلاعات ہیں۔ حالیہ تصاویر اور ویڈیوز میں انہدامی کارروائی جاری رہنے کے شواہد سامنے آئے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق 9 اگست کو ایک بدھ راہب نے انہدام کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے دسویں پنچن لاما کی بڑی تصویر آویزاں کی، جس کے بعد اسے حراست میں لیے جانے کی اطلاع سامنے آئی۔ لارونگ گار اس سے قبل بھی بڑے پیمانے پر انہدام اور بے دخلی کی کارروائیوں کا سامنا کر چکا ہے۔ رپورٹس کے مطابق 2016 سے 2017 کے دوران 4,725 رہائش گاہیں مسمار کی گئی تھیں جبکہ 4,828 راہبوں اور راہباؤں کو بے دخل کیا گیا تھا۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کا کہنا ہے کہ موجودہ کارروائی تبت میں مذہبی اور ثقافتی سرگرمیوں پر بڑھتے ہوئے سرکاری کنٹرول کا حصہ ہے۔

پاکستان میں افغان باشندوں کے خلاف کریک ڈاؤن تیز

لاکھوں افراد کی بے دخلی سے نیا انسانی و سکیورٹی بحران

اسلام آباد: پاکستان اور افغانستان کے درمیان بگڑتے تعلقات کے دوران پاکستانی حکام نے افغان باشندوں کی گرفتاری اور ملک بدری کی مہم تیز کر دی ہے، جس کے باعث پاکستان میں پیدا ہونے اور کئی دہائیوں سے وہیں مقیم ہزاروں افغان خاندانوں کا مستقبل غیر یقینی ہوگیا ہے۔ پاکستان نے غیر قانونی بدیشوں کے خلاف خصوصی مہم کے تحت کارروائیاں مزید سخت کی ہیں۔ وزارت داخلہ نے 10 جولائی سے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو بغیر دستاویزات افغان شہریوں کی گرفتاری اور بے دخلی تیز کرنے کی ہدایت دی تھی۔ اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق صرف 5 سے 11 جولائی کے درمیان 195,6 افغان باشندے پاکستان سے واپس گئے، جو گزشتہ ہفتے کے مقابلے میں تقریباً ایک تہائی زیادہ تعداد تھی۔ انٹرنیشنل آرگنائزیشن فار مائیگریشن کے مطابق 2023 میں پاکستان کی وطن واپسی مہم شروع ہونے کے بعد سے 25 لاکھ سے زیادہ افغان باشندے افغانستان واپس جا چکے ہیں، جبکہ اقوام متحدہ کے مطابق اب بھی دس لاکھ سے زیادہ افغان پاکستان میں موجود ہیں۔ اس کارروائی سے ایسے افغان باشندے بھی متاثر ہو رہے ہیں جو پاکستان میں ہی پیدا ہوئے اور افغانستان میں کبھی مقیم نہیں رہے۔ رپورٹ میں 25 سالہ شایان خان کی مثال دی گئی ہے، جو پاکستان میں پیدا ہوئے، ان کی اہلیہ پاکستانی ہیں اور ان کا ایک کم عمر بیٹا ہے۔ گرفتاری کے خوف سے انہیں اپنا کاروبار فروخت کر کے چھپ کر رہنا اور یونیورسٹی کی تعلیم کے باوجود یومیہ اجرت پر کام کرنا پڑ رہا ہے۔ پاکستان افغان باشندوں کی بے دخلی کو امیگریشن قوانین اور قومی سلامتی سے جوڑتا ہے۔ اسلام آباد کا الزام ہے کہ افغان طالبان حکومت تحریک طالبان پاکستان (TTP) کو افغان سرزمین سے پاکستان کے خلاف حملے کرنے سے روکنے میں ناکام رہی ہے، جبکہ کابل ان الزامات کو مسترد کرتا ہے۔ دونوں ممالک کے تعلقات حالیہ مہینوں میں سرحدی جھڑپوں اور پاکستانی فضائی حملوں کے بعد مزید کشیدہ ہوئے ہیں۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ بڑے پیمانے پر افغان باشندوں کی جبری واپسی پاکستان کے لیے الٹا سکیورٹی خطرہ بن سکتی ہے۔ افغانستان پہنچنے والے ایسے نوجوان جن کے پاس روزگار، سماجی تحفظ یا مقامی روابط نہیں ہیں، شدت پسند تنظیموں کی بھرتی کا آسان ہدف بن سکتے ہیں۔ کشیدگی نے دونوں ممالک کے اقتصادی تعلقات کو بھی شدید نقصان پہنچایا ہے۔ گزشتہ سال اکتوبر میں سرحدی جھڑپوں اور پابندیوں کے بعد سے باہمی تجارت بڑی حد تک معطل ہے، جس سے کاروباری اداروں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا اور افغانستان ایران اور وسطی ایشیا کے ذریعے متبادل تجارتی راستوں پر زیادہ انحصار کرنے لگا ہے۔

شامی وزیر خارجہ شیبانی نے پاکستان کی طرف سے ایران اور شام کی فوری ثالثی کو مسترد کر دیا

شام کے وزیر خارجہ اسعد حسن الشیبانی نے شام اور ایران کے درمیان فوری طور پر پاکستانی ثالثی کو مسترد کر دیا ہے

اسلام آباد: شام کے وزیر خارجہ اسعد حسن الشیبانی نے شام اور ایران کے درمیان فوری طور پر پاکستانی ثالثی کو مسترد کر دیا ہے تاہم کہا ہے کہ اگر ضروری حالات پیدا ہوئے تو دمشق ایسے کردار پر غور کرے گا۔ پاکستان کے دو روزہ دورے کے اختتام پر جیو نیوز سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے الشیبانی نے کہا کہ ایران کو سب سے پہلے یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اس نے شامی ریاست اور عوام کے ساتھ کیا کیا ہے۔ انہوں نے امریکہ ایران مذاکرات میں سہولت فراہم کرنے میں پاکستان کے تاریخی کردار کی تعریف کی لیکن کہا کہ ان کے موجودہ دورے کے دوران شام ایران ثالثی کے لیے کوئی پاکستانی پیشکش نہیں کی گئی۔ الشیبانی نے اپنے دورے کو کامیاب قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور شام نے مشترکہ وزارتی کمیشن کو بحال کرنے، براہ راست پروازیں دوبارہ شروع کرنے پر کام کرنے، بزنس کونسل کے قیام اور سرمایہ کاری فورم کے انعقاد پر اتفاق کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں فریق "ایک صفحے پر" ہیں اور دوطرفہ تعلقات کو جدید پوزیشن پر لے جانا چاہتے ہیں۔ شام پاکستان میں اپنی سفارتی نمائندگی کو بھی سفیر کی سطح پر اپ گریڈ کرے گا۔ پاکستان اور افغانستان کے درمیان کشیدگی پر، الشیبانی نے کہا کہ دونوں ممالک اپنی مشترکہ تاریخ، جغرافیہ، مذہب اور قبائلی روابط کی وجہ سے اپنے تنازعات کو حل کرنے کے لیے بہترین جگہ پر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم افغانستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے پڑوسیوں بالخصوص پاکستان کے خلاف افغان سرزمین سے کسی قسم کے خطرات یا دہشت گردانہ حملوں کی اجازت نہ دے۔ انہوں نے اسلام آباد اور کابل پر زور دیا کہ وہ مل بیٹھیں اور اپنے اختلافات کو بات چیت کے ذریعے حل کریں۔ پاکستان، سعودی عرب اور ترکی کے درمیان مکہ میں مشترکہ دفاعی معاہدے کے بارے میں پوچھے جانے پر الشیبانی نے کہا کہ شام اس انتظام کا مطالعہ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہے کہ اس اتحاد میں شامل ہوں یا نہ ہوں، انہوں نے مزید کہا کہ اس معاملے پر مستقبل میں غور کیا جا سکتا ہے۔ الشیبانی نے ترکی کو شام کی تعمیر نو میں کلیدی شراکت دار قرار دیتے ہوئے ان کے تاریخی تعلقات اور 1,000 کلومیٹر سے زیادہ مشترکہ سرحد کا حوالہ دیا۔ اسرائیل کے بارے میں، انہوں نے کہا کہ کسی بھی اسٹریٹجک معاہدے پر بات کرنا "بہت جلدی" ہے، شام کی فوری ترجیح اسرائیلی حملوں کا خاتمہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ شام ایک خودمختار ملک ہے،" انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل کو دمشق کے اتحاد یا شراکت داری کا حکم نہیں دینا چاہیے۔ الشیبانی نے کہا کہ شام کی نئی خارجہ پالیسی تعمیر نو، اقتصادی تعاون اور علاقائی اور بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ مضبوط تعلقات پر مرکوز ہے۔

چین کے مقرر کردہ پنچن لاما نے 'نسلی اتحاد' قانون کی پابندی کو مذہبی تعلیمات سے جوڑ دیا

لہاسا: چین کی جانب سے مقرر کردہ 11ویں پنچن لاما گیالتسن نوربو نے چین کے نئے "نسلی اتحاد" قانون کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بدھ مت کے پیروکاروں کے لیے "حقیقی دھرم" کا آغاز ملکی قوانین اور ضوابط کی پابندی سے ہونا چاہیے۔ ان کے اس بیان کو تبت میں مذہب کو چینی کمیونسٹ پارٹی کی سیاسی پالیسیوں کے مطابق ڈھالنے کی جاری کوششوں کے تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب دنیا کے مختلف حصوں میں مقیم تبتی اور دیگر اقلیتی برادریاں چین کے نسلی اتحاد قانون کی مخالفت کر رہی ہیں۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ قانون "قومی اتحاد" کے نام پر تبتیوں سمیت مختلف نسلی گروہوں کی منفرد زبان، ثقافت، مذہب اور شناخت پر ریاستی کنٹرول مزید مضبوط کر سکتا ہے۔ گیالتسن نوربو نے مذہبی شخصیات سے مطالبہ کیا کہ وہ قانون کی پابندی کریں، قومی اتحاد کو فروغ دیں اور مذہب کو چینی معاشرے اور ریاستی پالیسیوں کے مطابق ڈھالنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ ان کا مؤقف تھا کہ مذہبی عقیدے اور قومی قوانین کے درمیان ہم آہنگی ضروری ہے۔ چینی حکومت طویل عرصے سے تبتی بدھ مت کو 'Sinicise' یعنی چینی ریاست اور کمیونسٹ پارٹی کے نظریاتی تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

ہانگ کانگ کے تیانان مین

کارکنوں کو قومی سلامتی کے مقدمے میں سزا سنائی گئی

ہانگ کانگ: ہانگ کانگ کے دو کارکن جنہوں نے 1989 کے تیانان مین اسکوائر کریک ڈاؤن کی یاد میں سالانہ نگرانی کا اہتمام کیا تھا، شہر کے متنازعہ قومی سلامتی قانون کے تحت ریاستی طاقت کو ختم کرنے کے لیے دوسروں کو اکسانے کا قصوروار پایا گیا ہے۔ 69 سالہ لی چیوک یان اور 41 سالہ چو ہینگ ٹنگ کو چین کے متعارف کردہ قانون کے تحت جرم ثابت ہونے کے بعد زیادہ سے زیادہ 10 سال قید کی سزا کا سامنا ہے۔ سزا بعد کی تاریخ میں متوقع ہے۔ تیسرے مدعا علیہ البرٹ ہو، 74، نے جنوری میں اعتراف جرم کیا۔ جمعہ کے روز ایک سمری کے مطابق، لی اور چاؤ نے غیر قانونی طریقوں سے ریاستی طاقت کو ختم کرنے کے مقصد سے دوسرے افراد کو منظم، منصوبہ بندی، ارتکاب یا سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے اکسایا۔ چاؤ نے مئی میں عدالت کو بتایا کہ قانون خود زیر سماعت تھا۔ ہانگ کانگ چینی سرزمین میں ان واحد جگہوں میں سے ایک ہوا کرتا تھا جہاں لوگ جمہوریت کے حامی مظاہرین کے خلاف 1989 کے مہلک کریک ڈاؤن کے موقع پر جمع ہو سکتے تھے۔ حکام نے 2020 میں کووڈ 19 کی پالیسیوں کا حوالہ دیتے ہوئے ان اجتماعات پر پابندی عائد کی تھی، لیکن یہ کبھی دوبارہ شروع نہیں ہوئے۔ یہ وہ سال بھی تھا جب قومی سلامتی کا قانون، جو غیر قانونی طور پر اختلافی کارروائیوں کی ایک وسیع رینج کو غیر قانونی بناتا ہے، باضابطہ طور پر نافذ ہوا۔ مین لینڈ چین میں، حکام نے 1989 کے کریک ڈاؤن کے ترچھے حوالوں پر بھی پابندی لگا دی ہے۔

چین میں شمسی توانائی کی تیز رفتار توسیع سے پرندوں کی حیاتیاتی تنوع متاثر

بیجنگ: 2,300 سے زائد چینی کاؤنٹیز پر پہلی تحقیق کے مطابق، شمسی توانائی کی حامی پالیسیوں کی وجہ سے پرندوں کے تنوع میں کمی واقع ہوئی کیونکہ فصلی زمین اور گھاس کے میدان کو تیزی سے ترقی کے لیے صاف کیا گیا تھا۔ مصنفین نے اسے تحفظ کے خلاف کاربن میں کمی کو "سبز مخمصے" کی مثال قرار دیا۔ نانجنگ یونیورسٹی آف انفارمیشن سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے پہلے مصنف ہیومنگ ژانگ نے اے ایف پی کو بتایا، "اصل پیغام قابل تجدید توانائی کی منتقلی کو ست کرنا نہیں ہے، بلکہ شمسی ترقی کو ماحولیاتی طور پر زیادہ باخبر بنانا ہے۔" 2060 سے پہلے کاربن غیر جانبداری حاصل کرنے کے چین کے ہدف نے اسے قابل تجدید توانائی کے انقلاب کا آغاز کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ 2024 تک، اس کا شمسی اثر انداز 4,520 مربع کلومیٹر (1,745 مربع میل) تک پہنچ گیا -- جو کہ امریکی ریاست رہوڈ آئی لینڈ کے سائز کے برابر ہے -- اور 2060 تک شمسی توانائی اس کی توانائی کے مرکب کا 45 فیصد بننے کا امکان ہے۔ چین میں شمسی مقامات کا انتخاب دھوپ والے مقامات اور دستیاب زمین پر مبنی نہیں ہے، بلکہ بعض علاقوں میں اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کے لیے حکومت کے پانچ سالہ منصوبوں" پر مبنی ہے۔ ژانگ اور ان کے ساتھیوں نے 2014 سے 2023 تک چین بھر کی 2,344 کاؤنٹیوں میں شمسی توانائی کی توسیع کی پالیسی میں ان تغیرات کا فائدہ اٹھایا، جبکہ قومی رجحانات، موسم، سماجی اقتصادی حالات، زمین کے احاطہ اور پرندوں کو دیکھنے کی کوششوں کا بھی محاسبہ کیا۔ پرندوں کے تنوع پر پڑنے والے اثرات کو سمجھنے کے لیے اس ڈیٹا کو شہری سائنس کے ریکارڈ کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔ ان کے نتائج نے منفی تجارت کا انکشاف کیا، پالیسی کی سختی میں مسلسل کمی کے ساتھ پرندوں کی حیاتیاتی تنوع میں اضافہ ہوا، حالانکہ اثر اعتدال پسند تھا۔ امیر اور غیر صحرائی علاقوں میں اثرات زیادہ مضبوط تھے۔ رہائشی اور ہجرت کرنے والے دونوں پرندوں کو نمایاں کمی کا سامنا کرنا پڑا، لیکن وہ انواع جو پہاڑی رہائش گاہوں کی مقامی تھیں جو شمسی کھیتوں کے لیے موزوں نہیں تھیں۔

چین ابھی عالمی ڈیجیٹل نظام کی جنگ نہیں جیت رہا

بیجنگ: جنوب مشرقی ایشیا میں چین ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی تعمیر اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں اپنا اثر و رسوخ تیزی سے بڑھا رہا ہے، تاہم وہ ابھی خطے کے ڈیجیٹل نظام کے قواعد و ضوابط طے کرنے والی غالب طاقت نہیں بن سکا۔ ایک تازہ تجزیے کے مطابق بیجنگ انفراسٹرکچر فراہم کرنے میں مضبوط پوزیشن رکھتا ہے، لیکن ڈیجیٹل گورننس اور معیارات کے معاملے میں صورت حال کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔ چینی کمپنیوں اور سرمایہ کاری نے جنوب مشرقی ایشیا میں ٹیلی کمیونیکیشن نیٹ ورکس، ڈیٹا سینٹرز، کلاؤڈ سروسز، ڈیجیٹل ادائیگیوں اور دیگر ٹیکنالوجی کے بنیادی ڈھانچے میں نمایاں جگہ بنائی ہے۔ اس کے باوجود خطے کے ممالک محض چینی ٹیکنالوجی اپنانے کے بجائے مختلف عالمی طاقتوں اور ٹیکنالوجی فراہم کرنے والوں کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تجزیے کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ ڈیجیٹل انفراسٹرکچر تعمیر کرنا اور ڈیجیٹل نظام کے اصول لکھنا دو مختلف چیزیں ہیں۔ چین پہلے میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کر چکا ہے، لیکن ڈیٹا گورننس، سائبر سکیورٹی، پرائیویسی اور ٹیکنالوجی کے قواعد جیسے معاملات میں جنوب مشرقی ایشیائی ممالک اپنی خودمختاری برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ اس صورتحال کا مطلب یہ بھی ہے کہ امریکہ، یورپی ممالک، جاپان اور دیگر شراکت داروں کے لیے خطے کے ڈیجیٹل مستقبل میں کردار ادا کرنے کی گنجائش اب بھی موجود ہے۔

امریکہ نے چین میں زیر حراست امریکی شہری

من زِن کو 'غلط طور پر حراست میں لیا گیا' قرار دے دیا

واشنگٹن: امریکہ نے چین میں زیر حراست امریکی شہری اور میانمار امور کے ماہر من زِن کو باضابطہ طور پر "غلط طور پر حراست میں لیا گیا" قرار دیتے ہوئے بیجنگ سے ان کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے معاملے کے تفصیلی جائزے کے بعد یہ فیصلہ کیا۔ من زِن کو 3 جون کو چین کے صوبہ یونان میں اس وقت حراست میں لیا گیا تھا جب وہ چینی حکومت کی دعوت پر کنمنگ میں ایک تعلیمی کانفرنس میں شرکت کے لیے پہنچے تھے۔ امریکی حکام کے مطابق انہیں ایئرپورٹ پر حراست میں لیا گیا اور اس کے بعد کئی ہفتوں تک مسلسل پوچھ گچھ اور تنہائی میں رکھا گیا۔ چینی وزارت خارجہ نے جون میں من زِن کی گرفتاری کی تصدیق کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان پر جاسوسی اور چین کی قومی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے کا شبہ ہے۔ تاہم ان الزامات کے بارے میں تفصیلی شواہد عوامی سطح پر پیش نہیں کیے گئے۔ من زِن سے وابستہ ادارے نے الزامات کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ من زِن انسٹی ٹیوٹ فار اسٹریٹجی اینڈ پالیسی میانمار کے بانی اور ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیں اور میانمار کی سیاست اور سماجی و اقتصادی صورتحال پر تحقیق کرتے رہے ہیں۔ وہ میانمار کی 1988 کی جمہوریت نواز تحریک میں بھی سرگرم رہے اور بعد میں یونیورسٹی آف کیلیفورنیا، برکلے میں سیاسیات کی تعلیم حاصل کی۔ امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق من زِن کے ساتھ اب یولن چن دوسرے امریکی شہری ہیں جنہیں واشنگٹن نے چین میں "غلط طور پر زیر حراست" قرار دیا ہے۔ امریکہ نے چین سے دونوں سمیت زیر حراست یا ایگزٹ پابندیوں کا سامنا کرنے والے امریکی شہریوں کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت سامنے آئی ہے جب آنے والے ہفتوں میں امریکہ اور چین کے درمیان اعلیٰ سطحی سفارتی رابطے متوقع ہیں، جس کے باعث من زِن کی رہائی کا معاملہ دونوں ممالک کے تعلقات میں ایک اہم مسئلہ بن سکتا ہے۔

مالی سال 26 میں پاکستان کا کل قرضہ

81.9 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ اورنگزیب

اسلام آباد: وفاقی وزیر خزانہ اور محصولات سینیٹر محمد اورنگزیب نے کہا کہ جولائی تا مئی 2025-26 کے دوران بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے قرضوں کو چھوڑ کر مرکزی حکومت کا کل قرضہ 81.9 ٹریلین روپے رہا۔ بدھ کو قومی اسمبلی میں ایک سوال کے تحریری جواب میں اورنگزیب نے کہا کہ مجموعی ملکی قرضہ 58.1 ٹریلین روپے ہے جب کہ آئی ایم ایف کے قرضوں کو چھوڑ کر بیرونی قرضہ 23.8 ٹریلین روپے ہے۔ انہوں نے کہا کہ جولائی 2026 میں مرکزی حکومت کا کل قرضہ 77.9 ٹریلین روپے رہا، جس میں 54.5 ٹریلین روپے کا گھریلو قرض اور 23.4 ٹریلین روپے کا بیرونی قرض شامل ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ 11 مہینوں کے دوران مرکزی حکومت کے کل قرض میں 4 ٹریلین روپے یا 5.2 فیصد کا اضافہ ہوا، جو کہ 11 ماہ کی مالی سال کی بنیاد پر گزشتہ 15 سالوں میں سب سے کم رفتار ہے۔ سینیٹر اورنگزیب نے کہا کہ مالیاتی ذمہ داری اور قرض کی حد بندی ایکٹ قرضوں میں کمی کے راستے کا خاکہ پیش کرتا ہے جس کے تحت قرض کو ایک متعین فیصد یعنی 75.0 فیصد سے کم کرنا ہے جو مالی سال 24 سے شروع ہو کر مالی سال 33 تک قرض سے جی ڈی پی کے تناسب کو 50 فیصد تک لایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس ایکٹ کا مقصد مالیاتی اور قرضوں کے انتظام کے صحیح اصول فراہم کرنا ہے، جس میں وفاقی مالیاتی خسارے اور عوامی قرض سے جی ڈی پی کے تناسب کو کم کرنا اور انہیں محتاط حدود میں برقرار رکھنا شامل ہے۔ وزیر نے کہا کہ جون 2026 کے لیے قرض سے جی ڈی پی کے تناسب کا تخمینہ 68.5 فیصد لگایا گیا تھا، جب کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) کی طرف سے کل عوامی ذخائر کی رقم ابھی شائع کرنا باقی ہے۔ تاہم، مارچ 2026 کے آخر میں 7.9 ٹریلین روپے کے اعداد و شمار کی بنیاد پر، قرض سے جی ڈی پی کا تناسب مالی سال 26 کے لیے 62.2 فیصد تک پہنچنے کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے مالی سال 23 سے بنیادی سرپلسز پیدا کرنے کے لیے مالی استحکام کے اقدامات اپنائے ہیں، اس طرح اضافی قرض لینے کی ضرورت میں کمی آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے قرض کی واپسی اور ریٹائرمنٹ سمیت قرضوں کے انتظام کی موثر حکمت عملی بھی اپنائی ہے۔

بنگلہ دیش میں بموں کی مسلسل برآمدگی

شدت پسند نیٹ ورک کے دوبارہ منظم ہونے کا خدشہ

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ کے نواحی علاقوں ساور اور اشولیہ میں حالیہ ہفتوں کے دوران بموں، دھماکہ خیز مواد اور بم سازی کے سامان کی مسلسل برآمدگی نے شدت پسند تنظیموں کے دوبارہ منظم ہونے کے خدشات پیدا کر دیے ہیں۔ تفتیش کار بعض واقعات کے ممکنہ روابط نیو جے ایم بی کے مشتبہ ارکان سے جوڑ رہے ہیں۔ گزشتہ دو ہفتوں کے دوران ساور اور اشولیہ سے کم از کم 16 دھماکہ خیز آلات برآمد کیے گئے، جن میں دو طاقتور پریشر ککر بم بھی شامل تھے۔ 11 اگست کو ساور میں ایک مدرسے اور مسجد کے قریب جنگلاتی علاقے سے پریشر ککر طرز کا بم ملا، جسے بم ڈسپوزل یونٹ نے ناکارہ بنا دیا۔ اسی رات پولیس نے ایک دوسری کارروائی میں 14 پائپ بم اور بم بنانے کا سامان برآمد کیا۔ تحقیقاتی اداروں کا کہنا ہے کہ گزشتہ دسمبر میں جنوبی کیرانی گنج کے القرا مدرسے میں ہونے والے دھماکے کے بعد سے کم از کم 11 مختلف واقعات میں نیو جے ایم بی سے وابستہ عناصر کے ممکنہ کردار کی چھان بین کی جا رہی ہے۔ ان میں بم حملے، اسلحے کی برآمدگی اور ڈھاکہ سمیت اطراف کے علاقوں سے دھماکہ خیز مواد ملنے کے واقعات شامل ہیں۔ پولیس کے مطابق دسمبر کے مدرسہ دھماکے کی تحقیقات کے دوران ملنے والے ایک موبائل فون کی مدد سے فروری میں جیسور میں چھاپہ مارا گیا، جہاں سے 10 طاقتور دستی بم، تین غیر ملکی پستول، گولہ بارود اور دیگر ہتھیار برآمد ہوئے۔ تفتیش کار کومیلا میں ایک مندر پر بم حملے، فینی میں اقلیتی برادری کے ایک شخص کے قتل، جاترا باڑی میں پائپ بم دھماکے اور موتی جھیل میٹرو ریل اسٹیشن کے نیچے بم کی برآمدگی سمیت متعدد واقعات کے ممکنہ باہمی روابط کا بھی جائزہ لے رہے ہیں۔ ڈھاکہ ڈسٹرکٹ کی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شمیمہ پروین کے مطابق انٹیلی جنس اطلاعات تھیں کہ مشتبہ شدت پسند علاقے میں موجود ہیں اور انہوں نے دو انتہائی تباہ کن بم تیار کیے تھے، جنہیں پولیس برآمد کرنے میں کامیاب رہی۔ حکام نے علاقے میں انٹیلی جنس نگرانی، گشت اور تلاشی کی کارروائیاں بڑھا دی ہیں۔ ماہرین کے مطابق ساور اور اشولیہ کی گنجان آبادی، صنعتی علاقے اور بڑی تعداد میں نقل مکانی کرنے والے مزدور ایسے عناصر کے لیے شناخت چھپا کر رہنا نسبتاً آسان بنا سکتے ہیں۔ اب تحقیقات کا مرکزی سوال یہ ہے کہ آیا حالیہ واقعات الگ تھلگ شدت پسند سرگرمیاں ہیں یا بنگلہ دیش میں ایک منظم شدت پسند نیٹ ورک دوبارہ تشکیل پا رہا ہے۔

اسرائیل۔ہندوستان دفاعی تجارت پر ایمنسٹی کے دعوؤں پر سوالات

رپورٹ میں شواہد اور نتائج کے درمیان فرق کی نشاندہی

نئی دہلی: بھارت اور اسرائیل کے درمیان دفاعی تجارت سے متعلق ایمنسٹی انٹرنیشنل کے حالیہ دعوؤں کا تجزیہ کرتے ہوئے ایک نئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ بھارتی ساختہ پرزوں یا فوجی استعمال کی اشیا کا اسرائیلی دفاعی سپلائی چین میں پایا جانا بذاتِ خود یہ ثابت نہیں کرتا کہ انہیں غزہ میں فوجی کارروائیوں میں استعمال کیا گیا یا بھارت پر بین الاقوامی قانونی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ 20 اگست کو جاری کیے گئے تجزیے میں ایمنسٹی کی 30 جولائی کی رپورٹ کا جائزہ لیا گیا، جس میں اکتوبر 2023 سے نومبر 2025 کے درمیان بھارت سے اسرائیل جانے والی 2,596 شپمنٹس کا حوالہ دیا گیا تھا۔ تجزیے کے مطابق شپمنٹس کی مجموعی تعداد کو ہتھیاروں کی تعداد تصور کرنا درست نہیں کیونکہ ایمنسٹی نے خود صرف 788 کنسائنمنٹس، یعنی تقریباً 30.35 فیصد، کو فوجی استعمال کی اشیا پر مشتمل قرار دیا تھا۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ کئی کھیپوں میں مکمل ہتھیاروں کے بجائے ڈرون، چھوٹے ہتھیاروں، فوجی گاڑیوں اور دیگر نظاموں کے پرزے اور اجزا شامل تھے۔ یہ سامان براہ راست اسرائیلی فوج کے بجائے اسرائیلی دفاعی کمپنیوں کو فراہم کیے جانے کی نشاندہی کی گئی ہے۔ خود ایمنسٹی نے بھی تسلیم کیا کہ وہ براہ راست اسرائیلی فوج کو منتقل ہونے والے بھارتی ساختہ مواد کی مقدار کا تعین نہیں کر سکی۔ عالمی اسلحہ تجارت کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے تجزیے میں کہا گیا کہ 2021 سے 2025 کے دوران اسرائیل کے بڑے ہتھیاروں کی درآمدات میں امریکہ کا حصہ 68 فیصد، جرمنی کا 31 فیصد اور اٹلی کا تقریباً 1.3 فیصد تھا، جبکہ بھارت بڑے سپلائرز میں شامل نہیں تھا۔ تجزیے نے ایمنسٹی کی جانب سے 7 اکتوبر 2023 کو نقطۂ آغاز بنانے پر بھی سوال اٹھایا۔ اس کے مطابق دفاعی معاہدے اور پیداواری انتظامات عموماً کئی سال پہلے طے ہو جاتے ہیں، اس لیے 7 اکتوبر کے بعد کسی سامان کی ترسیل یہ ثابت نہیں کرتی کہ متعلقہ معاہدہ غزہ جنگ شروع ہونے کے بعد کیا گیا تھا۔ بھارت اور اسرائیل کے درمیان مشترکہ دفاعی پیداوار اور ٹیکنالوجی تعاون بھی موجودہ جنگ سے کئی سال پہلے سے جاری ہے۔ تحقیق میں مزید کہا گیا کہ کسی بھارتی ساختہ پرزے کا اسرائیلی کمپنی تک پہنچنا اور اسی پرزے کا غزہ میں استعمال ثابت ہونا دو الگ معاملات ہیں۔ محض سپلائی چین میں موجودگی کو میدان جنگ میں استعمال اور پھر قانونی ذمہ داری کے ثبوت میں تبدیل کرنے کے لیے زیادہ مضبوط شواہد درکار ہیں۔ ساتھ ہی تجزیے میں اس بات پر زور دیا گیا کہ بھارت کو اپنی تیزی سے بڑھتی دفاعی برآمدات کے ساتھ زیادہ مضبوط ایکسپورٹ کنٹرول، اینڈ یوز مانیٹرنگ، شفافیت اور رسک اسیسمنٹ کا نظام بھی مزید بہتر بنانا چاہیے۔ نتیجے میں کہا گیا کہ بھارت کو جائز بین الاقوامی جانچ سے گریز کرنے کے بجائے حقائق اور شفافیت کی بنیاد پر اپنی دفاعی صنعت کی عالمی ساکھ مضبوط کرنی چاہیے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق غزہ جنگ کے دوران بھارت اسرائیلی فوجی سپلائی چین کا حصہ بنا ہے۔ تنظیم کا دعویٰ ہے کہ اکتوبر 2023 سے نومبر 2025 کے درمیان بھارت سے اسرائیل کو ہزاروں فوجی کھیپیں اور مختلف دفاعی پرزے فراہم کیے گئے، جن کی فراہمی اسرائیلی دفاعی کمپنیوں کو کی گئی۔ مکمل تفصیلات کے لیے آپ متعلقہ رپورٹ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

برقعہ کے پردے میں فحاشی، مذہب نہیں، ذہنیت بے نقاب

گونڈہ، اتر پردیش کے ایک اسکول سے متعلق یہ خبر سوشل میڈیا اور بعض ذرائع ابلاغ پر تیزی سے گردش کر رہی ہے کہ ہندو طالبات کو برقع پہنا کر مبینہ طور پر فحش بھوجپوری گانوں پر رقص کروایا گیا۔ یہ محض ایک اسکول کی غیر ذمہ دارانہ حرکت نہیں بلکہ تعلیمی ادارے کی اخلاقی ذمہ داری، طلبہ کے وقار اور مذہبی احترام کے حوالے سے ایک نہایت سنجیدہ سوال ہے۔ اگر مذہبی لباس کو جان بوجھ کر کسی دوسرے مذہب کے پیروکاروں کے مذاق، تضحیک یا فحش تفریح کے لیے استعمال کیا گیا ہے تو اس کی مذمت ہونی چاہیے۔ واضح ہو کہ کوئی بھی مذہب فحاشی، بے حیائی، نفرت اور دوسرے مذاہب کی تضحیک کی تعلیم نہیں دیتا۔ ہندو دھرم ہو یا اسلام، سکھ مت ہو یا عیسائیت بی تمام مذاہب انسان کو اخلاق، احترام، شائستگی، ہمدردی اور بہتر کردار کی طرف بلاتے ہیں۔

مومن فیاض احمد غلام مصطفیٰ

گونڈہ، اتر پردیش کے ایک اسکول سے متعلق یہ خبر سوشل میڈیا اور بعض ذرائع ابلاغ پر تیزی سے گردش کر رہی ہے کہ ہندو طالبات کو برقع پہنا کر مبینہ طور پر فحش بھوجپوری گانوں پر رقص کروایا گیا۔ یہ محض ایک اسکول کی غیر ذمہ دارانہ حرکت نہیں بلکہ تعلیمی ادارے کی اخلاقی ذمہ داری، طلبہ کے وقار اور مذہبی احترام کے حوالے سے ایک نہایت سنجیدہ سوال ہے۔ اگر مذہبی لباس کو جان بوجھ کر کسی دوسرے مذہب کے پیروکاروں کے مذاق، تضحیک یا فحش تفریح کے لیے استعمال کیا گیا ہے تو اس کی مذمت ہونی چاہیے۔ واضح ہو کہ کوئی بھی مذہب فحاشی، بے حیائی، نفرت اور دوسرے مذاہب کی تضحیک کی تعلیم نہیں دیتا۔ ہندو دھرم ہو یا اسلام، سکھ مت ہو یا عیسائیت بی تمام مذاہب انسان کو اخلاق، احترام، شائستگی، ہمدردی اور بہتر کردار کی طرف بلاتے ہیں۔ مذہب انسانوں کو جوڑنے کے لیے ہے، ایک دوسرے کی عزت پامال کرنے کے لیے نہیں۔ برقع مذاق نہیں، ایک مذہبی علامت ہے۔ برقع مسلمانوں کے لیے محض ایک لباس نہیں بلکہ مذہبی اور ثقافتی احساسات سے جڑی ہوئی علامت ہے۔ اسی طرح ہر مذہب کی اپنی مقدس علامتیں، لباس، روایات اور جذبات ہوتے ہیں جن کا احترام کرنا ایک مہذب معاشرے کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اگر کسی پروگرام میں کسی مذہبی علامت کو جان بوجھ کر دوسرے مذہب کو چھیڑنے، نیچا دکھانے یا مذاق بنانے کے لیے استعمال کیا گیا تو یہ کسی ایک مذہب کی نہیں بلکہ مذہبی رواداری اور ہندوستانی تہذیب کی توہین ہے۔ اور ذرا اس واقعے کی ستم ظریفی دیکھیے! اگر واقعی کسی نے یہ سوچا کہ مسلم لباس یعنی برقع پہنا کر طالبات سے نامناسب گانوں پر رقص کروانے سے مسلمانوں کو بدنام کیا جا سکتا ہے تو پھر اس سوچ پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ مسلمانوں کو بدنام کرنے کی کوشش میں آخرکار کس کا چہرہ بے نقاب ہوا؟ اسکول کا۔ تعلیمی نظام کا۔ منتظمین کی سوچ کا۔ اور سب سے بڑھ کر اس ذہنیت کا جو مذہبی علامت کو بھی نفرت یا تضحیک کا ذریعہ بنا دیتی ہے۔ یہ کیسا کمال ہے کہ برقع تو پہنا دیا گیا، مگر حیا بھلا دی گئی! یہ کیسی تعلیم ہے کہ مذہبی لباس تو منتخب کیا جائے، مگر اس کے ساتھ پیش کیا جانے والا مواد اخلاقی حدود سے باہر ہو؟ ایک سوال، شاید بہت کچھ واضح کر دے! اگر اسکول انتظامیہ سے صرف اتنا پوچھا جائے: کیا آپ اپنی بیٹیوں کو بھی ایسے ہی گانوں پر، اسی انداز میں، اسی نوعیت کے پروگرام میں رقص کرتے دیکھنا پسند کریں گے؟ تو شاید اس سوال کا جواب بہت کچھ واضح کر دے۔ ہمیں یہ اصول یاد رکھنا چاہیے کہ جو معیار ہم اپنے بچوں کے لیے پسند کرتے ہیں، وہی معیار دوسروں کے بچوں کے لیے بھی ہونا چاہیے۔ طالبات کسی سیاسی، مذہبی یا ثقافتی پیغام کی محض نمائش کے لیے استعمال ہونے والی اشیا نہیں ہیں۔ وہ کسی کی بیٹیاں ہیں، کسی کی بہنیں ہیں، ہمارے معاشرے کا مستقبل ہیں۔ اسکول کا بنیادی کام بچوں کو تعلیم، تہذیب، کردار، خود اعتمادی، سائنسی سوچ اور انسانیت سکھانا ہے، نہ کہ انہیں ایسی سرگرمیوں کا حصہ بنانا جو ان کی عزت یا مذہبی جذبات کو مجروح کریں۔ لیکن اسے ہندو بمقابلہ مسلمان نہ بنائیے، یہاں ایک اور انتہائی اہم بات کہنا ضروری ہے۔ ہمیں ایسے واقعات کو فوراً "ہندو بمقابلہ مسلمان" کا مسئلہ نہیں بنا دینا چاہیے۔ نہیں جناب! یہ ہندو اور مسلمان کا مسئلہ نہیں؛ یہ انسانیت، اخلاق، ذمہ داری اور تعلیمی اقدار کا مسئلہ ہے۔ اگر کوئی مسلمان ہندو مذہب کی مقدس علامت

کا مذاق اڑائے تو وہ بھی قابلِ مذمت ہے۔ اگر کوئی ہندو اسلامی لباس یا مذہبی علامت کو تضحیک کے لیے استعمال کرے تو وہ بھی قابلِ مذمت ہے۔ اگر کوئی سکھ، عیسائی یا کسی بھی دوسرے مذہب کی علامت کا مذاق اڑائے تو اسے بھی اسی معیار پر پرکھا جانا چاہیے۔ مذہب کے احترام کا اصول سب کے لیے برابر ہونا چاہیے۔ جنونی اور نفرت پھیلانے والوں کو کیا کرنا چاہیے؟ آج ہمارے ملک کو ایسے جنونی عناصر کی ضرورت نہیں جو ہر واقعے میں نفرت کا ایک نیا موضوع تلاش کرتے پھریں۔ ضرورت ہے کہ ایسے لوگوں کو قانون کے دائرے میں جواب دہ بنایا جائے، ان کی اشتعال انگیزی کو نظر انداز کرنے کے بجائے ذمہ دار ادارے اس کا نوٹس لیں اور معاشرے میں واضح پیغام دیا جائے کہ: مذہب کے نام پر نفرت پھیلانا، کسی مذہب کی علامت کی تضحیک کرنا اور بچوں کو مذہبی منافرت کے لیے استعمال کرنا کسی صورت قابلِ قبول نہیں۔ لیکن اس کا جواب بھی نفرت سے نہیں دیا جانا چاہیے۔ اگر کوئی ایک طرف آگ لگانے کی کوشش کرے اور ہم دوسری طرف سے پٹرول لے آئیں تو آگ ہی بڑھے گی۔ نفرت کا جواب نفرت نہیں، قانون، شعور، دلیل اور محبت ہے۔ ہمیں اشتعال انگیز ویڈیوز کو بار بار شیئر کر کے انہیں مزید وائرل کرنے کے بجائے ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ بچوں کو بھی یہ سکھانا چاہیے کہ سوشل میڈیا پر ہر وائرل چیز سچ نہیں ہوتی اور ہر اشتعال انگیز مواد کو آگے بڑھانا دانش مندی نہیں۔ ہندوستان کی خوبصورتی اس کے اتحاد میں ہے، ہمارا ہندوستان صدیوں سے مختلف مذاہب، زبانوں، ثقافتوں، تہذیبوں اور روایات کا گہوارہ رہا ہے۔ یہاں مندر کی گھنٹی بھی سنائی دیتی ہے، مسجد کی اذان بھی؛ گرجا گھر کی گھنٹیاں بھی بجتی ہیں اور گوردواروں میں کیرتن بھی ہوتے ہیں۔ یہی تو ہندوستان کی خوبصورتی ہے! ہماری طاقت ہماری یکسانیت میں نہیں بلکہ ہماری رنگارنگی میں ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کی حیثیت سے ہندوستان کی اصل طاقت صرف اس کی آبادی یا معیشت نہیں بلکہ اس کا آئینی تصورِ مساوات، مذہبی آزادی، بھائی چارہ اور باہمی احترام بھی ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ تمہارا مذہب تمہیں اچھا انسان بننے سے نہیں روکتا، بلکہ اچھا انسان بننے کی ترغیب دیتا ہے۔ اسکول نفرت کے نہیں، محبت کے مراکز ہونے چاہئیں۔ ایک استاد اگر بچے کو نفرت سکھاتا ہے تو وہ صرف ایک طالب علم کو نہیں، آنے والی نسل کو متاثر کرتا ہے۔ اس کے برعکس ایک استاد اگر بچے کو یہ سکھاتا ہے کہ: اپنے مذہب سے محبت کرو، مگر دوسرے کے مذہب کی بھی عزت کرو۔ تو وہ صرف ایک بچے کی تربیت نہیں کر رہا ہوتا، بلکہ پورے معاشرے کے مستقبل کو بہتر بنا رہا ہوتا ہے۔ اس لیے تعلیمی اداروں کو مذہبی منافرت کا میدان بنانے کے بجائے اتحاد، بھائی چارے، آئینی اقدار، انسانی احترام اور اخلاقی تربیت کے مراکز بننا چاہیے۔ ثقافتی پروگرام ہوں، ضرور ہوں۔ فنون اور موسیقی کی سرگرمیاں ہوں، ضرور ہوں۔ مختلف مذاہب اور ثقافتوں کا تعارف بھی کرایا جائے، ضرور کرایا جائے۔ لیکن ہر سرگرمی کے مرکز میں ایک اصول ہونا چاہیے: بچے کی عزت، اس کا وقار، اس کی عمر، اس کے مذہبی جذبات اور اس کی ذہنی و اخلاقی تربیت۔ ہمیں نفرت نہیں، محبت کی تعلیم دینی ہوگی۔ آج دنیا کو نفرت کے مزید سوداگر نہیں چاہیے۔ آج ضرورت ایسے شہریوں کی ہے جو اختلاف کر سکیں مگر دشمنی نہ کریں، اپنے مذہب سے محبت کریں مگر دوسرے مذہب کی توہین نہ کریں، اپنی ثقافت پر فخر کریں مگر دوسروں کی ثقافت کو حقیر نہ سمجھیں۔ ہندوستان کی ترقی صرف سڑکوں، عمارتوں، صنعتوں اور ٹیکنالوجی سے نہیں ہوگی؛ ہندوستان اس وقت حقیقی معنوں میں ترقی کرے گا جب اس کے شہری ایک دوسرے کے مذہب، زبان، لباس اور جذبات کا احترام کرنا سیکھیں گے۔ جو لوگ نفرت پھیلاتے ہیں، انہیں یہ سمجھنا ہوگا کہ ان کی نفرت کا نقصان صرف دوسرے مذہب کو نہیں پہنچتا؛ اس سے ملک کا سماجی امن، بچوں کا مستقبل، تعلیم کا ماحول اور قومی یکجہتی بھی متاثر ہوتی ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کو یہ نہیں سکھانا کہ: دوسرا مذہب غلط ہے۔ بلکہ یہ سکھانا ہے: اپنے مذہب کو سمجھو، دوسرے کے مذہب کا احترام کرو اور ہر انسان کے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کرو۔ آخر میں ایسے واقعات کے ذمہ دار لوگوں سے صرف اتنا کہنا ہے: بچوں کو تالیاں تو مل سکتی ہیں، مگر ان کی عزت کی قیمت پر نہیں۔ وائرل ویڈیو چند دن چل سکتی ہے، مگر اس کے اثرات برسوں رہ سکتے ہیں۔ مذہب کے نام پر کسی دوسرے مذہب کا مذاق اڑانے والا آخرکار دوسرے کا نہیں، اپنا ہی کردار بے نقاب کرتا ہے۔ اور ہندوستان کے ہر شہری سے میری گزارش ہے: نفرت کی ایک چنگاری کو ہوا دینے کے بجائے محبت کا ایک چراغ جلائیے۔ مذہب کو لڑانے کے بجائے انسانوں کو جوڑیے۔ بچوں کو نفرت نہیں، محبت سکھائیے۔ اختلاف نہیں، احترام سکھائیے۔ اور سب سے بڑھ کر انہیں ایک اچھا انسان اور ذمہ دار ہندوستانی بنائیے۔ کیونکہ ملک کی ترقی نفرت سے نہیں، محبت سے ہوگی؛ قوم کی طاقت تقسیم سے نہیں، اتحاد سے بڑھے گی؛ اور ہندوستان کی اصل عظمت اسی وقت قائم رہے گی جب ہم سب مل کر کہیں گے: مذہب الگ ہو سکتے ہیں، مگر وطن ہمارا ایک ہے اور انسانیت سب سے بڑی پہچان ہے۔ اس لیے برقعے کو نہیں، اپنی سوچ کو پردے میں رکھیے؛ کیونکہ اصل پردہ لباس سے نہیں، کردار سے قائم رہتا ہے۔ یہ موضوع معاشرے کے مختلف نظریات اور اخلاقی بحثوں کی عکاسی کرتا ہے۔ اس عنوان کے پیچھے چھپے مختلف پہلو درج ذیل ہیں: انفرادی رویہ: برقعہ یا حجاب ایک مذہبی اور ثقافتی علامت ہے، لیکن کسی بھی لباس کا غلط استعمال انسان کی اپنی سوچ اور نیت پر منحصر ہوتا ہے۔ لباس کسی کے اندرونی اخلاق کی مکمل ضمانت نہیں دے سکتا۔ غلط کام کرنے والے کسی بھی لباس کو بطور آڑ استعمال کر سکتے ہیں۔ اسلام میں برقعہ اور پردہ حیا، پاکدامنی اور عزت کی حفاظت کے لیے فرض کیا گیا ہے۔ مذہب کبھی بھی کسی برائی یا فحاشی کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کوئی پردے کی آڑ میں غلط حرکت کرتا ہے، تو یہ اس کا ذاتی فعل ہے، نہ کہ مذہب کی تعلیم۔ بعض اوقات ایسے واقعات کو میڈیا یا سوشل میڈیا پر زیادہ اچھالا جاتا ہے، جس سے ایک مخصوص لباس یا طبقے کے بارے میں غلط تاثر قائم ہوتا ہے۔ کسی ایک فرد کے برے عمل کی وجہ سے پورے نظام، مذہب یا پردہ کرنے والی تمام خواتین کو تنقید کا نشانہ بنانا درست نہیں ہے۔ خلاصہ یہ کہ برائی لباس میں نہیں بلکہ انسان کی نیت اور ذہنیت میں ہوتی ہے۔ پردے کا مقصد حیا ہے، اور اس کا احترام برقرار رکھنا انفرادی ذمہ داری ہے۔

روز نامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

جہالت کے اندھیرے سے اسلام کے اجالے تک!

عصرِ جاہلیت کا سب سے خوفناک اور دل دہلا دینے والا چہرہ معصوم بچیوں پر ہونے والا ظلم تھا۔ اس دور کا معاشرہ بیٹی کی پیدائش کو اپنے لئے بدنامی، عار اور ذلت کا سبب سمجھتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ بدنامی کے خوف اور غربت کے ڈر سے معصوم اور بے قصور بچیوں کو سنگدلی کے ساتھ زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ جہالت کا یہ اندھیرا صرف بیٹیوں کے قتل تک محدود نہیں تھا، بلکہ پورا معاشرہ مختلف اخلاقی اور سماجی برائیوں کی جکڑ میں تھا۔ انسانوں کی حیثیت جانوروں سے بدتر تھی، جنہیں بازاروں میں خریدا اور بیچا جاتا تھا۔ غریب طبقہ اگر امیروں کا قرض لوٹانے میں ناکام ہو جاتا تو وہ زندگی بھر کے لئے ان کا غلام بن جاتا تھا۔ مذہبی طور پر بھی لوگ گمراہی کی انتہا پر تھے، توحید کے مرکز خانہ کعبہ میں 360 بت رکھے ہوئے تھے اور لوگ برہنہ ہو کر اس مقدس مقام کا طواف کرتے تھے۔ خاندانی اور قبیلہ وارانہ جنگیں نسلوں تک چلتی تھیں اور خون ریزی کا کوئی انتہا نہ تھی۔ جب سید الانبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے، تو جہالت کی یہ کالی گھٹا ہمیشہ کے لئے چھٹ گئی اور مظلوم انسانیت نے سکھ کا سانس لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ اور لائے ہوئے دین کے ذریعے معاشرے کے ہر کمزور طبقے کو اس کے حقوق دلائے۔ خواتین اور بیٹیوں کو بلند مقام: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی کی پیدائش کو نحوست کے بجائے "اللہ کی رحمت" قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے بیٹیوں کی اچھی پرورش کی اور ان سے محبت کی، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ (انگلیوں کے ملاپ کی طرح) ہوگا۔ غلامی کا خاتمہ اور برابری کا درس: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کو سینے سے لگایا، انہیں معاشرے میں برابری کے حقوق دئے اور ماتحتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی سخت تاکید فرمائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین صرف رسوم و رواج کا مجموعہ نہیں، بلکہ انسانیت کے لئے آزادی کا وہ آفاقی منشور ہے جس نے دنیا کو ظلم، وحشت اور جہالت کی زنجیروں سے ہمیشہ کے لئے نجات دلائی۔ آج بھی اگر دنیا امن اور انصاف کی تلاش میں ہے، تو اسے اسی اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی اصولوں کی طرف لوٹنا ہوگا جس نے چودہ سو سال پہلے ایک جاہل معاشرے کو دنیا کی سب سے مہذب قوم بنا دیا تھا۔

انجمن ہائی اسکول کھام گاؤں کے طالب علم سید شقیب نے اسکالرشپ امتحان میں کامیابی حاصل کی

انجمن ہائی اسکول، کھام گاؤں کے جماعت ہفتم کے ہونہار طالب علم سید شقیب سید سمیر نے اسکالرشپ امتحان میں 67.11 فیصد نمبر حاصل کر کے تعلقہ کھام گاؤں میں 19،واں مقام حاصل کیا۔ طالب علم کی اس نمایاں کامیابی پر انجمن ہائی اسکول کے پرنسپل احفاظ الحق خان صاحب نے تمام طلبہ کی موجودگی میں سید شقیب کا پھولوں سے استقبال کر کے حوصلہ افزائی کی۔ اس موقع پر طالب علم کی امتحانی تیاری اور تعلیمی رہنمائی میں نمایاں کردار ادا کرنے والے اساتذہ ساجد خان صاحب، فضیل ارشد خان صاحب، سید مزمل صاحب، طارق ذکی صاحب، عتیق الرحمن صاحب، محمد حنیف صاحب، احرار اللہ خان صاحب اور ذین الدین صاحب کا بھی پرنسپل صاحب نے پھول دے کر استقبال کیا گیا۔ اس کامیابی پر انجمن مفید الاسلام سوسائٹی، کھام گاؤں کے صدر ڈاکٹر وقار الحق خان صاحب نے طالب علم، اس کے والدین اور اساتذہ کو مبارک باد پیش کی۔ پرنسپل احفاظ الحق خان صاحب، وائس پرنسپل عمیر محمد خان صاحب، سپروائزر شکیل احمد صاحب اور دیگر اساتذہ نے بھی سید شقیب اور اس کے والدین کو مبارک باد دیتے ہوئے مستقبل میں مزید محنت اور بہتر تعلیمی کارکردگی کے لیے حوصلہ افزائی کی۔ ادارے کی جانب سے کہا گیا کہ اس کامیابی میں طالب علم کی محنت کے ساتھ اساتذہ کی مخلصانہ رہنمائی اور والدین کے تعاون کا بھی اہم کردار ہے۔ اسکول انتظامیہ نے اس عزم کا اظہار کیا کہ طلبہ کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور انہیں مختلف مسابقتی و اسکالرشپ امتحانات کے لیے تیار کرنے کا سلسلہ آئندہ بھی جاری رکھا جائے گا۔ ان شاء اللہ

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۲/اگست ۔۲۰۲٦

الکٹرانک ووٹنگ مشینوں میں چھیڑ چھاڑ!

ہندوستانی جمہوریت کو خطرہ کس سے ہے یہ بحث شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ مرکز میں جب سے نریندر مودی زیر قیادت این ڈی اے حکومت آئی ہے۔ کئی جمہوری اداروں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کے واقعات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ اب ایک اہم اور نازک مسئلہ پر اپوزیشن پارٹیوں نے توجہ دلایا ہے۔ امریکہ سے ایک سائبر ماہر کا دعویٰ ہے کہ الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کیساتھ چھیڑ چھاڑ کی جا سکتی ہے اور 2014 کے لوک سبھا انتخابات میں ریلائنس گروپ کے موبائل شعبہ کے اشاروں پر الیکٹرانک ووٹنگ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی۔ ان کو ہیک کر لیتے ہوئے بی جے پی کے حق میں ووٹ ڈلوائے گئے۔ بظاہر یہ دعویٰ تشویشناک ہے مگر دعویٰ کرنے والے کے تعلق سے یہ بات غور طلب ہے کہ ہندوستانی الکٹرانک مشینوں کی تیاری میں اس نے حصہ لیا ہے۔ جس ٹیم نے ان مشینوں کو وضع کیا ہے وہ اس ٹیم کا رکن تھا لیکن لوک سبھا انتخابات کے بعد اس کی ٹیم کے چند ارکان کے قتل اور جان سے مار ڈالنے والی دھمکیوں کے بعد وہ ہندوستان سے فرار ہو کر امریکہ میں پناہ لینے کو ترجیح دی ہے۔ ان کی باتوں اور دعوؤں میں کتنی حقیقت ہے اس پر بحث سے پہلے یہ غور کرنا ضروری ہے کہ آیا الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ ممکن ہے۔ اس حقیقت کا پتہ چلانے کے لیے غیر جانبدارانہ اور دیانتدارانہ تحقیقات کروائے جانے چاہئے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے امریکہ سے کئے جانے والے سائبر ماہر سید شجاع کے دعویٰ کے خلاف پولیس میں ایف آئی آر درج کروائی ہے۔ الیکشن کمیشن نے اس دعویٰ کو مسترد بھی کر دیا ہے۔ الیکٹرانک مشینوں اور کمپیوٹرس میں ہیکنگ کے امکانات کو تو مسترد نہیں کیا جاتا۔ آج ساری دنیا میں سائبر کرائم میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور ہیکرس اپنی فنی خوبیوں اور صلاحیتوں کے ذریعہ کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں۔ اس لیے ہندوستانی الکٹرانک ووٹنگ مشینوں کو ہیک کر لینے کی بات بھی توجہ چاہتی ہے۔ ان مشینوں کے تعلق سے اپوزیشن نے ایک سے زائد مرتبہ شبہات کا آغاز کیا ہے جس کے بعد سپریم کورٹ نے ان مشینوں میں خرابیوں کے دعویٰ کو مسترد کرتے ہوئے انہیں درست قرار دیا تھا۔ اب الیکشن کمیشن آف انڈیا بھی سپریم کورٹ کے اس حکم کو ہی اپنے لیے فرمانِ آخر تسلیم کرتے ہوئے سائبر ماہرین کے دعوؤں کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ الیکشن کمیشن کو فوری طور پر ردعمل ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ اس کا جائزہ لینا اس کی ذمہ داری ہے اور سب سے بڑا فرض ملک کی مختلف سیاسی پارٹیوں کی شکایت کی سماعت اور ان کی شکایت کو دور کرنا ہے۔ مرکز کی بی جے پی حکومت کے سامنے اس وقت ملک کے ہر دستوری اور جمہوری ادارے بے بس دکھائی دیتے ہیں۔ یہ ادارے وہی کام انجام دے رہے ہیں جنہیں کرنے کے لیے سیاسی آقاؤں سے اشارے ملتے ہیں۔ بی جے پی نے 2014 کے عام انتخابات میں دھاندلیوں کی بات قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کو کانگریس کی اسپانسر کردہ سازش بھی قرار دیا ہے۔ بی جے پی ایک قومی پارٹی ہونے کے ساتھ ساتھ ملک کی حکمراں پارٹی بھی ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ ان الزامات کا جائزہ لیتے ہوئے اپوزیشن کے دعوؤں کو غلط ثابت کرے یا پھر ان کی تحقیقات کرانے کا حکم دے۔ مگر بی جے پی نے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنی حکومت کی ذمہ داریوں کو فراموش کر دیا ہے۔ اب ملک میں لوک سبھا انتخابات ہونے والے ہیں اور یہ انتخابات ہر سیکولر شہری کے لیے اہم ہیں۔ اس مرتبہ بھی الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ ہوتی ہے تو بی جے پی کے حق میں ہی ووٹ پڑیں گے۔ اپوزیشن پارٹیوں کو ان مشینوں سے شکایت ہے تو اس پر غور کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ لیکن حکمراں پارٹی اُلٹے اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں سے راہ فرار اختیار کر رہی ہے۔ ہندوستانی جمہوریت کی شان اس ملک کے انتخابات ہیں جب ان انتخابات کو ہی مشکوک بنایا جائے تو پھر جمہوریت کو خطرہ لاحق ہونے کی شکایت درست کہلائے گی۔

جلوسِ محمدی ﷺ میں سب سے پہلا اور بنیادی تقاضا ادبِ رسالت مآب ﷺ ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس مسلمانوں کے ایمان کا مرکز ہے۔ قرآنِ کریم نے اہلِ ایمان کو بار بار نبی کریم ﷺ کے ساتھ ادب واحترام کا معاملہ کرنے کی تعلیم دی ہے۔ لہٰذا جب کوئی مسلمان آپ ﷺ کے یومِ ولادت کی خوشی میں سڑکوں پر نکلتا ہے تو اس کے لباس، گفتگو، چال ڈھال، آواز، طرزِ عمل اور باہمی معاملات سے بھی ادبِ مصطفیٰ ﷺ نمایاں ہونا چاہیے۔ اگر زبان پر نعت و درود ہو لیکن ہاتھ کسی مسلمان کو تکلیف پہنچا رہے ہوں، اگر لبوں پر محبتِ رسول ﷺ کے نعرے ہوں مگر راستہ چلنے والوں کے لیے اذیت پیدا کی جا رہی ہو، اگر جلوس کے نام پر شور وغوغا ہو اور نمازوں کے اوقات کی پروا نہ کی جائے تو ہمیں اپنے طرزِ عمل کا سنجیدگی سے محاسبہ کرنا چاہیے۔

جلوسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادب واحترام کیسا ہو؟

افتخار احمد قادری

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خرافات، شور وشغب اور غیر شرعی امور سے اجتناب کی ضرورت۔ ربیع الاول کی آمد اہلِ ایمان کے لیے محبت، عقیدت، مسرت اور شکر گزاری کا پیغام لے کر آتی ہے۔ یہ وہ مبارک موسم ہے جس میں عالمِ انسانیت کے لیے رحمتِ خداوندی کے مظہر، سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی یاد تازہ کی جاتی ہے۔ مسلمان اپنے دلوں کو محبتِ رسول ﷺ سے منور کرتے ہیں، درود وسلام کی کثرت کرتے ہیں، سیرتِ طیبہ کا تذکرہ کرتے ہیں اور اپنے اعمال وکردار کو اسوۂ حسنہ کے سانچے میں ڈھالنے کا عزم کرتے ہیں۔ اسی سلسلے میں مختلف علاقوں میں جلوسِ محمدی ﷺ کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے جس کا بنیادی مقصد اظہارِ مسرت، ذکرِ مصطفیٰ ﷺ، درود وسلام اور اسلامی تشخص کا مظاہرہ ہونا چاہیے۔ لیکن اس مبارک نسبت کی عظمت اسی وقت برقرار رہ سکتی ہے جب اس کے تمام مراحل ادب، شریعت، وقار، پاکیزگی اور حسنِ اخلاق کے دائرے میں انجام دیے جائیں۔ امسال علماءِ کرام کی جانب سے نوجوانوں سے بالخصوص یہ پرزور اپیل سامنے آ رہی ہے کہ جلوسِ محمدی ﷺ کو ہر قسم کی خرافات، لغویات، بے اعتدالی اور غیر شرعی امور سے محفوظ رکھا جائے اور بالخصوص ڈی جے، بے ہنگم شور، رقص وسرود اور ایسے تمام مظاہر سے اجتناب کیا جائے جو جلوس کے تقدس اور اس کی روح کے منافی ہوں۔ یہ اپیل محض کسی ایک طبقے کی پسند یا ناپسند کا مسئلہ نہیں بلکہ دراصل محبتِ رسول ﷺ کے تقاضوں کو سمجھنے اور اس مبارک موقع کو اسلامی وقار کے ساتھ منانے کی دعوت ہے۔ محبت اگر سچی ہو تو وہ محبوب کے ادب کا راستہ اختیار کرتی ہے، اس کے نام پر ایسی حرکات کی اجازت نہیں دیتی جن سے اس کی نسبت کی عظمت مجروح ہو۔

جلوسِ محمدی ﷺ میں سب سے پہلا اور بنیادی تقاضا ادبِ رسالت مآب ﷺ ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس مسلمانوں کے ایمان کا مرکز ہے۔ قرآنِ کریم نے اہلِ ایمان کو بار بار نبی کریم ﷺ کے ساتھ ادب واحترام کا معاملہ کرنے کی تعلیم دی ہے۔ لہٰذا جب کوئی مسلمان آپ ﷺ کے یومِ ولادت کی خوشی میں سڑکوں پر نکلتا ہے تو اس کے لباس، گفتگو، چال ڈھال، آواز، طرزِ عمل اور باہمی معاملات سے بھی ادبِ مصطفیٰ ﷺ نمایاں ہونا چاہیے۔ اگر زبان پر نعت و درود ہو لیکن ہاتھ کسی مسلمان کو تکلیف پہنچا رہے ہوں، اگر لبوں پر محبتِ رسول ﷺ کے نعرے ہوں مگر راستہ چلنے والوں کے لیے اذیت پیدا کی جا رہی ہو، اگر جلوس کے نام پر شور وغوغا ہو اور نمازوں کے اوقات کی پروا نہ کی جائے تو ہمیں اپنے طرزِ عمل کا سنجیدگی سے محاسبہ کرنا چاہیے۔ خصوصاً نوجوانوں کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ عشقِ رسول ﷺ صرف جذباتی نعروں کا نام نہیں بلکہ اطاعت، اتباع، اخلاق، کردار اور سنتِ نبوی ﷺ سے وابستگی کا نام ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو پاکیزگی، نظم وضبط، حسنِ معاشرت، نرم گفتاری اور دوسروں کے حقوق کی رعایت کا درس دیا۔ اس لیے جلوسِ محمدی ﷺ میں شریک نوجوان اگر واقعی اپنے عشق کا اظہار کرنا چاہتے ہیں تو ان کا سب سے خوب صورت انداز یہ ہوگا کہ وہ باوضو، پاکیزہ لباس میں، درود وسلام کی کثرت کرتے ہوئے، نعتِ رسول ﷺ سنتے اور پڑھتے ہوئے، شائستگی اور متانت کے ساتھ جلوس میں شریک ہوں۔ ڈی جے اور بلند آواز کا استعمال اس موقع کی روح کو مجروح کرتا ہے۔ جلوسِ محمدی ﷺ ذکر ودرود، نعت وسیرت اور محبت وعقیدت کا مظہر ہونا چاہیے نہ کہ ایسا پروگرام جس میں شور، موسیقی، رقص اور بے ہنگم تفریح غالب آ جائے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوان اپنی توانائی اور جوش کو مثبت اور دینی سرگرمیوں میں صرف کریں۔ ڈی جے کے بجائے خوب صورت نعتیہ کلام، درود وسلام، سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کے پیغامات اور اصلاحی کلمات کو ذریعۂ اظہار بنایا جائے۔ اس سے جلوس کا ماحول بھی باوقار رہے گا اور اس کی دینی شناخت بھی برقرار رہے گی۔

یہ بھی ضروری ہے کہ جلوس میں ایسے نعرے نہ لگائے جائیں

جن سے کسی دوسرے مذہب، فرقے، جماعت یا فرد کی تحقیر ہوتی ہو۔ اسلام نے مسلمانوں کو زبان کی حفاظت کا درس دیا ہے۔ محبتِ رسول ﷺ کے اظہار کے لیے کسی دوسرے کی توہین ضروری نہیں۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ ہمیں حلم، بردباری، عفو و درگزر اور حسنِ اخلاق کی تعلیم دیتی ہے۔ اس لیے جلوس میں نعرے بھی ایسے ہوں جو محبت، ایمان، اتحاد اور عقیدت کی ترجمانی کریں۔ اشتعال انگیز، دل آزار یا نفرت پر مبنی نعرے جلوس کے مقصد کو کمزور کرتے ہیں اور مخالفین کو اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں غلط تاثر قائم کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ جلوس کے دوران راستوں، بازاروں، دکانوں، گھروں، اسپتالوں اور دیگر مقامات کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے۔ اسلام میں حقوق العباد کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ کسی مریض کی نیند میں خلل ڈالنا، کسی بزرگ کو پریشان کرنا، کسی طالب علم کی پڑھائی میں خلل پیدا کرنا، کسی دکاندار کے کاروبار میں غیر ضروری رکاوٹ ڈالنا یا سڑک کو اس طرح بند کر دینا کہ ایمبولینس اور دیگر ضروری گاڑیوں کی آمد و رفت متاثر ہو، محبتِ رسول ﷺ کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں۔ جلوس کے منتظمین کو راستوں کی منصوبہ بندی، نظم وضبط اور ہنگامی صورتِ حال کے لیے مناسب انتظامات پہلے سے کرنے چاہئیں تاکہ خوشی کا یہ موقع کسی دوسرے انسان کے لیے زحمت کا سبب نہ بنے۔ صفائی کا اہتمام بھی جلوسِ محمدی ﷺ کے ادب کا حصہ ہونا چاہیے۔ جلوس گزرنے کے بعد سڑکوں پر پلاسٹک کی بوتلیں، کھانے کے پیکٹ، کاغذات اور دیگر کچرا بکھرا رہ جائے تو یہ منظر ہمارے اجتماعی شعور پر سوالیہ نشان قائم کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے پاکیزگی اور صفائی کی ترغیب دی ہے۔ لہٰذا جلوس کے منتظمین اور نوجوان رضا کاروں کو چاہیے کہ وہ صفائی کا خصوصی انتظام کریں اور جلوس کے اختتام کے بعد راستوں کو صاف کرنے کی ذمہ داری بھی اپنے اوپر لیں۔ اگر جلوس سے پہلے راستے صاف کیے جائیں اور بعد میں بھی انہیں صاف چھوڑا جائے تو یہ ایک خوب صورت اسلامی نمونہ بن سکتا ہے۔ اسی طرح جلوس میں آتش بازی، خطرناک کرتب، موٹر سائیکلوں کی بے قابو ریس، وِن ویلنگ، تیز رفتاری، گاڑیوں سے لٹکنے یا کسی بھی ایسے عمل سے اجتناب لازم ہے جس سے جان و مال کو خطرہ لاحق ہو۔ شریعتِ اسلامیہ انسانی جان کو بڑی قدر وقیمت عطا کرتی ہے۔ چند لمحوں کی تفریح کے لیے اپنی یا دوسروں کی زندگی خطرے میں ڈالنا کسی بھی طرح عقل مندی نہیں۔ محبتِ رسول ﷺ کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کی جان وسلامتی کا بھی خیال رکھے۔

جلوس میں خواتین اور بچوں کی موجودگی کے حوالے سے بھی انتظامیہ اور منتظمین کو سنجیدہ منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ پردے، اختلاط، ازدحام اور غیر مناسب مناظر سے بچنے کے لیے مناسب انتظام ضروری ہے۔ بچوں کو محض ہجوم کا حصہ بنانے کے بجائے انہیں سیرتِ رسول ﷺ، درود وسلام، اخلاقِ نبوی ﷺ اور اسلامی آداب سے روشناس کرانا چاہیے۔ اگر نئی نسل کو صرف جلوس کی ظاہری رونق دکھائی جائے اور اس کے پسِ پشت موجود پیغام نہ سمجھایا جائے تو مقصد ادھورا رہ جائے گا۔ ہمیں بچوں اور نوجوانوں کو یہ بتانا ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے کا بہترین طریقہ آپ ﷺ کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں نافذ کرنا ہے۔

علماءِ کرام، آئمہ مساجد، دینی اداروں کے ذمہ داران اور جلوس کے منتظمین پر بھی ایک اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ انہیں نوجوانوں کی قوت، جوش اور جذبے کو صحیح رخ دینا چاہیے۔ محض یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ڈی جے نہ بجاؤ یا خرافات سے بچو؛ بلکہ اس کے متبادل کے طور پر ایک باوقار، منظم اور روح پرور ماحول فراہم کرنا بھی ضروری ہے۔ جلوس کے راستے میں سیرتِ نبوی ﷺ کے مختصر پیغامات، درود وسلام، نعتیہ کلام، اصلاحی گفتگو اور اسلامی تعلیمات کے بینر و پوسٹر لگائے جا سکتے ہیں۔ اس طرح جلوس محض ایک ہجوم نہیں رہے گا بلکہ ایک متحرک دعوتی و اصلاحی پیغام بن جائے گا۔ نوجوان اس معاملے میں سب سے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ آج کا نوجوان ٹیکنالوجی، سوشل میڈیا اور جدید ذرائعِ ابلاغ سے وابستہ ہے۔ وہ چاہے تو جلوسِ محمدی ﷺ کی ایسی تصویر دنیا کے سامنے پیش کر سکتا ہے جس میں محبت، عقیدت، نظم، پاکیزگی اور اسلامی تہذیب نمایاں ہو۔ سوشل میڈیا پر ایسی ویڈیوز اور تصاویر نشر کی جائیں جن میں درود وسلام، نعت، سیرت اور حسنِ اخلاق کا پیغام ہو۔ ایسے مناظر سے اجتناب کیا جائے جو مذہبی وقار کے بجائے تماشے اور تفریح کا احساس پیدا کریں۔ کیونکہ آج جلوس کا ہر منظر چند لمحوں میں ہزاروں لوگوں تک پہنچ سکتا ہے، اس لیے ہر شریک کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ وہ اپنے عمل کے ذریعے اپنے مذہب اور اپنی جماعت کی نمائندگی کر رہا ہے۔ جلوس کے دوران نمازوں کا اہتمام سب سے مقدم ہونا چاہیے۔ کوئی ایسا پروگرام، اجتماع یا جلوس جس کی وجہ سے نماز قضا ہو جائے، اسلامی ترجیحات کے اعتبار سے قابلِ غور ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت کا حقیقی تقاضا یہی ہے کہ آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی پابندی کی جائے۔ اگر جلوس کا وقت نماز سے متصادم ہو تو منتظمین کو ایسی حکمتِ عملی اختیار کرنی چاہیے کہ شرکائے جلوس باجماعت نماز ادا کر سکیں۔ راستے میں مناسب مقامات پر نماز کی سہولت، وضو کے انتظامات اور اوقات کی پابندی اس مبارک اجتماع کے حسن میں اضافہ کرے گی۔ اسی طرح جلوس میں مالی اسراف سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔ اگر بے شمار رقم صرف شور، نمائش، غیر ضروری آرائش اور چند لمحوں کی تفریح پر صرف کرنے کے بجائے غریبوں، یتیموں، بیواؤں، طلبہ اور ضرورت مندوں کی مدد پر خرچ کی جائے تو یہ محبتِ رسول ﷺ کے ایک نہایت خوب صورت عملی پہلو کی صورت اختیار کر سکتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ رحم وکرم، سخاوت، مواسات اور انسانیت نوازی سے معمور ہے۔ لہٰذا میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں کسی ضرورت مند کے گھر چولہا جلانا، کسی طالب علم کی تعلیمی ضرورت پوری کرنا یا کسی محتاج کی مدد کرنا بھی ہمارے جشن کو معنویت عطا کرتا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم محبتِ رسول ﷺ کو کس زاویے سے سمجھتے ہیں۔ اگر محبت صرف نعروں، جھنڈوں، جلوسوں اور ظاہری مظاہر تک محدود ہو جائے اور ہمارے کردار میں صداقت، امانت، عدل، رحم، عفو، حیا اور حسنِ اخلاق پیدا نہ ہو تو ہمیں اپنے دعوائے محبت پر غور کرنا ہوگا۔ رسولِ اکرم ﷺ نے انسانوں کو کردار کی بلندی عطا کی، معاشرے کو ظلم وجہالت سے نکالا، کمزوروں کے حقوق کی حفاظت کی اور اخلاقی انقلاب برپا کیا۔ اس لیے جلوسِ محمدی ﷺ کا سب سے بڑا پیغام یہی ہونا چاہیے کہ ہم اپنے محبوب نبی ﷺ کی سیرت کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں۔

امسال اگر جلوسِ محمدی ﷺ کو واقعی وقار، تقدس اور دینی شعور کے ساتھ نکالنا ہے تو ہر شریک کو اپنے دل میں یہ عہد لے کر نکلنا چاہیے کہ وہ کسی کو تکلیف نہیں دے گا، کسی کی تحقیر نہیں کرے گا، راستہ مسدود نہیں کرے گا، نماز ترک نہیں کرے گا، فضول خرچی نہیں کرے گا، شور وشغب اور بے ہنگم تفریح سے بچے گا، ڈی جے اور غیر مناسب موسیقی سے اجتناب کرے گا، صفائی کا خیال رکھے گا اور سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کے اخلاقی پیغام کو عام کرے گا۔ یہی وہ طرزِ عمل ہے جس سے جلوس کی ظاہری رونق باطنی نور میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ جلوسِ محمدی ﷺ ہماری عقیدت کا مظہر ضرور ہو، لیکن اس کے ساتھ ہماری ذمہ داری کا آئینہ بھی ہونا چاہیے۔ ہمارے نعرے ہماری زبان کی پاکیزگی کی گواہی دیں، ہماری صفیں ہمارے اتحاد کا منظر پیش کریں، ہمارا نظم ہماری تربیت کا ثبوت بنے، ہماری صفائی ہمارے اسلامی شعور کو ظاہر کرے، ہماری نماز ہماری اطاعت کا اعلان کرے اور ہمارا اخلاق سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کی جھلک دکھائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو یہ جلوس محض ایک سالانہ رسم نہیں رہے گا بلکہ معاشرے میں اصلاح، اتحاد، محبت اور دینی بیداری کا ذریعہ بن جائے گا۔ محبتِ مصطفیٰ ﷺ دنیا کی سب سے عظیم نعمتوں میں سے ہے، مگر اس نعمت کا حق یہ ہے کہ اسے ادب واطاعت کے ساتھ نبھایا جائے۔ امسال جلوسِ محمدی ﷺ کا منظر ایسا ہونا چاہیے کہ دیکھنے والا بے اختیار کہہ اٹھے کہ یہ کسی عام جشن کا ہجوم نہیں بلکہ اپنے محبوب نبی ﷺ سے والہانہ محبت رکھنے والی ایک باوقار امت کا اجتماع ہے۔ جہاں شور کے بجائے درود کی صدائیں ہوں، تماشے کے بجائے سیرت کا پیغام ہو، خرافات کے بجائے عبادت واطاعت کا جذبہ ہو، نمائش کے بجائے اخلاص ہو، اور جوش کے ساتھ شعور بھی ہو۔ یہی جلوسِ محمدی ﷺ کا حقیقی حسن ہے، یہی اس کا وقار ہے اور یہی ادبِ رسول ﷺ کا تقاضا بھی۔

نیپال حکومت سخت ہندوتوا وادی کے خلاف ایکشن

ڈاکٹر عبداللہ فیصل

نیپال واقعی ایک حسین ترین اور دلکش سرسبز وشاداب پہاڑی ملک ہے پہاڑوں کے دامن میں بسا ہوا ایک خوبصورت ملک جو اپنی بے مثال قدرتی خوبصورتی وحسن ، بلند و بالا پہاڑوں اور قدیم ثقافت کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ومعروف ہے۔ نیپال ہی میں اہم خوبصورت ماؤنٹ ایورسٹ دنیا کا سب سے اونچا پہاڑ واقع ہے۔ پوکھرا جیسا سندر وحسین جھیلوں اور سرسبز وشاداب وادیوں والا خوبصورت شہر موجود ہے جو سیاحوں کے لئے جاذب نظر ہے، لمبنی بدھ مت کے بانی کا تاریخی اور مقدس جائے پیدائش جو طویل باغات وپھولوں سے مزین عالیشان کیفے ہوٹلس اور کچھ تاریخی بلند وبالا عمارتیں دعوت نظارہ دیتی ہیں سیاحت کے لئے دلچسپی پیدا کرتی ہیں کاٹھمنڈو جو نیپال کی راجدھانی ہے ثقافتی ورثے اور قدیم مندروں والی تاریخی عمارتیں پائی جاتی ہیں یہ ہمالیہ کی گود میں بسا ایک انمول رتن ہے۔ کاٹھمنڈو صرف لکڑی کا منڈپ نہیں یہ ہماری ہمالیہ میں ایک خوب صورتی کی مثال ہے پہاڑوں کے دامن میں واقع ایک خوبصورت ملک ہے، اور اس کے ثقافتی، جغرافیائی اور روایتی تنوع کو دیکھنے کے لیے ہر سال ہزاروں سیاح آتے ہیں اور سیاحت کا لطف لیتے ہیں ایک خوبصورت، پہاڑی، تاریخی اور ثقافتی جو قدرتی طور پر مالا مال ہے سرکاری زبان نیپالی ہے دیگر قومیں ہندی اور اردو زبانیں استعمال کرتی ہیں نیپال کے ترائی وسرحدی علاقے میں بسنے والے ہندو مسلم سب بھوجپوری بولتے ہیں۔ نیپال ایک ترقی یافتہ ملکوں میں شمار ہونے لگا تھا گلف وسعودی عرب میں کام کرنے والے ہندو مسلمان کے اندر خوشحالی آ گئی تھی سڑکیں انتہائی دیدہ زیب صاف وشفاف پانی کافی مقدار میں پایا جاتا ہے ٹیبویل سے قدرتی طور پر پانی ہمیشہ نکلتا رہتا ہے کپل وستو ودیگر اضلاع میں ہم آسانی کے ساتھ ہم دیکھ سکتے ہیں نکلتے ہوئے ٹیبویل سے پانی روزمرہ نیپال کے جنوب میں سرحدی شہر میں ایک مسجد پر ہندوؤں کے حملے اور غنڈہ گردی کے بعد امن وامان کی صورت حال

میں بگاڑ پیدا ہوا ہے اور سماجی ومعاشی زندگی متاثر ہوئی ہے نفرت تشدد نے ایسا رخ اختیار کر لیا ہے آگ زنی لوٹ مار مسلمانوں کے گھروں پر مسلح ہتھیار لاٹھی ڈنڈے سے حملہ کیا گیا ہندوتوا وادی اور بجرنگ دل کے غنڈوں نے کچھ ایام کے لئے ہندستان جیسا ماحول پیدا کر دیا تھا جیسے کنٹرول سے باہر ہو مسجدوں پر حملے اور آگ لگانا جیسے وارادات ہوئیں جس کے بعد مسلمانوں نے احتجاج کیا۔ تو اس احتجاج کو روکنے کے لیے ہندو بھی سڑکوں پر نکل آئے۔ ماحول انتہائی کشیدہ بن گیا تھا نفرت وتشدد پھیلانے والی تنظیمیں اور شدت پسند عناصر کی شناخت کر کے حکومت ان کو سزا دے رہی ہے جو افراد ملوث تھے ان کو گرفتار کر کے جیل کی سلاخوں میں ڈالا جا رہا ہے نیپال حکومت کے وزیر داخلہ اپنے بیان میں کہا ہے جو ہمارے ملک نیپال میں ہوا ہے اس سے کافی دکھی ہیں، اگر کوئی مجرم پایا گیا تو سخت ایکشن لیا جاے گا اس وقت صورت حال کو قابو میں رکھنے کے لیے ضلعی انتظامیہ نے کرفیو نافذ کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ جس کے تحت کسی کو بھی گلیوں اور سڑکوں پر نکلنے کی اجازت نہیں دی گئی یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ ضلع بھر میں احتجاج اور اجتماعات پر پابندی لگا دی گئی ہے حکومت نیپال سخت حکم نامہ جاری کر دیا ہے کی مجرمین کو بخشا نہیں جائے گا کرفیو کے لیے جاری کردہ حکم نامے میں کہا گیا ہے کرفیو کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سیکیورٹی فورسز گولی مار سکیں گی۔ مسجد پر ہندوؤں کی طرف سے حملے کے انتہائی واقعے کے بعد شہر میں احتجاج کو روکنے کے لیے پولیس اہلکار گلیوں میں گشت کر رہے ہیں۔ کرفیو کا یہ نفاذ نیپالی دارالحکومت کٹھمنڈو سے 130 کلومیٹر دور جنوب میں واقع شہر بیرگنج میں لگایا گیا ہے۔ یہ ضلع کافی حساس ہے خوردنی اشیاء کی درآمد کے حوالے سے اہم ہے یہ شہر نیپال و بھارت کے درمیان تجارت کے حوالے سے بھی اہم ہے لوگ اپنی روزمرہ کی استعمال کی جانے والی اشیاء کی خرید وفروخت کرتے دونو ملکوں کے عوام کافی تعداد میں آتے جاتے ہیں اور لین دین بھی عام ہے۔ لیکن اچانک ہندوتوا وادی دہشت گردوں نے مسجد پر ہندوؤں کے گروہ نے اس شہر کے نزدیکی ٹاؤن میں حملہ کیا اور توڑ پھوڑ کی۔ کئی گھر جلائے گئے دوکانو ں ومکانوں کو نذر آتش کیا گیا جس کے بعد بیرگنج میں مسلمانوں نے بھی احتجاج شروع کیا۔ تاکہ مسجد کے خلاف انتہا پسند ہندوؤں کی غنڈہ گردی کو اجاگر کر سکیں اور ان کو جواب دے سکیں، مسلمانوں کے اس احتجاج کے ساتھ ہی ہندو بھی سڑکوں پر نکل آئے اور دونوں طرف سے احتجاج کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ خدشہ ہو گیا تھا کی فساد مزید طول پکڑ لے گا اور نقصانات ملک نیپال کو ہوگا دونوں دھڑوں کے درمیان کسی بڑے تصادم کی اطلاع نہیں ملی ہے اور نہ ہی کسی شہری کے زخمی ہونے کی اطلاع سامنے آئی ہے، البتہ فسادات روکنے والی پولیس کے ساتھ دھکم پیل کے واقعات کی اطلاع سامنے آئی ہے جو شیلے نواجوانوں کے ذریعہ یہ واردات ہوئیں ہندو اکثریت کے اس ملک نیپال میں مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان تصادم کے واقعات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ بہت خوشگوار ماحول تھا لیکن ہندستام کے بگڑتے حالات ہندو مسلم میں منافرت کشیدگی سے ہند نژاد ہندوؤں کے اندر نفرت پیدا ہوئی اور اس کا اثر یہ ہوا کی کئی وارداتیں انجام پائیں اور سرحدوں پر بسے ہوئے ہندوؤں کے اندر نفرت تعصب تنگ نظری کوٹ کوٹ کر بھری جا رہی ہے۔ مسلمانوں کی زیادہ تر آبادی سرحدی علاقوں میں نیپال کے جنوب میں پائی جاتی ہے۔ حکومت نیپال کو چاہئے کی سرحدوں پر بسے ہوءے ہندوؤں کی نقل وحرکت پر نظر رکھے اور جو خاطی مجرمین کسی بھی جرم ملوث پائے جائیں تو ان کے خلاف سخت کاروائی کی جائے چاہے وہ کسی بھی دھرم ومذہب کا ماننے والا، ہو ملک جب انصاف ہوگا تو ملک ترقی کرے گا نا انصافی تنزلی وزوال وانحطاط کا سبب ہوگا۔

غزل

ملے مجھ کو غم سے فرصت تو سناؤں وہ فسانہ
کہ ٹپک پڑے نظر سے مئے عشرت شبانہ

یہی زندگی مصیبت یہی زندگی مسرت
یہی زندگی حقیقت یہی زندگی فسانہ

کبھی درد کی تمنا کبھی کوشش مداوا
کبھی بجلیوں کی خواہش کبھی فکر آشیانہ

مرے قہقہوں کی زد پر کبھی گردشیں جہاں کی
مرے آنسوؤں کی رو میں کبھی تلخئ زمانہ

مری رفعتوں سے لرزاں کبھی مہر و ماہ و انجم
مری پستیوں سے خائف کبھی اوج خسروانہ

کبھی میں ہوں تجھ سے نالاں کبھی مجھ سے تو پریشاں
کبھی میں ترا ہدف ہوں کبھی تو مرا نشانہ

جسے پا سکا نہ زاہد جسے چھو سکا نہ صوفی
وہی تار چھیڑتا ہے مرا سوز شاعرانہ

معین احسن جذبی

مرے اللہ نے ہر عسر میں اک یسر رکھا ہے

محمد ہاشم خان

کل پیر ارام لال میں جو کچھ ہوا وہ انتہائی افسوسناک تھا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اسے ٹالا جا سکتا تھا لیکن حسبِ روایت ہمارے مناقشانہ مزاج نے ایسا ہونے نہیں دیا۔ اور پھر جب کسی ظلم میں غیروں کے ساتھ ساتھ اپنے بھی شریک ہوں تو یہ درد حد سے سوا ہو جاتا ہے کہ اب دو ماتم ایک ساتھ کرنے ہوں گے؛ غیروں کی خصومت وعداوت کا اور اپنوں کی جہالت ومنافقت کا ماتم۔ یہ سانحہ ہمارے عزیز دوست ڈاکٹر جاوید چودھری کے گاؤں کا ہے۔ اور کل سے وہ انتہائی رنجیدہ ہیں، انہوں نے مکتب کی تعلیم یہیں سے حاصل کی تھی، یہ مکتب اور اس کے در ودیوار، یہ چوکھٹ اور محراب، یہ طاقچہ اور بازیچہ، یہ صحن اور میدان، یہ خشت اور یہ خاک سب ان کی طفلانہ شوخیوں اور شرارتوں کے گواہ رہے ہیں۔ ڈاکٹر جاوید محض ایک مثال ہیں، ایسے ہزاروں لوگ ہیں جو اس وقت رنجور ومغموم ہیں۔ ظاہر ہے کہ جن لوگوں کے لیے مدرسہ محض اینٹ، گارا اور چھت نہیں بلکہ ان کی اجتماعی یادداشت کا ایک حصہ ہو، ان کے لیے یہ منظر دیکھنا آسان نہیں رہا ہوگا۔ غم ہوگا، یقیناً ہوگا، اضطراب ہوگا، غصہ اور حزن وملال ہوگا اور فطری طور پر یہ خواہش بھی ہوگی کہ اس نقصان کا ازالہ کیسے کیا جائے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ سانحہ ضلع سدھارتھ نگر کی امیر ترین تحصیل ڈومریا گنج میں پیش آیا ہے جہاں کے مسلمان انتہائی خوش حال، تعلیم یافتہ اور باشعور ہیں، وہ اپنے علاوہ کسی کو کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں، اس برخود غلط اڑیل دہقانی مزاج کے معاملے میں وہ بالکل اعظم گڑھی ہیں لیکن افسوس کہ وہ اپنے برتر (بدتر نہیں) شعور کا مظاہرہ نہیں کر سکے، امید ہے کہ اب وہ اپنے اس ہذیانی خمار سے باہر نکل گئے ہوں گے۔ جو ہوا اس کا ماتم اپنی جگہ پر، اب اصل سوال یہ ہے کہ اس کے بعد کیا؟ بی جے پی کو اسٹیٹمنٹ دینا تھا دے دیا۔ مدرسے کو مسمار کرنا تھا کر دیا، سرکاری مشینری نے جن سنگھی ہونے کا ثبوت دینا تھا دے دیا۔ ضلع سدھارتھنگر کے مسلمانوں کو پیغام دینا تھا دے دیا۔ اب اس کے بعد کیا؟ لیکن رکیے اور سوچیے! کیا کسی عمارت کے گرنے کا واحد جواب ماتم ہے؟ کیا ملبے کا مقدر صرف یہ ہے کہ اس پر بیٹھ کر مرثیہ پڑھا جائے؟ کیا تاریخ میں عمارتیں صرف اس لیے تعمیر ہوتی ہیں کہ ایک دن کوئی انہیں گرا دے اور پھر ان کے ملبے پر بیٹھ کر آنے والی نسلوں کو بتائے کہ دیکھو، کبھی یہاں ایک مدرسہ ہوا کرتا تھا؟ نہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر ہم نے تاریخ سے کچھ نہیں سیکھا۔ خیال رہے کہ مدرسہ گرا ہے، مدرسہ ختم نہیں ہوا ہے۔ یہ فرق سمجھنے کی ضرورت ہے۔ عمارت منہدم ہوئی ہے، روایت نہیں۔ دیوار گری ہے دستار نہیں، چھت گئی ہے لیکن سائبان نہیں، وہ عزم موجود ہے جس نے 1968 سے اب تک کئی نسلوں کی آبیاری کی ہے۔ اینٹیں اٹھا کر کہیں اور لے جائی جا سکتی ہیں، لیکن کسی قوم کی اجتماعی یادداشت کو ٹرک میں لاد کر کہیں اور ڈمپ نہیں کیا جا سکتا اور شاید یہی وہ مقام ہے جہاں ہمیں اس واقعے کو ایک دوسرے زاویے سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ سانحہ ہے، یقیناً ہے، انتہائی افسوسناک ہے، یقیناً ہے۔ لیکن ہر سانحہ صرف سانحہ نہیں ہوتا۔ بعض سانحے قوموں کو ان کی اپنی مخفی امکانی طاقت سے متعارف کراتے ہیں۔ بعض اوقات تاریخ ایک چھوٹی سی عمارت گرا کر اس کے ملبے پر کھڑی ہوتی ہے اور پوچھتی ہے کہ تمہارے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟ تعمیرِ نو کی صلاحیت ہے؟ تم ققنس ہو؟ اپنی راکھ سے دوبارہ جنم لے سکتے ہو؟ یہ تخریب ہے، اس کے خمیر سے کوئی خرابہ آباد کر سکتے ہو؟ اگر ایسا کر سکتے ہو تو مایوس مت ہو، ہمارا شکریہ ادا کرو کہ ہم نے تمہارے اندر کے مجہول ومطمئن انسان کو اس سے بھی زیادہ بڑا کام کرنے کے لیے جھنجھوڑ دیا ہے۔ ہم نے تمہارے خرمنِ حیات میں برق شرر خیز کو موجزن کر دیا ہے، اب جہاں تک چاہو روشنی بکھیر سکتے ہو، یہ تمہارے ظرف، قوت اور تخیل پر منحصر ہے۔ یہی اصل سوال ہے اور یہی اصل پیغام بھی۔ اور افسوس یہ ہے کہ ہم عموماً اس سوال سے حتی المقدور گریز کرتے ہیں۔ اس وقت ہمیں اپنی طاقت کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اس تخریب کو تعمیر میں بدل سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر کوئی ایک مدرسہ گرا دے اور ہم اس کے جواب میں دس نئے مدرسے قائم کر دیں تو کیا یہ ہماری شکست ہے؟ یقیناً نہیں۔ اگر کسی نے ایک عمارت ملبے میں تبدیل کر دی اور ہم اسی ملبے سے اس سے کہیں بڑا ادارہ تعمیر کر دیں تو پھر ملبہ کس کا ہوا اور شکست کس کی؟ اگر ایک مدرسہ ختم کیا گیا اور اس کے جواب میں ایک ایسا تعلیمی مرکز قائم ہو گیا جہاں قرآن وحدیث کے ساتھ انگریزی، ریاضی، سائنس، کمپیوٹر، قانون اور جدید علوم بھی پڑھائے جانے لگے، جہاں سے صرف حافظ اور عالم نہیں بلکہ ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، استاد، صحافی اور محقق بھی نکلنے لگے، تو پھر تاریخ کس کو یاد رکھے گی؟ اسے جس نے عمارت گرائی؟ یا اسے جس نے ملبے سے ادارہ کھڑا کر دیا؟ تاریخ کا مزاج بڑا عجیب ہے۔ وہ فاتح کے نام ضرور لکھتی ہے لیکن ہمیشہ طاقتور کو فاتح نہیں مانتی۔ کبھی کبھی شکست خوردہ آدمی تاریخ کا سب سے بڑا فاتح نکل آتا ہے، بشرطیکہ وہ شکست کے بعد دوبارہ کھڑا ہونا جانتا ہو۔ عبدالرحمن الداخل کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ ایک دمشق ہاتھ سے نکلا تو اسپین کو دوسرا دمشق بنا دیا۔ کسی نے ایسا سوچا تھا؟ یقیناً نہیں۔ لیکن ایسا ہوا اور تاریخ نے دیکھا اور اس پر فخر بھی کیا۔ پیر ارام لال کے مدرسے کا سب سے بڑا سبق شاید یہی ہے۔ ہمیں صرف یہ نہیں سوچنا ہے کہ مدرسہ دوبارہ کیسے بنے گا۔ گاؤں کے لوگوں نے اپنے عزم کا اظہار کر دیا ہے کہ مدرسے کو جتنی زمین چاہیئے وہ لے لیں۔ پس اب یہ سوچنا ہے کہ اس بار مدرسہ پہلے سے بہتر کیسے بنے گا۔ 1968 میں جو ضرورت تھی، اب وہ نہیں ہے۔ اس وقت شاید ایک عمارت کافی تھی۔ آج ایک مکمل تعلیمی ادارہ چاہیے۔ ایسا مدرسہ جہاں قرآن کی تعلیم ہو مگر دنیا سے بے خبری نہ ہو۔ جہاں حدیث پڑھائی جائے مگر جدید قانون سے اعراض نہ کیا جائے۔ ایک ایسا مدرسہ جہاں بچے دین و دنیا دونوں سیکھیں اور یہ بھی جانیں کہ اپنے حقوق کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے۔ ایسا مدرسہ جو صرف نماز کے اوقات نہ بتائے بلکہ اپنے طلبہ کو وقت کی قدر بھی سکھائے۔ ایسا ادارہ جو صرف ماضی پر فخر نہ کرے بلکہ مستقبل بنانے کی صلاحیت بھی پیدا کرے۔ اگر یہ ہو گیا تو پھر پیر ارام لال کا ملبہ ہمارے لیے ماتم نہیں رہے گا، ایک نقطۂ آغاز بن جائے گا۔ ایک اور بات بھی یاد رکھنے کی ہے۔ اس واقعے کا جواب نفرت نہیں ہونا چاہیے۔ اس لیے نہیں کہ ہمیں غصہ نہیں آیا ہے اور آنا بھی چاہیے۔ بلکہ اس لیے کہ نفرت تعمیر نہیں کرتی۔ وہ صرف دیوار کھڑی کرتی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ کچھ لوگ اس وقت صرف یہ سننا چاہتے ہیں کہ یہ ظلم ہے، زیادتی ہے، ناانصافی ہے اور اس کے خلاف شدید احتجاج ہونا چاہیے۔ بالکل ہونا چاہیے، لیکن احتجاج اختتام نہیں ہونا چاہیے۔ احتجاج آغاز ہونا چاہیے۔ اگر احتجاج کے بعد مدرسہ پہلے سے بڑا نہیں بنتا، اگر اس کے بعد قانونی نظام بہتر نہیں ہوتا، اگر اس کے بعد ادارہ جاتی انتظام مضبوط نہیں ہوتا، اگر اس کے بعد سیاسی نمائندگی زیادہ مؤثر نہیں ہوتی، اگر اس کے بعد اگلی نسل پہلے سے زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہوتی تو پھر ہم نے صرف اپنے غصے کا اخراج کیا ہے، مسئلہ حل نہیں کیا۔ اور قومیں غصے کے اخراج سے نہیں، مسائل کے حل سے زندہ رہتی ہیں۔ پس آج اس ملبے کو صرف ملبہ مت دیکھیے۔ اسے ایک سوال سمجھئے۔ اور اس سوال کا جواب تقریر سے نہیں، تعمیر سے دیجیے۔ اور تخریب کا یہی سب سے شاندار جواب ہے۔

مرے اللہ نے ہر عسر میں اک یسر رکھا ہے
کہ چھٹ جاتے ہیں جب بادل، شفق لہرانے لگتی ہے

راجستھان: سی جے پی ٹیم پر حملہ
سرکاری اسکول کے بھینسوں کے باڑے میں چلنے کا دعویٰ

راجستھان میں خستہ حال سرکاری اسکولوں کے خلاف چلائی جارہی ''اسکول ٹھیک کرو'' مہم کے دوران سی جے پی کی ٹیم پر حملہ ہوگیا۔ سی جے پی لیڈر آشتوتوش رانکا نے الزام لگایا کہ اسکول کو بھینسوں کے باڑے میں چلایا جارہا ہے اور حملہ سیاسی سرپرستی میں کیا گیا۔ راجستھان کے دارالحکومت جے پور کے قریب کنور پورہ، رام پورہ میں جمعہ کو ایک سرکاری اسکول کے دورے کے دوران کاکروچ جنتا پارٹی (CJP) کے وفد پر حملہ کیا گیا۔ سی جے پی کے لیڈر آشتوتوش رانکا نے دعویٰ کیا کہ یہ اسکول گزشتہ کئی برسوں سے بھینسوں کے باڑے میں چلایا جارہا ہے۔ رانکا نے ایکس پر اپنی ایک پوسٹ میں لکھا کہ جب وہ اور سی جے پی کی ٹیم اسکول کا معائنہ کرنے وہاں پہنچی تو ''بیرونی افراد'' کے ایک گروپ نے ان پر حملہ کردیا۔ انہوں نے لکھا، ''آج تمام حدیں پار کردی گئی ہیں۔ یہ اسکول کئی برسوں سے بھینسوں کے باڑے میں چل رہا ہے۔ جب ہماری ٹیم معائنے کیلئے اسکول پہنچی تو ہماری گاڑیوں پر حملہ کیا گیا، شیشے توڑ دیئے گئے اور پتھر برسائے گئے۔ پتھروں سے بھرے ٹیوبوں کے ذریعے ہماری ٹیم کے ارکان کو مارا گیا۔ میرے کپڑے پھاڑ دیئے گئے۔'' سی جے پی نے اس واقعے کیلئے راجستھان کے اسکولی تعلیم کے وزیر اور رام گنج منڈی سے بی جے پی کے رکن اسمبلی مدن دلاور کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ رانکا نے لکھا، ''یہ حملہ مدن دلاور کے حکم پر کیا گیا۔ انہیں اس بات سے کوئی مسئلہ نہیں کہ بچے بھینسوں کے باڑے میں تعلیم حاصل کریں، لیکن انہیں اس بات سے مسئلہ ہے کہ اسکول کی حالت بہتر کی جائے۔ آپ کے اقدامات نے راجستھان کو شرمندہ کیا ہے۔ یہ غنڈہ گردی ہمیں خوف زدہ نہیں کرے گی۔ اسکولوں کی مرمت کرنی ہی ہوگی۔'' سی جے پی لیڈر نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ کارکنوں پر حملے کے دوران راجستھان پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ رانکا کا کہنا ہے کہ انہوں نے ایک سال قبل بھی اس اسکول کا دورہ کیا تھا اور اس وقت بھی اسکول کی حالت ایسی ہی تھی۔ سی جے پی جو طلبہ کے احتجاج کے دوران قائم ہوئی تھی، نے ۱۵؍ اگست کو ''اسکول ٹھیک کرو'' مہم شروع کی تھی۔ مہم شروع ہونے کے بعد سے ہندوستان کے چھوٹے شہروں اور دیہات کے طلبہ نے سی جے پی کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر اپنے علاقوں کے اسکولوں کی تصاویر اور ویڈیوز بڑی تعداد میں شیئر کی ہیں اور سی جے پی سے اپنی ٹیمیں بھیجنے کی درخواست کی ہے۔ مغربی بنگال کے بانکوڑہ ضلع کے اندااس سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کے والد پر بھی اس وقت حملہ کیا گیا تھا جب ان کے بیٹے نے اپنے گاؤں کے اسکول کی ویڈیو شیئر کی تھی۔ بعد میں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسے۔ مذکورہ نوجوان نے دہلی کے جنتر منتر پر سی جے پی کے احتجاج میں بھی شرکت کی تھی۔ رانکا نے جے پور سے اپنی اسکولی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آئی آئی ٹی کانپور میں تعلیم حاصل کی اور بعدازاں لندن اسکول آف اکنامکس گئے۔ کچھ روز قبل انہوں نے کہا تھا کہ راجستھان میں ۸۴؍ ہزار خستہ حال کلاس رومز موجود ہیں۔ رانکا نے لکھا، ''حکومت کو بتانا چاہئے کہ وہ ان کی مرمت کب تک مکمل کرے گی۔ تب تک ہم رکنے والے نہیں ہیں۔'' اسکول ٹھیک کرو مہم شروع ہونے کے ایک دن بعد رانکا نے کہا تھا کہ انہیں جے پور، اجمیر، جودھپور، دھولپور، بھرت پور، کوٹا، باڑمیر اور ہنومان گڑھ سے اسکولوں کے خستہ حال بنیادی ڈھانچے کی شکایات موصول ہوئی ہیں اور وہ ان علاقوں کا دورہ کریں گے۔ راجستھان جانے سے قبل رانکا نے ریاستی وزیر مدن دلاور کو چیلنج کیا تھا کہ وہ اپنی مدتِ کار میں تعمیر کئے گئے ۱۰ ''شاندار'' اسکولوں کے نام بتائیں۔ سی جے پی کے دورے کے اعلان کے بعد راجستھان کے محکمۂ تعلیم نے ایک سرکلر جاری کیا، جس میں اسکول کے احاطے میں بیرونی افراد کے داخلے پر پابندی عائد کرنے کے ساتھ فوٹوگرافی، ویڈیوگرافی، انٹرویوز اور لائیو اسٹریمنگ پر بھی پابندیاں عائد کردی گئیں۔

بھارت خلائی شعبے میں عالمی ہنر کا مقناطیس بن سکتا ہے
نئی دہلی کے اس علاقے میں عید کے دن سخت پولیس بندوبست رہا

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کو ہندوستان کی نجی خلائی صنعت پر زور دیا کہ وہ مختلف شعبوں میں خلائی ٹیکنالوجیز کے وسیع تر استعمال کو تلاش کرے، یہ کہتے ہوئے کہ یہ ملک عالمی ہنر، کمپنیوں اور خلائی شعبے میں سرمایہ کاری کے لیے ایک مقناطیس بن سکتا ہے۔ انہوں نے یہ تبصرہ آج سیوا تیرتھ میں 20 خلائی اسٹارٹ اپس کے سی ای اوز اور بانیوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے خلائی کمپنیوں اور زراعت اور ماحولیاتی تحفظ جیسے شعبوں کے درمیان زیادہ تعاون پر زور دیا۔ وزیر اعظم نے خلائی کمپنیوں کی حوصلہ افزائی کی ہے کہ وہ اپنی موجودہ ایپلی کیشنز سے ہٹ کر دیکھیں اور اس بات پر توجہ دیں کہ ان کی ٹیکنالوجیز لوگوں کی زندگیوں کو کیسے بہتر بنا سکتی ہیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ خلائی ملبے پر کام کرنے والی کمپنیاں ماحولیاتی تنظیموں کے ساتھ تعاون کر سکتی ہیں، جبکہ زراعت کے لیے خلائی ٹیکنالوجیز تیار کرنے والی کمپنیاں زرعی یونیورسٹیوں اور محکموں کے ساتھ مل کر کسانوں کو بہتر باخبر فیصلے کرنے اور پیداوار کو بہتر بنانے میں مدد کر سکتی ہیں۔ انہوں نے ایک ایسے ماحولیاتی نظام کی تخلیق پر بھی زور دیا جہاں ''جب دنیا خلا کے بارے میں سوچتی ہے، تو وہ ہندوستان کی طرف دیکھتی ہے''، یہ کہتے ہوئے کہ ملک کا خلائی شعبہ عالمی ہنر، کمپنیوں اور سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے مقناطیس کے طور پر کام کر سکتا ہے۔ سی ای اوز اور بانیوں نے ہندوستان کی نجی خلائی صنعت کی تیز رفتار ترقی پر روشنی ڈالی اور کہا کہ دنیا بھر کی کمپنیاں ہندوستان کے ابھرتے ہوئے خلائی شعبے کی طرف سے تیار کردہ ٹیکنالوجیز کو اپنانے اور فائدہ اٹھانے میں بڑھتی ہوئی دلچسپی ظاہر کر رہی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ خلائی شعبے کو نجی شراکت کے لیے کھولنے سے صنعت کے لیے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں اور حکومت کی جانب سے ملنے والے تعاون کی تعریف کی۔ سٹارٹ اپ نے متنوع شعبوں کی نمائندگی کی جن میں راکٹ اور دوبارہ قابل استعمال سیمی کریوجینک لانچ وہیکلز، ایویونکس، سیٹلائٹ، جدید پروپلشن سسٹم، خلائی اور دفاعی ذہانت، خلائی ملبہ ہٹانا اور اے آئی سے چلنے والے ہائپرلوکل موسم اور موسمیاتی انٹیلی جنس شامل ہیں۔ پی ایم مودی نے خلائی شعبے کے رہنماؤں کو ایک نئے علاقے میں قیادت کرنے کے لیے مبارکباد دی، کہا کہ صنعت کی طرف سے دکھائے جانے والے اعتماد نے اس شعبے کو نجی شراکت کے لیے کھولنے کے پیچھے نظریے کو مضبوط کیا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ بہت سے ممالک یا تو خلائی شعبے میں سرمایہ کاری نہیں کر سکتے یا ایسا کرنے کی خواہش نہیں رکھتے، ہندوستان کو عالمی خلائی شعبے میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کا ایک موقع فراہم کرتے ہیں۔

بھارت کا میری ٹائم سیکٹر ۲۰۴۷ء تک وکست اور
آتم نربھر بھارت کا اینکر بن گیا ہے: سربانند سونووال

پارادیپ: بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے مرکزی وزیر سربانند سونووال نے پارادیپ، اڈیشہ میں پارا دیپ پورٹ اتھارٹی میں 80.427 کروڑ روپے کے سات بڑے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کا افتتاح کیا۔ میکانائزیشن پروجیکٹس جن کا مقصد پارادیپ کی صلاحیت، کارکردگی اور کارگو ہینڈلنگ کی صلاحیتوں کو مزید مضبوط کرنا ہے۔ منصوبے نیویگیشن، کنیکٹیویٹی، حفاظت، پائیداری، رہائشی انفراسٹرکچر اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ پر محیط ہیں، جب کہ میکانائزیشن کے منصوبوں کا مقصد کارگو ہینڈلنگ کو بہتر بنانا اور جہازوں کے ٹرنا راؤنڈ وقت کو کم کرنا ہے۔ مرکزی وزیر کے ساتھ اڈیشہ کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، صنعت، ہنرمندی کی ترقی اور تکنیکی تعلیم کے محکمے، سمپد چندر سوین؛ جگت سنگھ پور کے ایم پی بیبھو پرساد ترائی؛ پارادیپ پورٹ اتھارٹی کے چیئرمین پی ایل ہرانادھ، آئی آر ٹی ایس؛ ڈپٹی چیئرمین ٹی وینو گوپال؛ سینئر حکام، اسٹیک ہولڈرز اور پارادیپ پورٹ کمیونٹی کے ممبران بھی موجود تھے۔ مرکزی وزیر سربانند سونووال نے کہا کہ سرمایہ کاری ایک بڑے سمندری گیٹ وے کے طور پر پارادیپ کی پوزیشن کو مضبوط کرے گی اور پورے مشرقی خطے میں وسیع تر اقتصادی مواقع پیدا کرے گی۔ پارا دیپ بندرگاہ کی صلاحیت میں توسیع صرف ایک بندرگاہ کو مضبوط بنانے کے بارے میں نہیں ہے؛ یہ مشرقی ہندوستان کے لیے ترقی کے ضرب کو پیدا کرنے کے بارے میں ہے۔ گہرے مسودوں، جدید کارگو ہینڈلنگ انفراسٹرکچر، بہتر کنیکٹیویٹی اور زیادہ میکانائزیشن کے ساتھ، پارا دیپ پورے خطے میں تجارت، لاجسٹکس، صنعت اور روزگار کو آگے بڑھانے کے لیے اچھی پوزیشن میں ہے، اور ہندوستان کی عالمی معیشت کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ مرکزی وزیر سربانند سونووال نے کہا کہ پارا دیپ کی ترقی ہندوستان کے سمندری شعبے میں جاری وسیع تر تبدیلی کا حصہ ہے۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی متحرک قیادت میں، ہندوستان نے بحری جدید کاری کے ایک بے مثال مرحلے کا آغاز کیا ہے۔ پچھلے 12 سالوں میں، ہم نے اپنی بندرگاہوں، آبی گزرگاہوں، جہاز رانی اور سمندری صلاحیتوں کو بنیادی طور پر مضبوط کیا ہے، جس سے اس شعبے کو ترقی کا ایک طاقتور محرک بنایا گیا ہے۔

ہند۔لبنان نے دوطرفہ تعلقات کا جائزہ لیا، تعاون کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا
بھارتی سفارتخانہ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ سری پریہ رنگناتھن نے عبدالستار عیسیٰ، سکریٹری جنرل، وزارت خارجہ، لبنان سے ملاقات کی

بیروت: وزارت خارجہ میں سکریٹری (CPV اور OIA) سری پریہ رنگناتھن نے جمعہ کو بیروت میں لبنان کی وزارت خارجہ میں سکریٹری جنرل عبدالستار عیسیٰ سے ملاقات کی اور دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ بیروت میں بھارتی سفارتخانہ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ سری پریہ رنگناتھن نے آج عبدالستار عیسیٰ، سکریٹری جنرل، وزارت خارجہ، لبنان سے ملاقات کی۔ انہوں نے ہندوستان-لبنان کے دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا اور باہمی دلچسپی کے شعبوں میں تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے ریاست میں لبنان کی ریاست میں ابھرتی ہوئی صورتحال پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ سکریٹری رنگناتھن نے ایکس پر کہا کہ بیروت میں آکر خوشی ہوئی اور سکریٹری جنرل امب عبدالستار عیسیٰ سے ملاقات کرکے اپنی مصروفیات کا آغاز کیا۔ ہندوستانی سفارت کار نے لبنان کی قومی اسمبلی کے صدر نبیہ بیری سے بھی ملاقات کی اور ہندوستان-لبنان شراکت داری کو مزید مضبوط کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا، بشمول پارلیمانی تبادلے کے ذریعے۔ انہوں نے علاقائی مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ رنگناتھن دن کے اوائل میں بیروت پہنچے اور سفیر نور رحمان شیخ نے ان کا استقبال کیا۔ وہ 16 سے 21 اگست تک مصر، فلسطین اور لبنان کے اپنے سرکاری دورے کے آخری مرحلے پر ہیں۔ فلسطین کے اپنے دورے کے دوران، سکریٹری نے جنین میں 200 بستروں پر مشتمل انڈین سپر اسپیشلٹی اسپتال کے لیے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں، ریاست فلسطین کے وزیر اعظم محمد مصطفیٰ کے ساتھ، ہندوستان۔فلسطین ترقیاتی شراکت داری میں ایک اہم سنگ میل کے طور پر شرکت کی۔ دونوں فریقوں نے ہسپتال کے منصوبے کے لیے دوطرفہ مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر بھی دستخط کیے، جس میں ایک ٹراما سینٹر کے ساتھ ساتھ پرنٹنگ کے شعبے میں تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم اور تربیت سے متعلق وزارت محنت کے ساتھ ایک ایم او یو بھی شامل ہے۔ رام اللہ میں ریاست فلسطین میں ہندوستان کے نمائندہ دفتر نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ آج کی تقریب نے صحت کی دیکھ بھال، روزگار پر مبنی مہارتوں اور صلاحیت سازی میں ہمارے تعاون کو مزید مضبوط کیا۔ سفیر رنگناتھن اور مصطفیٰ نے دیرینہ ہندوستان۔فلسطین شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے اور باہمی دلچسپی کے کلیدی شعبوں میں دوطرفہ تعاون کو آگے بڑھانے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ عمان کے قونصل جنرل محبوب عیسیٰ الریسی نے کہا کہ عمان اور ہندوستان کے اقتصادی تعلقات روایتی خریدار بیچنے والے لین دین سے اسٹریٹجک کاروباری شراکت داریوں میں منتقل ہونے کے لیے تیار ہیں، جن میں تجارت، مینوفیکچرنگ، لاجسٹکس، بندرگاہوں اور سرمایہ کاری کے اہم مواقع ہیں۔ احمد آباد میں CII گجرات ایکسپورٹ کنکلیو 2026 کے تیسرے ایڈیشن سے خطاب کرتے ہوئے، رئیسی نے کہا کہ عمان حکمت عملی کے لحاظ سے ہندوستانی کاروبار کے لیے ایک گیٹ وے کے طور پر کام کرنے کے لیے پوزیشن میں

سرحدیں محفوظ ہوئے بغیر ہندوستان محفوظ نہیں رہ سکتا

سلی گوڑی (مغربی بنگال): مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے جمعہ کو کہا کہ جب تک سرحدیں محفوظ نہیں ہوں گی، نہ تو مغربی بنگال اور نہ ہی ہندوستان محفوظ رہ سکتا ہے۔ شاہ نے کہا کہ ان کی جانب سے بار بار درخواست کیے جانے کے باوجود سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے ریاست میں ہندوستان-بنگلہ دیش سرحد پر باڑ لگانے کے لیے ضروری زمین فراہم نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے کسی بھی سابق وزیر اعلیٰ نے مسلح سرحدی فورس (ایس ایس بی) یا بارڈر سکیورٹی فورس (بی ایس ایف) کے پروگراموں میں کبھی شرکت نہیں کی۔ شاہ نے اس روایت کو توڑنے پر مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری کو مبارکباد دی۔ سلی گوڑی میں واقع ایس ایس بی فرنٹیئر ہیڈکوارٹر میں مختلف منصوبوں کے سنگ بنیاد اور افتتاحی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے شاہ نے کہا، ''میں نے بی ایس ایف کی جانب سے سرحد پر باڑ لگانے کے لیے زمین فراہم کرنے کی کئی بار درخواست کی، لیکن (سابق وزیر اعلیٰ) ممتا بنرجی نے اسے نظرانداز کردیا۔ میں 2014 سے سرحدی سکیورٹی مضبوط بنانے کے لیے 129.1 ایکڑ زمین کا مطالبہ کر رہا تھا۔ ریاست میں شوبھندو ادھیکاری کی قیادت میں حکومت بننے کے بعد ہی ہمیں یہ زمین ملی۔'' شاہ نے کہا کہ ایس ایس بی کوئی سیاسی تنظیم نہیں ہے اور سابق وزرائے اعلیٰ کا سرحدی فورسز کی تقریبات سے دور رہنا غلط پیغام دیتا تھا۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ وہ آزادی کے بعد ملک میں قائم سابقہ حکومتوں کی جانب سے قومی گیت 'وندے ماترم' کو مناسب احترام نہ دیے جانے پر افسوس محسوس کرتے تھے۔ انہوں نے کہا، ''اس سال یوم آزادی کی تقریب کے دوران لال قلعے میں 'وندے ماترم' کا مکمل ورژن گایا گیا، لیکن اس سے پہلے ہندوستان میں 'وندے ماترم' کا مکمل ورژن کبھی نہیں گایا گیا تھا۔ مجھے اطمینان ہے کہ بنکم چندر چٹرجی کی جانب سے اس کی تخلیق کے 150 ویں سال میں ملک نے بالآخر اس گیت کو مناسب مقام اور شناخت دی ہے۔''

قابل رسائی، سستی اور پائیدار اختراع کیلئے اجتماعی کوششیں ضروری
وزیر نے کہا کہ برکس ایس ٹی آئی تعاون ایک مضبوط پلیٹ فارم میں تبدیل ہوا ہے

نئی دہلی: 14 ویں برکس سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع (ایس ٹی آئی) کی وزارتی میٹنگ کا آغاز یہاں مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس وٹیکنالوجی اور ارتھ سائنسز ڈاکٹر جتیندر سنگھ کے افتتاحی خطاب کے ساتھ ہوا، جنہوں نے وزیر اعظم شری نریندر مودی کی قیادت میں سائنس اور ٹیکنالوجی میں ہندوستان کی ترقی کی تعریف کی۔ برکس کے رکن ممالک کے وفود کا خیر مقدم کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان نے 2026 میں اپنی برکس صدارت کے موضوع کے طور پر تعمیر برائے لچک، اختراع، تعاون اور پائیداری کا انتخاب کیا ہے۔ یہ تھیم اس مشترکہ یقین کی عکاسی کرتا ہے کہ سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراعات کو ترقی کی رفتار کو بڑھا کر اور اقوام کے درمیان مساوی شراکت داری کو فروغ دے کر انسانیت کی خدمت کرنی چاہیے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ مصنوعی ذہانت، کوانٹم ٹیکنالوجیز، جدید مواد، بائیو ٹیکنالوجی، فوٹونکس، جیو اسپیشل ٹیکنالوجیز اور اعلیٰ کارکردگی والے کمپیوٹنگ جیسی ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کے ذریعے دنیا تیزی سے تبدیلی سے گزر رہی ہے۔ اگرچہ یہ ٹیکنالوجیز ترقی کے بے مثال مواقع پیدا کر رہی ہیں، وہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مضبوط بین الاقوامی تعاون کا بھی مطالبہ کرتی ہیں کہ جدت قابل رسائی، سستی، قابل اعتماد اور پائیدار رہے۔ انہوں نے کہا کہ برکس، اپنی وسیع آبادی، سائنسی صلاحیتوں اور بڑھتی ہوئی تحقیقی صلاحیتوں کے ساتھ، ایک تعاون پر مبنی، ذمہ دار اور مستقبل پر مبنی اختراعی ماحولیاتی نظام کو فروغ دینے کے لیے موزوں ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بات چیت کو برقرار رکھنے اور اسے عملی تعاون اور ٹھوس نتائج میں ترجمہ کرنے میں ایس ٹی آئی کی اسٹیئرنگ کمیٹی، سینئر عہدیداروں اور مختلف ایس ٹی آئی ورکنگ گروپس کے تعاون کا بھی اعتراف کیا۔ وزیر نے کہا کہ برکس ایس ٹی آئی تعاون ایک مضبوط پلیٹ فارم میں تبدیل ہوا ہے جس میں تحقیقی تعاون، اختراعی شراکت داری، نوجوان سائنسدانوں کے تبادلے، تحقیقی ڈھانچے اور موضوعاتی ورکنگ گروپس شامل ہیں۔ ہندوستان کی صدارت کے دوران، ابھرتی ہوئی سائنسی اور تکنیکی سرحدوں اور معاشروں کی ترقی کی خواہشات کے ساتھ تعاون کو ہم آہنگ کرنے کیلئے برکس ایس ٹی آئی کی ترجیحات کا ایک جامع جائزہ لیا جارہا تھا۔

بھارت اور ماریشس نے تیل اور گیس کے
تعاون اور سپلائی پر تاریخی مفاہمت نامے پر دستخط کیے

نئی دہلی: مرکزی وزیر پٹرولیم ہردیپ سنگھ پوری نے کہا کہ ہندوستان اور ماریشس نے جمعرات کو ماریشس کے ساتھ تیل اور گیس کے شعبے میں تعاون پر ایک تاریخی مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کیے۔ پوری نے ماریشس کے وزیر تجارت اور صارفین کے تحفظ کے ساتھ مفاہمت نامے پر دستخط کیے، کیونکہ ہندوستان اور ماریشس دوطرفہ توانائی تعاون کو مزید مضبوط کرنے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔ انڈین آئل اور ماریشس کی اسٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن کے درمیان 5 سالہ معاہدے کے ساتھ ساتھ ماریشس کے کامرس اور کنزیومر پروٹیکشن کے عزت مآب وزیر جناب جان مائیکل زوون ساؤ یونگ سک یوین کے ساتھ تیل اور گیس کے تعاون سے متعلق حکومت سے حکومت کے درمیان ایک تاریخی مفاہمت نامے پر دستخط کرتے ہوئے خوشی ہوئی۔ ایکس پر پانچ سالہ معاہدے کے تحت، انڈین آئل ماریشس کو پیٹرول، ڈیزل، سمندری گیس کا تیل اور ایوی ایشن ٹربائن فیول (اے ٹی ایف) فراہم کرے گا، جس سے طویل مدتی سپلائی یقینی، زیادہ قیمت میں استحکام اور توانائی کی حفاظت میں اضافہ ہوگا۔ پوری نے کہا کہ یہ معاہدہ ماریشس کی نقل و حرکت، رابطے اور اقتصادی ترقی کی حمایت کرے گا اور اسے ہندوستان۔ ماریشس کی پائیدار شراکت داری میں ایک نیا سنگ میل قرار دیا۔ انہوں نے کہا، ''انرجی پارٹنرشپ کی تعمیر جو کہ 2001 سے ہے، جب انڈین آئل نے انڈین آئل ماریشس لمیٹڈ کے ذریعے ماریشس کی خدمت شروع کی، یہ سنگ میل ایک قابل اعتماد انرجی پارٹنر کے طور پر ہندوستان کی وشوسنیتا اور عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ پوری نے ماریشس کے وزیر جان مائیکل زوون ساؤ یونگ سک یوین کے ساتھ ہندوستان کی توانائی کی لچک اور توانائی کے شعبے میں تعاون کو مضبوط کرنے کے طریقوں پر بھی بات چیت کی۔ پوری نے کہا، ''ہم نے ہندوستان کی توانائی کی لچک پر تبادلہ خیال کیا، جس نے ہمیں وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی کی قیادت میں اپنے شہریوں کو سستی اور پائیدار توانائی کی مصنوعات کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنانے کے قابل بنایا ہے، جغرافیائی سیاسی چیلنجوں کے باوجود عالمی سپلائی چین میں خلل ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں فریقوں نے توانائی کی سلامتی اور لچک کو بڑھانے اور دوطرفہ تعاون کو گہرا کرنے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔

بھارت اور پولینڈ نے فوجی حکومتوں کو عارضی ثابت کیا: پولینڈ کے سفیر

نئی دہلی: ہندوستان میں پولینڈ کے سفیر پیوتر انٹونی سواتلسکی نے جمعرات کو کہا کہ ہندوستان اور پولینڈ نے یہ ثابت کیا ہے کہ فوجی اور مطلق العنان حکومتیں عارضی ہیں، جب کہ آزادی کی انسانی خواہش پائیدار رہتی ہے، دونوں ملکوں کی غیر ملکی تسلط اور خودمختاری کے لیے جدوجہد کی تاریخوں کے درمیان مماثلتیں ہیں۔ قومی دارالحکومت میں انڈیا-پولینڈ پیپل کنیکٹ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، سواتلسکی نے ہندوستانی اور پولینڈ کے لوگوں کی مشترکہ لچک کو اجاگر کیا، نوآبادیاتی حکمرانی کے خلاف ہندوستان کی جدوجہد اور پولینڈ کی تقسیم، قبضے اور دوسری جنگ عظیم کی تباہی کے تجربے کو یاد کیا۔ پولش ایلچی نے کہا کہ پولینڈ اور ہندوستان دونوں ہی ایسی قومیں ہیں جن کی تعریف ایک ناقابل تسخیر جذبے سے کی گئی ہے۔ ہمارے دونوں لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ وطن سے اتنی شدید محبت کرنے کا کیا مطلب ہے کہ کوئی بھی غیر ملکی قبضہ اس کی روح کو کچل نہیں سکتا۔ پولینڈ کی تاریخ کو یاد کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ یہ ملک 18 ویں صدی کے آخر میں تین تقسیموں کا شکار ہوا اور بعد میں دوسری جنگ عظیم کے دوران بے پناہ مصائب کا شکار بنا۔ سواتلسکی نے کہا، 1939 میں، پولینڈ دوسری جنگ عظیم کی ناقابل تصور ہولناکیوں کا مرکز بن گیا۔ ساٹھ ملین پولش، بشمول تیس لاکھ پولش یہودی، جو کہ پوری آبادی کا 20 فیصد نمائندگی کرتے ہیں، کو منظم طریقے سے قتل کر دیا گیا۔ انہوں نے جنگ کے بعد پولینڈ کی تعمیر نو کو ملک کی لچک کی ایک مثال کے طور پر اشارہ کیا۔ لیکن آج پولینڈ کو دیکھو۔ وارسا کو پتھر کے ذریعے دوبارہ تعمیر کیا گیا تھا، اس کے تاریخی دل کو دوبارہ بنانے کے لیے پرانی پینٹنگز اور یادوں کا استعمال کیا گیا تھا۔ دونوں ممالک کے تجربات سے ایک وسیع سبق لیتے ہوئے سفیر نے کہا، ''ہندوستان اور پولینڈ دونوں نے دنیا کے سامنے یہ ثابت کر دیا کہ سفاک فوجی سلطنتیں اور مطلق العنان حکومتیں عارضی ہیں اور آزادی کی انسانی تڑپ ابدی ہے۔

چین اور پاکستان کی سرحدوں کے قریب ہند۔امریکی فوجیوں کی مشق

نئی دہلی: میدان جنگ کے بدلتے چیلنجوں اور جدید جنگ کی بدلتی ہوئی نوعیت کے درمیان، ہندوستانی اور امریکی افواج ستمبر میں مشق یودھ ابھیاس 2026 کے دوران طویل فاصلے تک اور درست طریقے سے فائر کرنے کی مشق کریں گی۔ سالانہ مشقوں میں جدید جنگی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے طویل فاصلے تک مار کرنے والے ہتھیاروں، درستگی کے حملوں اور انسداد ڈرون نظام پر توجہ دی جائے گی۔ پہلی بار، فوجی ایک ہی تکرار میں دو متنوع جغرافیائی ماحول میں تربیت حاصل کریں گے۔ ہندوستانی دفاعی ذرائع نے بتایا کہ پہلا مرحلہ پاکستان کی سرحد کے قریب راجستھان میں مہاجن فیلڈ فائرنگ رینج میں شیڈول ہے۔ اس کے بعد فورسز چین کے ساتھ لائن آف ایکچوئل کنٹرول کے قریب اتراکھنڈ میں اولی کے اونچائی والے علاقے میں جائیں گی۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے، امریکی فوج کے 11 ویں ایئربورن ڈویژن کے پبلک افیئرز آفیسر میجر ایان روتھ نے آنے والی مشقوں کے حکمت عملی کے مقاصد کا خاکہ پیش کیا۔ میجر روتھ نے کہا، ''مشق یودھ ابھیاس 2026 ستمبر 2026 میں ہندوستان میں منعقد ہوگی۔ اس سال کی مشق میں طویل فاصلے تک مار کرنے والی اور درستگی سے فائر کرنے کے ساتھ ساتھ انسداد یواے ایس نظاموں کا روزگار بھی شامل ہوگا۔ فوج سے فوج کی مشقیں دونوں ممالک کے درمیان مشترکہ انٹرآپریبلٹی اور ثقافتی تبادلے کو بہتر بنانے کے لیے متبادل ہیں۔

برکس نوجوانوں اور کھیلوں کے وزراء کا اجلاس ۲۲،۲۳ ؍اگست کو وشاکھاپٹنم میں
ان وزارتی اجلاسوں میں برکس کے تمام 11 رکن ممالک کے وزراء اور وفود کے سربراہان شرکت کریں گے، تاکہ نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کے شعبے میں تعاون کو مزید مضبوط بنایا جاسکے

وشاکھاپٹنم: ہندوستان اپنی 2026 کی برکس صدارت کے تحت 22 اور 23 اگست 2026 کو بالترتیب آندھرا پردیش کے وشاکھاپٹنم میں برکس نوجوانوں کے وزراء کے اجلاس اور برکس وزرائے کھیل کے اجلاس کی میزبانی کرے گا۔ ان وزارتی اجلاسوں میں برکس کے تمام 11 رکن ممالک کے وزراء اور وفود کے سربراہان شرکت کریں گے، تاکہ نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کے شعبے میں تعاون کو مزید مضبوط بنایا جاسکے۔ ہندوستان کی 2026 کی برکس صدارت کا رہنما موضوع ''لچک، اختراع، تعاون اور پائیداری کے لیے تعمیر'' ہے، جو عوام مرکوز اور انسانیت کو اولین ترجیح دینے کے نقطۂ نظر کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ وزارتی اجلاس ہندوستان کی برکس صدارت کے دوران منعقد ہونے والی ملاقاتوں اور بات چیت کو آگے بڑھائیں گے اور برکس رکن ممالک کے درمیان تعاون کو مزید فروغ دینے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کریں گے۔ نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کے مرکزی وزیر ڈاکٹر منسکھ منڈاویہ ان اجلاسوں کی صدارت کریں گے، جبکہ نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کی وزیر مملکت محترمہ رکشا کھڈسے بھی اجلاس کی کارروائی میں شرکت کریں گی۔ وزارت نوجوانوں و کھیلوں کے اعلیٰ حکام، جن میں، سکریٹری یوتھ افیئر جناب سنیل پالیوال اور سکریٹری اسپورٹس شری ہری رنجن راؤ شامل ہیں، اس وزارتی اجلاس میں شرکت کریں گے۔ سرکاری پروگرام کے مطابق نوجوانوں کے وزراء کے اجلاس کے دوران ڈاکٹر منڈاویہ ملک کے بارے میں بتائیں گے اور محترمہ رکشا کھڈسے اختتامی کلمات ادا کریں گی۔ مورخہ 22 اگست کو ہونے والے برکس نوجوانوں کے وزرائے اجلاس میں نوجوانوں کی ترقی اور بااختیار بنانے کے لیے تعاون کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ اجلاس میں تعلیم، ہنرمندی، کاروباری صلاحیت، فلاح و بہبود اور پائیدار ترقی سمیت مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ اجلاس میں برکس یوتھ کونسل کے اجلاس اور برکس یوتھ سمٹ سے سامنے آنے والی اہم سفارشات پر غور کیا جائے گا اور برکس کی آئندہ صدارتوں کے تحت تعاون کے مستقبل کے شعبوں کی نشاندہی کی جائے گی۔ توقع ہے کہ اجلاس کے اختتام پر برکس نوجوانوں کے وزارتی مشترکہ اعلامیے اور برکس نوجوانوں کے تعاون کے فریم ورک کو اپنایا جائے گا۔ مورخہ 23 اگست کو ہونے والے برکس وزرائے کھیل کے اجلاس میں برکس کے 11 رکن ممالک کے کھیلوں کے وزراء اور وفود کے سربراہان شرکت کریں گے اور کھیلوں کے شعبے میں تعاون کو مضبوط بنانے کے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کریں گے۔ ہندوستان کی 2026 کی برکس صدارت کے تحت کھیلوں سے متعلق شعبے میں روایتی اور مقامی کھیلوں، کھیلوں کی ٹیکنالوجی، کھیلوں کی مصنوعات کی تیاری اور مشترکہ اعلامیے کو حتمی شکل دینے جیسے شعبوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

آسام سیلاب متاثرین کے درمیان امارتِ شرعیہ کی جانب سے پلنگ اور بستر کی تقسیم

ضلع شیو ساگر کے جیوتی ساگر، غور علی، ہیلا ہاکو، لکوہ اور ربولی میں 50 خاندانوں کو راحتی سامان فراہم

آسام: (پریس ریلیز) حضرت امیر شریعت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہٗ کی خصوصی ہدایت پر آسام کے سیلاب متاثرہ علاقوں میں امارتِ شرعیہ بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ، پھلواری شریف، پٹنہ کی جانب سے راحت رسانی اور بازآبادکاری کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ امارتِ شرعیہ کی امدادی ٹیم متاثرین کی حقیقی ضروریات کا جائزہ لے کر انہیں ترجیحی بنیادوں پر ضروری اشیاء فراہم کر رہی ہے، تاکہ سیلاب سے اجڑے خاندانوں کو جلد از جلد معمول کی زندگی کی طرف واپس لایا جا سکے۔ اسی سلسلے میں ضلع شیو ساگر کے شہری حلقہ جیوتی ساگر کے علاوہ غور علی، ہیلا ہاکو، لکوہ اور ربولی کے مختلف علاقوں میں امارتِ شرعیہ کی ٹیم نے سیلاب متاثرین کے درمیان بڑے پیمانے پر پلنگ اور بستر تقسیم کیے۔ ان علاقوں میں 50 ایسے خاندانوں کی نشاندہی کی گئی جن کے گھروں میں سونے اور آرام کرنے کے لیے پلنگ اور بستر کی شدید ضرورت تھی۔ مقامی ذمہ داران کی سفارش اور متاثرین کی ضرورت کا جائزہ لینے کے بعد ان خاندانوں کو لوہے کے پلنگ اور مکمل بستر سیٹ فراہم کیے گئے۔ متاثرین کی ضرورت کے پیشِ نظر یہ لوہے کے پلنگ شیو ساگر کے ناظرہ فیکٹری میں خصوصی طور پر تیار کروائے گئے، تاکہ امدادی رقم کو حقیقی ضرورت کی اشیاء پر صرف کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ مزید 50 خاندانوں کو، جنہیں صرف بستر کی ضرورت تھی، بستر کا ضروری سامان فراہم کیا گیا۔ امارتِ شرعیہ کے ناظمِ اعلیٰ حضرت مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی نے امدادی ٹیم کو واضح ہدایت دی ہے کہ متاثرہ خاندانوں کی ضروریات کا محض عمومی اندازہ لگانے کے بجائے ہر علاقے میں گھر گھر اور خاندان بہ خاندان صورتِ حال کا جائزہ لیا جائے، متاثرین سے براہِ راست ملاقات کی جائے اور جو چیز جس خاندان کو فوری طور پر درکار ہو، اسے ترجیحی بنیاد پر فراہم کیا جائے۔ اسی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے امارتِ شرعیہ کے معاون ناظم اور امدادی ٹیم کے قائد جناب مولانا احمد حسین قاسمی مدنی کی نگرانی میں متاثرین کو ان کی ضرورت کے مطابق پلنگ، بستر اور دیگر راحتی اشیاء فراہم کی گئیں۔ اس موقع پر آسام میں امارتِ شرعیہ کے مقامی ذمہ دار جناب مولانا عریف الحسن نے امارتِ شرعیہ کی اس منظم اور ضرورت پر مبنی راحت رسانی پر دلی تشکر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قدرتی آفات کے موقع پر امدادی کام صرف اشیاء تقسیم کرنے کا نام نہیں، بلکہ اصل ضرورت یہ ہے کہ متاثرین کی حقیقی ضروریات کو سمجھ کر انہیں بروقت پورا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ عام طور پر بعض فلاحی ادارے اپنی سہولت اور اندازے کے مطابق امدادی سامان تقسیم کر دیتے ہیں، لیکن بسا اوقات وہ اشیاء متاثرین کی فوری ضرورت میں شامل نہیں ہوتیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ امارتِ شرعیہ کا طریقۂ کار اس اعتبار سے قابلِ تحسین ہے کہ اس کے ذمہ داران پہلے متاثرہ علاقوں میں پہنچتے ہیں، حالات کا قریب سے مشاہدہ کرتے ہیں، متاثرین سے براہِ راست ملاقات کرتے ہیں، ان کی ضروریات کی فہرست تیار کرتے ہیں اور پھر مقامی ذمہ داران کے مشورے سے ترجیحات طے کر کے راحت رسانی اور بازآبادکاری کا کام مرحلہ وار انجام دیتے ہیں۔ اس منظم طریقۂ کار سے ایک طرف متاثرین کی حقیقی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں، تو دوسری جانب بازآبادکاری کا مؤثر نظام بھی قائم ہوتا ہے اور متاثرہ خاندانوں کو معمول کی زندگی کی طرف لوٹنے میں کم وقت لگتا ہے۔ مولانا عریف الحسن نے کہا کہ اس طریقۂ کار کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ اہلِ خیر حضرات کی جانب سے دی جانے والی امدادی رقم صحیح مقام پر اور صحیح ضرورت کے مطابق خرچ ہوتی ہے، جس سے امداد کا زیادہ سے زیادہ فائدہ مستحق خاندانوں تک پہنچتا ہے۔ دریں اثنا ناظرہ جماعت اور صدرِ جماعت کے ذمہ داران نے بھی امارتِ شرعیہ کی امدادی ٹیم سے ملاقات کی اور سیلاب متاثرین کے لیے کیے جانے والے منظم اور مؤثر کاموں کی ستائش کی۔ انہوں نے حضرت امیر شریعت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی، امارتِ شرعیہ کے ذمہ داران، امدادی ٹیم اور تمام اہلِ خیر حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا، جن کی کوششوں اور تعاون سے آسام کے سیلاب متاثرین کی راحت رسانی اور بازآبادکاری کا یہ سلسلہ مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔ امارتِ شرعیہ کی جانب سے جاری یہ امدادی سرگرمیاں اس عزم کا اظہار ہیں کہ قدرتی آفت سے متاثرہ خاندانوں کو محض وقتی امداد فراہم کرنے کے بجائے ان کی بنیادی ضروریات پوری کر کے انہیں دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑا کرنے کی حتی المقدور کوشش کی جائے، تاکہ سیلاب کی تباہ کاریوں کے بعد ان کے لیے زندگی کا سفر دوبارہ آسان اور باوقار بنایا جا سکے۔

ہندوستان کی ڈیجیٹل ادائیگیوں کی دوڑ کے نئے مرحلے میں داخل

UPI نے 314 لاکھ کروڑ کے ہندسہ کو عبور کیا

نئی دہلی: ہندوستان کے ڈیجیٹل ادائیگیوں کے ماحولیاتی نظام نے 2026 کی پہلی ششماہی میں اپنی تیزی سے توسیع کو جاری رکھا ہے۔ یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) نے ملک کی غالب ادائیگی ریل کے طور پر اپنی پوزیشن کو مضبوط کیا، یہاں تک کہ مصنوعی ذہانت، دھوکہ دہی کی روک تھام اور ریگولیٹری تبدیلیاں کلیدی شعبوں کے طور پر ابھریں جو ترقی کے اگلے مرحلے کو تشکیل دینے والے اہم شعبوں کے طور پر سامنے آئیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق یو پی آئی پر لین دین کی مالیت اسی مدت میں 03.41 لاکھ کروڑ سے بڑھ کر 23.314 لاکھ کروڑ ہوگئی، جو 2.50٪ کے سی اے جی آر میں ترجمہ کرتی ہے۔ گرانٹ تھورنٹن نے کہا کہ مالی سال 26 کے دوران نمو میں اعتدال اس پیمانے کی عکاسی کرتا ہے جو پلیٹ فارم نے پہلے ہی حاصل کیا تھا، جبکہ مرچنٹ کی قبولیت، نئے استعمال کے معاملات اور صارفین کی گہرائی تک رسائی توسیع کی حمایت کرتی رہی۔ وسیع تر ڈیجیٹل ادائیگیوں کے ماحولیاتی نظام میں بھی تیزی سے توسیع ہوئی ہے۔ ڈیجیٹل ادائیگی کے لین دین کا حجم مالی سال 2019-20 میں 572,4 کروڑ سے بڑھ کر مالی سال 2024-25 میں 831,22 کروڑ ہوگیا، جو 9.37٪ کا سی اے جی آر ہے۔ تاہم، اس مدت کے دوران لین دین کی قدر 5.3٪ کی بہت سست سی اے جی آر سے بڑھی، جو 953,2 لاکھ کروڑ سے بڑھ کر 509,3 لاکھ کروڑ تک پہنچ گئی۔ رپورٹ نے کم قیمت، زیادہ تعدد والے یو پی آئی لین دین کے بڑھتے ہوئے پھیلاؤ کو انحراف کی وجہ قرار دیا۔ قبولیت کے بنیادی ڈھانچے میں ترقی ایک اہم محرک رہی ہے۔ مئی 2021 میں پی او ایس ٹرمینلز کی تعداد 45.2 لاکھ سے بڑھ کر مئی 2026 میں 3.115 لاکھ ہوگئی، جبکہ بھارت QR اور یو پی آئی QR کی تعیناتیاں مئی 2026 میں مل کر 7,854 لاکھ تک پہنچ گئیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ تاجر، خاص طور پر چھوٹے کاروبار، زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کے حق میں ہیں کیونکہ QR پر مبنی ادائیگی کے طریقہ کار کو قبول کر رہے ہیں۔ یو پی آئی مارکیٹ، تاہم، مرتکز رہتا ہے۔ فون پے اور گوگل پے نے مل کر مئی 2026 میں لین دین کے حجم کا 5.79٪ اور لین دین کی قیمت کا 7.82٪ حصہ لیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مضبوط مرچنٹ قبولیت، صارف کی واقفیت اور ایکو سسٹم کے انضمام نے نیٹ ورک کے اہم اثرات اور نئے کھلاڑیوں کے لیے پیمانے پر رکاوٹیں پیدا کی ہیں۔

طویل مدت میں ہندوستان کا بڑا حریف پاکستان نہیں چین ہوگا

سابق آرمی چیف نے کہا ہے کہ پاکستان کی جانب سے دہشت گردی کی مسلسل حمایت کے باعث ہندوستان کی فوری توجہ مغربی سرحد پر مرکوز ہے

پونے: ہندوستان کے سابق آرمی چیف جنرل منوج نرونے نے کہا ہے کہ پاکستان کی جانب سے دہشت گردی کی مسلسل حمایت کے باعث ہندوستان کی فوری توجہ مغربی سرحد پر مرکوز ہے، لیکن طویل مدت میں چین مختلف شعبوں میں نئی دہلی کا سب سے بڑا حریف بن کر سامنے آئے گا۔ جنرل نرونے نے چین کے لیے ''دشمن'' کے بجائے ''حریف'' کا لفظ استعمال کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو بیجنگ کے ساتھ اپنے اختلافات مذاکرات اور سفارتی ذرائع سے حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، تاہم کسی بھی ممکنہ مہم جوئی کو روکنے کے لیے مضبوط فوجی صلاحیت اور مؤثر دفاعی تیاری ضروری ہے۔ وہ جمعرات کو اپنی نئی کتاب 'دی کیوریئس اینڈ دی کلاسیفائیڈ: ان ارتھنگ ملٹری متھس اینڈ مسٹریز' کی تقریبِ اجرا سے خطاب کر رہے تھے۔ نرونے نے کہا کہ پاکستان اور چین دونوں ہندوستان کے لیے مختلف نوعیت کے چیلنج ہیں۔ ہندوستان دونوں ممالک کے ساتھ جنگیں لڑ چکا ہے اور دونوں کے ساتھ سرحدی تنازعات بھی موجود ہیں۔ انہوں نے کہا، ''پاکستان اور چین بالکل مختلف معاملے ہیں۔ ہم دونوں کے ساتھ جنگیں لڑ چکے ہیں اور ہماری سرحدیں ابھی تک پوری طرح طے نہیں ہیں، اس لیے دونوں ہمیشہ ہمارے لیے خطرے اور چیلنج کے طور پر ہماری نظر میں رہیں گے۔'' سابق آرمی چیف نے کہا کہ پاکستان کی مسلسل دہشت گردی کی حمایت کی وجہ سے ہندوستان کی توجہ فوری طور پر مغربی سرحدوں کی طرف ہے۔ تاہم، آنے والے برسوں میں چین ہندوستان کا اہم ترین حریف ہوگا۔ انہوں نے کہا، ''طویل مدت میں اور آنے والے برسوں میں چین ہمارا سب سے بڑا حریف ہوگا۔ میں جان بوجھ کر حریف کا لفظ استعمال کر رہا ہوں، دشمن کا نہیں۔'' نرونے کے مطابق چین سیاسی، اقتصادی، تجارتی اور فوجی سمیت تقریباً ہر شعبے میں ہندوستان کا مقابلہ کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ جہاں مسابقت ہوتی ہے، وہاں کسی نہ کسی حد تک تنازع بھی پیدا ہوتا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ایسے اختلافات کو طاقت کے استعمال کے بجائے بات چیت اور مذاکرات کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ طاقت کا استعمال آخری راستہ ہونا چاہیے اور ہندوستان کو ہر وقت اپنی فوجی تیاری مضبوط رکھنی ہوگی۔ جنرل نرونے نے کہا، ''مسلح افواج کو ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔ کسی کو بھی طاقت کے استعمال یا کسی مہم جوئی کی کوشش سے روکنے کے لیے مضبوط دفاعی صلاحیت ضروری ہے۔'' بین الاقوامی دفاعی و تزویراتی ماہرین بھی اب اس بات پر متفق ہیں کہ طویل مدت میں چین ہی ہندوستان کا سب سے بڑا تزویراتی اور اقتصادی حریف ہوگا۔ حالیہ دنوں میں ہندوستان کے سابق آرمی چیف جنرل منوج مکند نرونے نے بھی ایک تقریب میں واضح طور پر کہا ہے کہ پاکستان کی مسلسل دراندازی کی وجہ سے ہندوستان کی توجہ فی الوقت اپنی مغربی سرحد پر ضرور ہے۔

بھارت اور اے ڈی بی نے چنئی کے پانی

صفائی کے منصوبہ کیلئے ۲۳۰ ملین ڈالر کے قرض پر دستخط کئے

نئی دہلی: حکومت ہند اور ایشیائی ترقیاتی بینک (ADB) نے آج چنئی بھر میں پانی کی فراہمی اور صفائی ستھرائی کے بنیادی ڈھانچے کو جدید اور وسعت دینے کے لیے 230 ملین امریکی ڈالر کے قرض کے معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ وزارت خزانہ کے مطابق، قرض کو حتمی شکل دینے کے لیے حکومت ہند اور اے ڈی بی کے درمیان مصروفیت محکمہ اقتصادی امور میں جوائنٹ سکریٹری (ADB اور جاپان) بلدیو پروشارتھا کی رہنمائی میں ہوئی۔

قرض کے رسمی معاہدے پر حکومت ہند کی جانب سے وزارت خزانہ کے تحت اقتصادی امور کے محکمہ کے ڈپٹی سکریٹری سوربھ سنگھ اور اے ڈی بی کی نمائندگی کرنے والے انڈیا ریذیڈنٹ مشن کے کنٹری ڈائریکٹر میو اوکا نے دستخط کیے۔ چنئی کلائمیٹ ریزیلینٹ واٹر سیکیورٹی اینڈ سیوریج پروجیکٹ پہل کا مقصد شہر بھر میں صفائی کی بہتر خدمات کے ساتھ محفوظ اور قابل اعتماد پانی کی فراہمی فراہم کرنا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد موسمیاتی تبدیلیوں کے خلاف لچک پیدا کرنا، صحت عامہ اور معیار زندگی کو سہارا دینا، اور ایک موثر، مالی طور پر قابل عمل شہری پانی کا نیٹ ورک قائم کرنا ہے۔ یہ ترقی اے ڈی بی کی چنئی میں پہلے کی سرمایہ کاری پر استوار ہے تاکہ پانی کی مساوی تقسیم اور فضلہ کے انتظام کی خدمات تک رسائی کو وسیع کیا جا سکے۔ یہ اقدامات حکومت ہند کے کلیدی شہری ترقیاتی پروگراموں سے ہم آہنگ ہیں۔ منصوبے کے دائرہ کار کے تحت حکام 170 کلومیٹر سے زائد پانی کی فراہمی اور سیوریج کی پائپ لائنیں تعمیر کریں گے۔ انفراسٹرکچر پلان میں میٹرو پولیٹن ریجن میں سات واٹر پمپنگ اسٹیشنز اور 38 سیوریج پمپنگ اسٹیشنوں کو اپ گریڈ کرنا بھی شامل ہے۔ مزید برآں، پراجیکٹ کا مقصد کارکردگی پر مبنی معاہدوں کے نفاذ کے ذریعے پانی کی افادیت کے اثاثوں اور آپریشنل مینجمنٹ کو مضبوط بنانا ہے۔ حکومتِ ہند اور ایشیائی ترقیاتی بینک (ADB) نے چنئی میں پانی کی فراہمی اور صفائی ستھرائی کے بنیادی ڈھانچے کو جدید بنانے کے لیے 230 ملین امریکی ڈالر کے قرض کے معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ اس منصوبے کا نام چنئی کلائمیٹ۔ ریزیلینٹ واٹر سیکیورٹی اینڈ سیوریج پروجیکٹ ہے۔ چنئی ملک کا پہلا شہر بن جائے گا جہاں 'کلوزڈ لوپ رنگ- مین واٹر سسٹم' متعارف کرایا جائے گا۔ یہ نظام پانی کے دباؤ کو متوازن رکھے گا اور ہر علاقے میں یکساں پانی پہنچائے گا۔

عمان ہندوستانی کاروبار کیلئے اسٹریٹجک گیٹ وے کے طور پر کام کرے گا

تجارت، مینوفیکچرنگ، لاجسٹکس، بندرگاہوں اور سرمایہ کاری میں ہماری شراکت کو گہرا کرنے کے اہم مواقع موجود ہیں

احمد آباد: عمان کے قونصل جنرل محبوب عیسیٰ الرئیسی نے کہا کہ عمان اور ہندوستان کے اقتصادی تعلقات روایتی خریدار بیچنے والے لین دین سے اسٹریٹجک کاروباری شراکت داریوں میں منتقل ہونے کے لیے تیار ہیں، جن میں تجارت، مینوفیکچرنگ، لاجسٹکس، بندرگاہوں اور سرمایہ کاری کے اہم مواقع ہیں۔ احمد آباد میں CII گجرات ایکسپورٹ کنکلیو 2026 کے تیسرے ایڈیشن سے خطاب کرتے ہوئے، رئیسی نے کہا کہ عمان حکمت عملی کے لحاظ سے ہندوستانی کاروبار کے لیے ایک گیٹ وے کے طور پر کام کرنے کے لیے پوزیشن میں ہے۔ انہوں نے کہا، تجارت، مینوفیکچرنگ، لاجسٹکس، بندرگاہوں اور سرمایہ کاری میں ہماری شراکت کو گہرا کرنے کے اہم مواقع موجود ہیں۔ انہوں نے کہا، ہندوستانی کمپنیاں سپلائی چین کو مضبوط بنانے اور نئی منڈیوں تک رسائی کے لیے عمان کے اسٹریٹجک مقام اور لاجسٹک صلاحیتوں کا فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ عمان خلیج، مشرقی افریقہ اور وسیع تر بین الاقوامی منڈیوں میں پھیلنے کے لیے ہندوستانی کاروباروں کے لیے ایک گیٹ وے کے طور پر کام کرنے کے لیے اچھی پوزیشن میں ہے۔ ہندوستان اور عمان نے یکم جون 2026 کو جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے (CEPA) پر دستخط کیے تھے۔ یہ معاہدہ قیمت کے لحاظ سے عمان کو ہندوستان کی 99.38 فیصد برآمدات تک ڈیوٹی فری رسائی فراہم کرتا ہے، جو اس کی ٹیرف لائنوں کا 98.08 فیصد احاطہ کرتا ہے۔ 1 جون 2026 کو نافذ ہونے کے بعد سے 783 سرٹیفکیٹس آف اوریجن جاری کیے جا چکے ہیں۔ عمان کو برآمد کی جانے والی ایچ ایس 8 ہندسوں کی سطح پر ٹیرف لائنوں کی تعداد بھی مئی 2026 میں 2,879 سے بڑھ کر جون 2026 میں 371,3 ہوگئی، جب کہ حکومتی اعداد و شمار کے مطابق، ان لائنوں کی برآمدات جون میں بڑھ کر 622.8 ملین امریکی ڈالر ہو گئیں جو مئی میں 402.7 ملین امریکی ڈالر تھیں۔ مالی سال 2024-25 کے دوران، ہندوستان اور عمان کے درمیان دوطرفہ تجارت مالی سال 2023-24 میں 94.8 بلین امریکی ڈالر سے بڑھ کر 61.10 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گئی، جب کہ حکومتی اعداد و شمار کے مطابق، اپریل تا اکتوبر 2025 کے دوران تجارت 48.6 بلین امریکی ڈالر رہی۔ عمان کو ہندوستان کی تجارتی سامان کی برآمدات مالی سال 2025-26 میں 02.4 بلین ڈالر تک پہنچ گئی۔

ناظم امارت شرعیہ کے ہاتھوں

علامہ بہاریؒ کی حیات و خدمات پر مشتمل کتاب کا اجراء

پھلواری شریف: (پریس ریلیز) دارالعلوم دیوبند کے مایہ ناز استاذ الاساتذہ، امام المنطق والفلسفہ حضرت علامہ محمد حسین بہاری کی حیات و خدمات اور اوصاف و کمالات پر ان کے صاحبزادے محترم مولانا احمد حسن قاسمی نے ایک جامع کتاب ''سوانح حضرت علامہ بہاریؒ'' کے نام سے تصنیف کر کے ایک بڑا علمی کارنامہ انجام دیا، اسی طرح انہوں نے حضرت علامہ بہاریؒ کے شاگردوں کی طرف سے ایک طرح قرض کو ادا کیا، جس کے لیے وہ سب کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں، یہ باتیں ناظم امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال، مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی نے کتاب کی رسمِ اجرا کرتے ہوئے کہیں، یہ رسمِ اجرا تقریب امارتِ شرعیہ، پھلواری شریف، پٹنہ میں منعقد ہوئی، جس میں ناظم صاحب نے کہا: حضرت علامہ دارالعلوم دیوبند کے ان ممتاز اساتذہ میں تھے، جنہیں محبین فخرِ بہار تک کہتے تھے، آپ بافیض و باکمال مدرس تھے۔ اس موقع پر مرکزی دارالقضاء کے صدر قاضیِ شریعت مولانا مفتی محمد انظار قاسمی نے کہا کہ اگرچہ میں حضرت علامہ کی زیارت سے محروم رہا، مگر ان کے علمی کمالات کے اس قدر تذکرے سنے گویا کہ وہ شخصیت میرے لیے دید و شنید کے مانند ہوگئی، وہ بڑے باکمال اور صاحبِ علم تقویٰ، عالمِ دین تھے۔ امارتِ شرعیہ کے نائب ناظم مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے کہا کہ مصنفِ کتاب نے حضرت علامہ کے تعلق سے بکھرے ہوئے موتیوں کو پرو دیا ہے تاکہ اس سے نئی نسل کو روشنی ملے، میری طرف سے وہ مبارک باد کے مستحق اور قابلِ ستائش ہیں، مولانا سہیل اختر قاسمی نائب قاضیِ شریعت نے کہا کہ حضرت علامہ کی شخصیت ہمہ جہت تھی، وہ ہر فن پر عبور رکھتے تھے، مگر منطق اور فلسفہ میں انہیں کمال درجہ کا درک تھا، مولانا مفتی وصی احمد قاسمی نائب قاضی امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال نے کہا کہ میں نے دارالعلوم دیوبند میں تعلیم کے دوران ان کے علمی کمالات کے بہت چرچے سنے، بلاشبہ علامہ بہاریؒ فخرِ بہار کے لقب کے مستحق تھے، مولانا رضوان احمد ندوی نے کہا کہ حضرت علامہ میرے شفیق استاد تھے، ان کے پڑھانے کا انداز بڑا اچھوتا اور نرالا تھا، مولانا عطاء الرحمن مظاہری ناظم آزاد مدرسہ اسلامیہ ڈھاکہ، ضلع مشرقی چمپارن نے کہا کہ حضرت علامہ دارالعلوم دیوبند کے بے مثال مدرس تھے۔

بلاتحقیق و جانچ پڑتال کے ہیرا گروپ کی جائیدادوں کی نیلامی؟

غیر منصفانہ و غیر قانونی اقدام کا خدشہ، مکمل جانچ پھر کارروائی کا مطالبہ

نئی دہلی/حیدرآباد: ہیرا گروپ آف کمپنیز کی جائیدادوں کی نیلامی کے معاملے میں ایک بار پھر کئی اہم سوالات سامنے آرہے ہیں۔ قانونی ماہرین، متاثرہ سرمایہ کاروں اور ہیرا گروپ کی قانونی ٹیم کی جانب سے یہ مطالبہ سامنے رکھا گیا ہے کہ جائیدادوں کی نیلامی کو حتمی شکل دینے سے قبل متعلقہ ریکارڈ، دعووں، سرمایہ کاری کی اصل رقم، سابقہ ادائیگیوں اور متعلقہ فہرستوں کی غیر جانب دارانہ اور مکمل جانچ کی جائے۔ یہ مطالبہ اس بنیادی اصول پر مبنی ہے کہ اگر کسی فہرست یا ریکارڈ کو ہزاروں کروڑ روپے مالیت کی جائیدادوں کی نیلامی کی بنیاد بنایا جا رہا ہے تو اس فہرست کی صحت، درستگی اور قانونی حیثیت کا مکمل تعین پہلے ہونا چاہیے۔ اگر بنیادی اعداد و شمار ہی متنازع یا قابلِ تصدیق نہ ہوں تو اس بنیاد پر کی جانے والی کارروائی مستقبل میں مزید قانونی پیچیدگیوں کو جنم دے سکتی ہے۔ ہیرا گروپ معاملے میں جس فہرست کا حوالہ دیا جا رہا ہے، اس کے بارے میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس میں بعض نام ایک سے زیادہ مرتبہ درج ہیں۔ اسی طرح بعض IBG نمبرز کے بھی ایک سے زیادہ مرتبہ استعمال ہونے کے سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ اگر یہ اعتراضات ریکارڈ کی جانچ میں درست ثابت ہوتے ہیں تو پھر یہ طے کرنا ضروری ہوگا کہ ایسی تکراری اندراجات نے مجموعی دعووں کی رقم کو کس حد تک متاثر کیا ہے۔ محض کسی فہرست میں درج مجموعی رقم کو حتمی واجب الادا رقم تصور کرنے کے بجائے ہر سرمایہ کار کے معاملے کی الگ الگ جانچ ضروری معلوم ہوتی ہے۔ اس میں اصل سرمایہ کاری، گروپ سے موصول ہونے والی رقم، منافع یا دیگر ادائیگیاں، بقایا رقم اور قانونی طور پر قابلِ قبول دعوے کا تعین شامل ہونا چاہیے۔ ہیرا گروپ کے معاملے میں تقریباً 500 کروڑ روپے کے دعووں کا حوالہ دیا جاتا رہا ہے۔ تاہم یہ ایک اہم سوال ہے کہ آیا یہ پوری رقم حقیقتاً موجودہ اور قابلِ ادائیگی اصل واجبات کی نمائندگی کرتی ہے یا اس میں ایسے دعوے بھی شامل ہیں جن کے حوالے سے پہلے ہی جزوی یا مکمل ادائیگیاں ہو چکی ہیں۔ اگر کسی سرمایہ کار نے اپنی اصل سرمایہ کاری کے برابر رقم واپس حاصل کرلی ہو، یا بعض معاملات میں اس سے زیادہ رقم بطور آمدنی یا منافع حاصل کی ہو، تو ایسے معاملے میں موجودہ بقایا واجب الادا رقم کا از سرِ نو تعین ناگزیر ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اصل سوال صرف یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ''کل دعویٰ کتنے کروڑ روپے کا ہے؟'' بلکہ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اصل سرمایہ کاری کتنی تھی؟ اب تک کتنی رقم واپس کی جا چکی ہے؟ کتنی رقم آمدنی یا منافع کے طور پر ادا ہوئی؟ موجودہ بقایا رقم کتنی ہے؟ ایک ہی سرمایہ کار یا IBG نمبر کہیں ایک سے زیادہ مرتبہ تو شمار نہیں کیا گیا؟ کیا تمام دعووں کی آزادانہ دستاویزی تصدیق مکمل ہو چکی ہے؟ یہاں معاملے کا سب سے اہم پہلو جائیدادوں کی قدر اور مبینہ واجبات کے درمیان تناسب کا ہے۔ اگر مکمل اور غیر جانب دارانہ جانچ کے بعد یہ ثابت ہوتا ہے کہ حقیقی اور قابلِ تصفیہ واجبات متنازع فہرست میں ظاہر کی گئی مجموعی رقم سے کہیں کم ہیں، تو پھر یہ سوال ضرور پیدا ہوگا کہ نسبتاً محدود مالی ضرورت پوری کرنے کے لیے ہزاروں کروڑ روپے مالیت کی جائیدادوں کو فروخت کرنا کس حد تک متناسب، منصفانہ اور ضروری اقدام ہے۔ مثلاً اگر کسی حتمی اور قابلِ تصدیق جانچ کے بعد حقیقی بقایا واجبات تقریباً 100 کروڑ روپے کے اندر محدود رہتے ہیں، تو صرف اس رقم کی وصولی کے لیے اس سے کئی گنا زیادہ مالیت کے اثاثوں کو نیلام کرنے کا جواز، طریقہ کار اور تناسب عوام کے سامنے واضح کیا جانا چاہیے۔ یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جس پر غیر جانب دارانہ تحقیقات کی ضرورت مزید بڑھ جاتی ہے۔ ہیرا گروپ کی قانونی ٹیم کی جانب سے مبینہ طور پر یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ پہلے متعلقہ فہرستوں، دعووں اور واجبات کی جانچ مکمل کی جائے اور اس کے بعد جائیدادوں کی نیلامی کا فیصلہ کیا جائے۔ یہ مطالبہ بادی النظر میں ایک بنیادی قانونی و انتظامی اصول سے مطابقت رکھتا ہے۔ پہلے واجبات کا تعین، پھر اثاثوں کی وصولی۔ اگر کسی معاملے میں واجبات کی مقدار ہی زیرِ سوال ہو تو اثاثوں کی فروخت سے قبل واجبات کی حتمی تعیین زیادہ شفاف طریقہ معلوم ہوتا ہے۔ بصورت دیگر یہ خدشہ پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک متنازع یا غیر حتمی رقم کی بنیاد پر ایسے اثاثے فروخت ہو جائیں جن کی مالیت مبینہ واجبات سے کہیں زیادہ ہو۔ ہیرا گروپ معاملے میں صرف حکومت، تفتیشی ایجنسی یا کسی ایک فریق کے مفادات ہی زیرِ بحث نہیں ہیں۔ اصل توجہ ان سرمایہ کاروں کے حقوق پر بھی ہونی چاہیے جنہوں نے کمپنی میں اپنی رقم لگائی تھی۔ اگر کسی سرمایہ کار کا حقیقی واجب الادا حق موجود ہے تو اسے قانون کے مطابق رقم ملنی چاہیے۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ غلط، دہرے، غیر مصدقہ یا پہلے ہی ادا کیے جا چکے دعووں کو دوبارہ واجبات میں شامل نہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے ایک شفاف کمیٹی یا سرمایہ کار وار حساب کتاب انتہائی اہم ہو سکتا ہے، جس میں ہر سرمایہ کار کی اصل رقم، موصولہ ادائیگیاں اور موجودہ بقایا رقم واضح طور پر درج ہو۔ جائیدادوں کی نیلامی کو آگے بڑھانے سے قبل کم از کم درج ذیل سوالات کا جواب عوام اور متعلقہ فریقوں کے سامنے آنا چاہیے۔

بھارت اور جاپان کا مشترکہ جنگی جہاز سازی اور ٹیکنالوجی منتقلی پر غور

دفاعی تعلقات میں بڑی پیش رفت

نئی دہلی۔ 21/اگست۔ ایم این این۔ بھارت اور جاپان نے اپنے دفاعی اور بحری تعاون کو نئی سطح تک لے جانے کے لیے مشترکہ جنگی جہاز سازی، بحری ڈیزائن اور جدید دفاعی ٹیکنالوجی کی منتقلی کے امکانات پر کام کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ دونوں ممالک نے نئی دہلی میں ایک میری ٹائم سکیورٹی تعاون معاہدے پر دستخط کیے، جسے دوطرفہ دفاعی شراکت داری میں اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ پیش رفت بھارتی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور جاپانی وزیر دفاع شنجیرو کوئیزومی کے درمیان ہونے والی ملاقات کے دوران سامنے آئی۔ دونوں رہنماؤں نے دفاعی صنعتوں کے درمیان تعاون بڑھانے کے ساتھ ایسے منصوبوں کی تلاش پر اتفاق کیا جن میں دونوں ممالک اپنی جہاز سازی، ڈیزائن اور مینوفیکچرنگ صلاحیتوں کو یکجا کر سکیں۔ نئے انتظام کے تحت جاپان کی جانب سے بھارت کی 'میک اِن انڈیا' دفاعی پیداواری صلاحیتوں کے زیادہ استعمال کے امکانات بھی تلاش کیے جائیں گے۔ اس کے ساتھ دونوں ممالک ایک دوسرے کی بندرگاہوں اور بحری جہازوں کی مرمت و دیکھ بھال کی سہولیات استعمال کرنے کے لیے باہمی انتظامات کو آگے بڑھائیں گے۔ دونوں ممالک نے ٹیکنالوجی کی منتقلی اور مشترکہ دفاعی پیداوار پر بھی خصوصی توجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا مقصد صرف دفاعی ساز و سامان کی خرید و فروخت تک محدود رہنے کے بجائے مشترکہ تحقیق، ترقی، ڈیزائن اور پیداوار پر مبنی طویل مدتی صنعتی شراکت داری قائم کرنا ہے۔ معاہدے میں دونوں بحری افواج کے درمیان مشترکہ مشقوں، اہلکاروں اور ماہرین کے تبادلے، لاجسٹک تعاون اور اہم سمندری مواصلاتی راستوں کے تحفظ کے لیے رابطہ بڑھانے پر بھی زور دیا گیا ہے۔ بھارت اور جاپان نے بحری صورتحال سے متعلق معلومات کے تبادلے اور انسانی امداد و قدرتی آفات کے دوران تعاون بڑھانے پر بھی اتفاق کیا۔ یہ دفاعی پیش رفت ہند بحرالکاہل میں چین کی بڑھتی ہوئی فوجی اور بحری سرگرمیوں کے پس منظر میں اہم سمجھی جا رہی ہے۔ بھارت اور جاپان نے آزاد اور کھلے ہند بحرالکاہل کے لیے تعاون مضبوط کرنے اور ایسے یکطرفہ اقدامات کی مخالفت کا اعادہ کیا جو آزادیٔ جہاز رانی میں رکاوٹ پیدا کریں۔ مشترکہ جنگی جہاز سازی کا منصوبہ عملی شکل اختیار کرتا ہے تو یہ بھارت اور جاپان کے دفاعی تعلقات کو روایتی فوجی مشقوں اور ساز و سامان کی خریداری سے آگے لے جا کر مشترکہ دفاعی پیداوار اور جدید ٹیکنالوجی پر مبنی اسٹریٹجک شراکت داری میں تبدیل کرنے کی سمت ایک اہم قدم ثابت ہو سکتا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ڈارون میں ناممکن کو ممکن بنانے کے بعد
بنگلہ دیش کی ٹیسٹ ٹیم کی توجہ سیریز جیتنے پر مرکوز

بنگلہ دیش نے ڈارون میں آسٹریلیا کو شکست دے کر دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں ۰-۱ کی برتری حاصل کر کے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے، لیکن سیریز اپنے نام کرنے کے لیے اسے مکائے میں بھی اسی نوعیت کی کارکردگی دُہرانا ہوگی۔ بنگلہ دیش نے ڈارون میں آسٹریلیا کو شکست دے کر دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں ۰-۱ کی برتری حاصل کر کے

بڑا کارنامہ انجام دیا ہے، لیکن سیریز اپنے نام کرنے کے لیے اسے مکائے میں بھی اسی نوعیت کی کارکردگی دُہرانا ہوگی۔ آسٹریلیا اپنے گھریلو میدان پر دو ٹیسٹ کی سیریز کے دونوں میچ ہارنے سے بچنے کے لیے پوری قوت کے ساتھ واپسی کی کوشش کرے گا۔ بنگلہ دیش کی ڈارون میں ۹ وکٹوں کی شاندار کامیابی کو کرکٹ حلقوں میں زبردست سراہا گیا۔ کوچ فل سمنز نے اسے اپنی بہترین ٹیسٹ فتح قرار دیا ہے۔ اس جیت سے بنگلہ دیش کو ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کی پوائنٹس ٹیبل میں بھی اہم فائدہ ہوا ہے اور مکائے میں کامیابی اسے تیسری پوزیشن تک پہنچا دے گی۔ ڈارون میں بنگلہ دیش کی کامیابی کا راز گیند بازی میں درست لائن ولینتھ، وکٹ حاصل کرنے کی جارحانہ سوچ اور بلے بازی میں صبر تھا۔ تیز گیند بازوں نے آسٹریلیا کی پہلی اننگز کی تمام ۱۰ وکٹ حاصل کئے جبکہ بلے بازوں نے بھی مضبوط کارکردگی دکھائی۔ حسن محمود نے نو وکٹیں حاصل کر کے پلیئر آف دی میچ کا اعزاز حاصل کیا۔ تنزید حسن نے اپنی پہلی ٹیسٹ سنچری بنائی، جبکہ مہدی حسن نے گیند اور بلے دونوں سے نمایاں کردار ادا کیا۔ کپتان نجم الحسن شانتو نے بھی رنز بنانے کے ساتھ میدان میں موثر فیصلے کیے۔ دوسری جانب آسٹریلیا نے دوسرے ٹیسٹ کے لیے جیک ویڈرالڈ کی جگہ میٹ رینشا کو ٹیم میں شامل کیا ہے۔ ویڈرالڈ پہلی اننگز کے ساتھ دوسری اننگز میں بھی ناکام رہے تھے۔ جوش ہیزل ووڈ نے پہلے ٹیسٹ میں چھ وکٹیں حاصل کیں، جبکہ کیمرون گرین کی دوسری اننگز کی سنچری نے آسٹریلیا کو کچھ حوصلہ دیا۔ تاہم سیریز میں واپسی کے لیے آسٹریلیا کو بنگلہ دیش کے پُراعتماد اور مضبوط ارادوں والی ٹیم کے خلاف اس سے کہیں بہتر کارکردگی پیش کرنا ہوگی۔

لیڈز ٹیسٹ: انگلینڈ ۴۰۹ ر رنز پر آل آؤٹ، پاکستان کے خلاف ۲۳۸ ر رنز کی سبقت

لیڈز ٹیسٹ کے تیسرے روز انگلینڈ کی ٹیم اپنی پہلی اننگز میں ۴۰۹ ر رنز بنا کر آل آؤٹ ہوگئی اور پاکستان کے ۱۷۱ ر رنز کے جواب میں ۲۳۸ ر رنز کی برتری حاصل کرلی۔

لیڈز ٹیسٹ کے تیسرے روز انگلینڈ کی ٹیم اپنی پہلی اننگز میں ۴۰۹ ر رنز بنا کر آل آؤٹ ہوگئی اور پاکستان کے ۱۷۱ ر رنز کے جواب میں ۲۳۸ ر رنز کی برتری حاصل کرلی۔ انگلش ٹیم نے تیسرے روز اپنی اننگز ۸ ر وکٹوں پر ۳۶۶ ر رنز سے آگے بڑھائی اور اسکور میں مزید ۴۳ ر رنز کا اضافہ کیا۔ انگلینڈ نے پہلی اننگز میں مجموعی طور پر ۸۹ء۵ ر اوورز بیٹنگ کی۔ پاکستان کی جانب سے علی عثمان نے شاندار گیند بازی کرتے ہوئے ۵ ر وکٹیں حاصل کیں، جبکہ خرم شہزاد نے ۳ ر اور محمد عباس اور محمد علی نے ایک، ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ انگلینڈ کی جانب سے ہیری بروک ۹۱ ر رنز کے ساتھ نمایاں رہے اور سنچری سے قبل پویلین لوٹ گئے۔ جارڈن کوکس نے ۴۷، کپتان جو روٹ نے ۶۶ جبکہ لارنس نے ۵۱ ر رنز بنائے اور ٹیم کو مضبوط مجموعے تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ پاکستان نے اس سے قبل اپنی پہلی اننگز میں ۱۷۱ ر رنز بنائے تھے۔ عبداللہ شفیق نے ۶۱ ر اور امام الحق نے ۴۲ ر رنز کی اننگز کھیلی، جبکہ کپتان سلمان علی آغا ۲۱، خرم شہزاد ۱۴ ر اور محمد رضوان ۱۲ ر رنز بنا کر نمایاں رہے۔ انگلینڈ نے ٹیسٹ کے دوسرے روز کھیل کے اختتام پر ۸۲ ر اوورز میں ۸ ر وکٹوں کے نقصان پر ۳۶۶ ر رنز بنائے تھے اور پاکستان کے خلاف ۱۹۵ ر رنز کی برتری حاصل کرلی تھی۔ تیسرے روز آخری دو وکٹوں کے اضافے کے ساتھ انگلش ٹیم نے اپنی سبقت ۲۳۸ ر رنز تک پہنچا دی۔ علی عثمان نے انگلینڈ کی پہلی اننگز میں پانچ وکٹیں حاصل کر کے ایک منفرد اعزاز بھی اپنے نام کیا۔ وہ انگلینڈ میں ٹیسٹ میچ کے دوران پانچ وکٹیں لینے والے پہلے بائیں ہاتھ کے اسپنر بن گئے۔ جب کہ انگلینڈ کے اسٹار بلے باز اور ٹیسٹ کپتان جو روٹ نے پاکستان کے خلاف پہلے ٹیسٹ میں شاندار ۶۶ ر رنز کی اننگز کھیل کر ہندوستانی لیجنڈ سچن تینڈولکر کے ایک بڑے عالمی ریکارڈ کی برابری کرلی ہے۔ روٹ نے ہیڈنگلے میں پاکستان کے خلاف پہلی اننگز میں ۱۱۲ ر گیندوں پر ۶۶ ر رن بنائے، جس میں ۱۰ ر چوکے شامل تھے۔ اس دوران انہوں نے ٹیسٹ کرکٹ میں اپنی ۶۸ ر ویں نصف سنچری مکمل کی اور سب سے زیادہ ٹیسٹ نصف سنچریوں کے معاملے میں تینڈولکر کے برابر پہنچ گئے۔ سچن تینڈولکر نے اپنے شاندار ٹیسٹ کریئر میں ۲۰۰ ر میچوں کے دوران ۶۸ ر نصف سنچریاں بنائی تھیں۔ ان کے نام ۵۱ ر ٹیسٹ سنچریاں اور ۱۵۹۲۱ ر رنز بھی درج ہیں۔ روٹ نے یہ ۶۸ ر نصف سنچریاں ۱۶۷ ر ٹیسٹ میچوں میں مکمل کی ہیں، یعنی انہوں نے تینڈولکر سے ۳۳ ر کم ٹیسٹ کھیل کر اس ریکارڈ کی برابری کی ہے۔ پاکستان کے خلاف تازہ اننگز کے ساتھ روٹ نے اس ٹیم کے خلاف ٹیسٹ کرکٹ میں اپنے ۱۵۵۳ ر رنز مکمل کر لیے ہیں۔ وہ پاکستان کے خلاف ۱۵۰۰ ر سے زیادہ ٹیسٹ رنز بنانے والے صرف دوسرے بلے باز بن گئے ہیں۔ ان سے پہلے انگلینڈ کے سابق بلے باز ایلسٹر کک نے پاکستان کے خلاف ۱۷۱۹ ر رنز بنائے تھے۔ پاکستان کے خلاف روٹ کی یہ آٹھویں نصف سنچری تھی جبکہ وہ اس ٹیم کے خلاف دو سنچریاں بھی بنا چکے ہیں۔ روٹ کی ۶۶ ر رنز کی اننگز نے انہیں بطور ٹیسٹ کپتان سب سے زیادہ ۵۰ ر پلس اسکور بنانے والے بلے بازوں کی فہرست میں بھی اوپر پہنچا دیا۔ ان کے بطور کپتان ۵۰ ر یا اس سے زیادہ رنز کے ۴۲ ر اسکور ہوگئے ہیں، جس کے ساتھ انہوں نے ویسٹ انڈیز کے سابق کپتان کلائیو لائیڈ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ روٹ کی اننگز کی بدولت انگلینڈ نے ہیڈنگلے ٹیسٹ میں پاکستان کے خلاف مضبوط پوزیشن بنالی۔ پاکستان اپنی پہلی اننگز میں صرف ۱۷۱ ر رنز پر آل آؤٹ ہوگیا تھا، جبکہ دوسرے دن کے اختتام پر انگلینڈ نے ۳۶۶ / ۸ ر بنا کر ۱۹۵ ر رنز کی اہم برتری حاصل کرلی۔ روٹ نے جارڈن کاکس کے ساتھ اہم شراکت داری قائم کی۔ کاکس نے اپنے ڈیبیو ٹیسٹ میں ۴۷ ر رنز بنائے، جبکہ روٹ ۶۶ ر رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوئے۔ روٹ کی یہ کامیابی ان کے شاندار ٹیسٹ کریئر میں ایک اور تاریخی سنگِ میل ہے۔ اب سچن تینڈولکر اور جو روٹ مشترکہ طور پر ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ ۶۸ ر نصف سنچریاں بنانے والے بلے باز ہیں۔

کیا بچوں کیلئے کھیل بھی بنے گا بنیادی حق؟ سپریم کورٹ میں ۲۲ ر ستمبر کو اہم سماعت

بچوں کے لیے کھیل اور جسمانی سرگرمیوں کو بنیادی حق قرار دینے کے مطالبے پر سپریم کورٹ میں اہم سماعت ہوئی

نئی دہلی: بچوں کے لیے کھیل اور جسمانی سرگرمیوں کو بنیادی حق قرار دینے کے مطالبے پر سپریم کورٹ میں اہم سماعت ہوئی۔ عدالت نے اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے اگلی سماعت کے لیے 22 ستمبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔ تاہم، سپریم کورٹ نے فی الحال کھیل کو بنیادی حق قرار نہیں دیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ آج کے دور میں بچے اپنا کافی وقت موبائل فون، انٹرنیٹ اور دیگر ڈیجیٹل سرگرمیوں میں گزار رہے ہیں۔ ایسے ماحول میں اسکولوں میں کھیل اور جسمانی سرگرمیوں کو مناسب اہمیت دینا ضروری ہے۔ عدالت نے اس بات کی جانب بھی اشارہ کیا کہ کھیلوں کو لازمی نصاب کا حصہ بنانا بچوں کی مجموعی نشوونما کے لیے اہم ہوسکتا ہے۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ اس معاملے کی سماعت کررہی ہے۔ سینئر وکیل گوپال شنکر نارائنن عدالت کے معاون یعنی 'ایمی کس کیوری' کے طور پر عدالت کی مدد کررہے ہیں۔ درخواست میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ بچوں کے لیے کھیل اور جسمانی سرگرمیوں سے متعلق تعلیم کو بنیادی حق کے طور پر تسلیم کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی اسکولوں میں کھیلوں کی تعلیم کو لازمی نصاب کا حصہ بنانے کی بھی اپیل کی گئی ہے۔ سماعت کے دوران عدالت نے ڈیجیٹل دور میں بچوں کے کھیل کے میدانوں اور جسمانی سرگرمیوں سے دور ہونے پر تشویش کا اظہار کیا۔ سپریم کورٹ نے اس معاملے میں پہلے پیش کی گئی رپورٹ کا بھی حوالہ دیا۔ عدالت کے معاون نے بتایا کہ 17 مارچ 2022 کو اس مسئلے پر ایک رپورٹ عدالت میں پیش کی گئی تھی۔ عدالت نے ہدایت دی کہ رپورٹ کی سافٹ کاپی تمام ریاستوں اور متعلقہ فریقوں کے وکلا کو فراہم کی جائے۔ ریاستوں کو اپنی رائے اور جواب داخل کرنے کے لیے دو ہفتے کا وقت دیا گیا ہے۔ مرکزی حکومت سے بھی عدالت نے اپنا موقف واضح کرنے کو کہا ہے۔ مرکز کی جانب سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل کے ایم نٹراج پیش ہوئے۔ انہوں نے عدالت کو بتایا کہ مرکز کی جانب سے اس معاملے میں جواب ابھی داخل کیا جانا باقی ہے۔ درخواست میں دلیل دی گئی ہے کہ بچوں کی ترقی صرف کتابی تعلیم اور کلاس روم تک محدود نہیں ہونی چاہیے۔ جسمانی سرگرمیاں بچوں کی صحت اور فٹنس کے ساتھ ساتھ نظم وضبط، ٹیم اسپرٹ، قیادت کی صلاحیت اور ذہنی نشوونما میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ 2022 میں عدالت کے سامنے پیش کی گئی رپورٹ میں اسکولوں میں بچوں کی کھیلوں کی سرگرمیوں کے لیے روزانہ کم ازکم 90 منٹ کا وقت مقرر کرنے کی سفارش بھی کی گئی تھی۔ فی الحال آئین کے آرٹیکل 21 اے کے تحت 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کو مفت اور لازمی ابتدائی تعلیم کا بنیادی حق حاصل ہے۔ اب اہم سوال یہ ہے کہ کیا کھیل اور جسمانی تعلیم کو بھی بچوں کے بنیادی حقوق کے دائرے میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ 22 ستمبر کو ہونے والی اگلی سماعت میں مرکز اور ریاستوں کے جوابات کے بعد اس اہم معاملے میں مزید پیش رفت متوقع ہے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے سے ملک کے اسکولوں میں کھیل اور جسمانی تعلیم کی اہمیت کو ایک نئی سمت مل سکتی ہے۔

کناڈا کرکٹ میں مچا ہنگامہ، ۳ ر ماہ میں ہی چیف کوچ نے دیا استعفیٰ
مونٹی دیسائی نے کہی یہ بڑی بات

کناڈا مرد کرکٹ ٹیم کچھ دنوں سے میچ فکسنگ کے الزامات میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس درمیان ٹیم کے چیف کوچ مونٹی دیسائی نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا کے ذریعہ یہ جانکاری دی۔ مونٹی دیسائی نے کناڈا کرکٹ ٹیم کے چیف کوچ کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہیں اسی سال مئی میں دوسری بار چیف کوچ مقرر کیا گیا تھا، ان کی دوسری مدت صرف تین ماہ کی رہی۔ انہوں نے سوشل میڈیا پوسٹ کرتے ہوئے اپنے عہدے چھوڑنے کی جانکاری دی۔ ان کا ٹیم کا ساتھ چھوڑنے کا فیصلہ ایسے وقت میں آیا، جب کناڈا ٹیم گزشتہ کافی وقت سے میچ فکسنگ کے الزامات میں گھری ہوئی ہے۔ مونٹی دیسائی نے اپنے دوسری مدت کو چھوٹا، لیکن اہم بتایا۔ انہوں نے اپنے سوشل میڈیا پیج پر لکھا، "چھوٹا لیکن معنی خیز باب"۔ ہر ماحول آپ کو کچھ نیا سکھاتا ہے۔ یہاں ملے تجربے نے میرے اعتماد کو مزید مضبوط کیا کہ پائیدار کارکردگی اعتماد، وقت، مضبوط رشتوں، تیاری اور ٹیم ورک پر بنتی ہے۔" انہوں نے کھلاڑیوں اور سپورٹنگ اسٹاف کا بھی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے لکھا، "کھلاڑیوں، سپورٹ اسٹاف اور اس سفر میں ساتھ دینے والے سبھی لوگوں کا شکریہ۔ میں بنے رشتوں، سیکھی گئی باتوں اور تعاون دینے کے موقع کے لئے شکرگزار ہوں۔ کناڈائی کرکٹ کی مسلسل ترقی اور کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔" مونٹی دیسائی کا اپنے عہدے سے استعفیٰ ایسے وقت آیا، جب کناڈائی کرکٹ بحرانی سے گزر رہا ہے۔ ٹی-20 ورلڈ کپ 2026 کے بعد آئی سی سی کی اینٹی کرپشن یونٹ نے بدعنوانی سے متعلق جانچ شروع کی تھی۔ اس کے بعد آئی سی سی نے کناڈا بورڈ کی فنڈنگ روک دی، پھر ان کی ایسوسی ایٹ رکنیت معطل کردی۔ کرکٹ کناڈا کی بحالی کے لئے کچھ شرائط رکھی گئی تھیں۔ مونٹی دیسائی ویسٹ انڈیز ٹیم کے بلے بازی کوچ بھی رہ چکے ہیں۔ سال 2019 میں وہ متحدہ عرب امارات (یواے ای) کے بلے بازی کوچ رہے تھے۔ وہ آئی پی ایل ٹیم راجستھان رائلس اور گجرات لائنس کے ساتھ بھی کام کر چکے ہیں۔

اداکار ارجن رامپال نے رچائی دوسری شادی
گووا میں گرل فرینڈ گیبریئلا کے ساتھ رجسٹرڈ میرج

پنجی: بالی ووڈ اداکار ارجن رامپال نے گووا میں اپنی گرل فرینڈ گیبریئلا ڈیمیٹر یاڈیس کے ساتھ شادی رجسٹر کرالی۔ دونوں نے میپوسا کے سب رجسٹرار دفتر میں یو سی سی کے تحت شادی کی رسمی کارروائی مکمل کی۔ بالی ووڈ اداکار ارجن رامپال نے جمعہ کو گووا میں اپنی طویل عرصے سے گرل فرینڈ رہیں گیبریئلا ڈیمیٹر یاڈیس کے ساتھ شادی رجسٹر کرالی۔ دونوں نے شمالی گووا ضلع کے میپوسا میں واقع سب رجسٹرار دفتر میں قریبی دوستوں کی موجودگی میں شادی کی رجسٹریشن سے متعلق رسمی کارروائیاں مکمل کیں۔ سب رجسٹرار سورج ویرنیکر کے مطابق ارجن رامپال اور گیبریئلا ڈیمیٹر یاڈیس کی شادی گووا میں نافذ یکساں سول کوڈ (یو سی سی) کے تحت رجسٹر کی گئی ہے۔ جنوبی افریقہ کی شہری گیبریئلا اور ارجن رامپال فی الحال پنجی کے قریب واقع سوکوروگاؤں میں رہ رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق دونوں سادہ لباس میں تقریباً شام چار بجے رجسٹرار دفتر پہنچے۔ شادی کی رجسٹریشن کے لیے مقامی قوانین کے تحت پہلی اور دوسری بار دستخط کے درمیان لازمی 15 دن کی مدت سے چھوٹ حاصل کرنے کے لیے دونوں نے مقامی عدالت کے اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر سے خصوصی اجازت لی تھی۔ سب رجسٹرار نے بتایا کہ شادی کا سرٹیفکیٹ 15 دن مکمل ہونے کے بعد جوڑے کو فراہم کیا جائے گا۔ ارجن رامپال کی یہ دوسری شادی ہے۔ گیبریئلا کے ساتھ رشتے میں آنے سے قبل ان کی شادی سابق سپر ماڈل اور کاروباری شخصیت مہر جیسیا سے ہوئی تھی۔ دونوں نے 1998 میں شادی کی تھی اور ان کی دو بیٹیاں ماہیکا اور مائرہ ہیں۔ ارجن رامپال اور مہر جیسیا نے 2018 میں علیحدگی کا اعلان کیا تھا۔ اس وقت دونوں نے کہا تھا کہ یہ فیصلہ باہمی رضامندی اور ایک دوسرے کے احترام کے ساتھ کیا گیا ہے۔ 2019 میں دونوں کی طلاق ہوگئی۔ طلاق کے بعد بھی ارجن رامپال نے متعدد مواقع پر کہا ہے کہ وہ اپنی دونوں بیٹیوں کی پرورش مہر جیسیا کے ساتھ مل کر کر رہے ہیں۔ گیبریئلا ڈیمیٹر یاڈیس اور ارجن رامپال طویل عرصے سے ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات میں ہیں اور ان کے دو بیٹے بھی ہیں۔

جنوبی ہند کی لیجنڈری اداکارہ سوکار جانکی کا 94 برس کی عمر میں انتقال

سوکار جانکی کا ۹۴ ر برس کی عمر میں چنئی کے اسپتال میں انتقال ہوگیا، انہوں نے ۴ ر سو سے زائد فلموں اور سیکڑوں اسٹیج شوز میں کام کیا

چنئی: جنوبی ہند کی لیجنڈری اداکارہ سوکار جانکی 94 برس کی عمر میں جمعہ کو چنئی کے ایک اسپتال میں انتقال کر گئیں۔ خاندانی ذرائع کی جانب سے جاری پریس نوٹ کے مطابق انہوں نے دوپہر ایک بج کر 59 منٹ پر آخری سانس لی۔ وہ عمر رسیدگی کے باعث طبیعت خراب ہونے کے بعد اسپتال میں زیر علاج تھیں اور گزشتہ کچھ عرصے سے انتہائی نگہداشت یونٹ (آئی سی یو) میں داخل تھیں۔ سوکار جانکی کا اصل نام سنکرا منچی جانکی تھا اور وہ 1931 میں پیدا ہوئی تھیں۔ فلمی دنیا میں قدم رکھنے کے بعد انہیں 'سوکار جانکی' کے نام سے شہرت ملی۔ انہوں نے اپنے فلمی کیریئر کا آغاز تلگو فلم 'شاوکارو' سے کیا تھا، جس کی ہدایت کاری ایل وی پرساد نے کی تھی۔ اسی فلم کی کامیابی کے بعد ان کے نام کے ساتھ 'سوکار' کا لقب جڑ گیا اور وہ اسی نام سے فلمی دنیا میں پہچانی جانے لگیں۔ سوکار جانکی نے 1952 میں تمل فلم 'ولیا پتی' کے ذریعے تمل سینما میں قدم رکھا۔ بہت جلد وہ تمل فلم انڈسٹری کی معروف اداکاراؤں میں شمار ہونے لگیں۔ اس دور میں جب خواتین اداکاراؤں کے کردار عموماً روایتی نوعیت تک محدود رہتے تھے، سوکار جانکی نے مختلف اور مشکل کرداروں کو کامیابی سے نبھاتے ہوئے اپنی الگ شناخت قائم کی۔ انہوں نے اپنے دور کے تقریباً تمام بڑے اداکاروں کے ساتھ مرکزی کردار ادا کیے۔ تاہم، ان کی اداکاری کی خاص بات یہ رہی کہ انہوں نے وقت کے ساتھ خود کو محض ہیروئن کے کرداروں تک محدود نہیں رکھا۔ عمر بڑھنے کے ساتھ انہوں نے کامیابی سے کردار اداکارہ کے طور پر اپنی جگہ بنائی اور مختلف نوعیت کے کرداروں میں بھی ناظرین کی توجہ حاصل کی۔ سوکار جانکی کا فلمی سفر سات دہائیوں سے زیادہ عرصے پر محیط رہا۔ اس دوران انہوں نے تمل، تیلگو، کنڑ اور ملیالم زبانوں کی فلموں میں کام کیا اور 400 سے زائد فلموں میں اپنی اداکاری کے جوہر دکھائے۔ ان کی آخری فلم 2023 میں ریلیز ہونے والی تیلگو فلم 'انی منچی شکونا مولے' تھی۔ فلموں کے علاوہ سوکار جانکی تھیٹر اور ٹیلی ویژن سے بھی طویل عرصے تک وابستہ رہیں۔ انہوں نے 300 سے زیادہ اسٹیج شوز میں حصہ لیا، جبکہ متعدد ٹیلی ویژن پروگراموں میں بھی نظر آئیں۔ ہندوستانی سنیما میں ان کی طویل اور نمایاں خدمات کے اعتراف میں انہیں متعدد اعزازات سے نوازا گیا۔ انہیں کلائی مانی سمیت کئی اہم اعزازات حاصل ہوئے۔ حکومت ہند نے 2022 میں انہیں ملک کے ممتاز شہری اعزاز پدم شری سے بھی نوازا تھا۔ سوکار جانکی کے انتقال سے جنوبی ہند کی فلمی دنیا میں ایک طویل اور قابل ذکر اداکاری کے دور کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ سات دہائیوں سے زیادہ عرصے تک فلم، تھیٹر اور ٹیلی ویژن میں فعال رہنے والی اداکارہ نے اپنی متنوع اداکاری کے ذریعے کئی نسلوں کے ناظرین پر گہرا اثر چھوڑا۔

تیرے نام کی بھومیکا چاؤلہ نے کئی فلموں سے شہرت پائی

ہندی فلمی دنیا میں بعض اداکارائیں ایسی ہوتی ہیں جو چند بڑی فلموں کے ذریعے ناظرین کے ذہن میں گہری جگہ بنا لیتی ہیں۔

ہندی فلمی دنیا میں بعض اداکارائیں ایسی ہوتی ہیں جو چند بڑی فلموں کے ذریعے ناظرین کے ذہن میں گہری جگہ بنا لیتی ہیں۔ ان کی فلموں کی تعداد شاید بہت زیادہ نہ ہو، لیکن ان کے کردار دیر تک یاد رہتے ہیں۔ بھومیکا چاؤلہ بھی ایسی ہی اداکارہ ہیں۔ سلمان خان کے ساتھ ۲۰۰۳ء کی فلم 'تیرے نام' میں نرجرا کے کردار نے انہیں پورے ملک میں شہرت دی، لیکن بھومیکا کی کہانی صرف بالی ووڈ تک محدود نہیں۔ دراصل ان کی اصل فلمی شناخت جنوبی ہندوستانی سنیما، خاص طور پر تیلگو فلموں میں بنی، جہاں انہوں نے اپنے کریئر کے ابتدائی برسوں ہی میں کئی اہم فلموں کے ذریعے خود کو ایک سنجیدہ اداکارہ ثابت کر دیا تھا۔ آج بھی وہ مختلف زبانوں کی فلموں میں کردار ادا کر رہی ہیں اور ۲۰۲۶ء میں بھی ان کی فلم ریلیز ہوچکی ہے۔ بھومیکا چاؤلہ کا اصل نام رچنا چاؤلہ بتایا جاتا ہے۔ ان کی پیدائش ۲۱ ر اگست ۱۹۷۸ء کو نئی دہلی میں ہوئی۔ ان کا تعلق ایک پنجابی خاندان سے ہے اور ان کے والد فوج میں افسر رہے ہیں۔ فوجی پس منظر کی وجہ سے ان کا بچپن ایک جگہ نہیں گزرا بلکہ والد کی مختلف مقامات پر پوسٹنگ کے باعث انہیں ہندوستان کے کئی حصے دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کے بڑے بھائی بھی فوج میں رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شخصیت میں شروع ہی سے نظم وضبط اور سادگی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ انہوں نے دہلی میں اپنی تعلیم مکمل کی۔ ممبئی کی جانب ان کا سفر ۱۹۹۷ء میں شروع ہوا، جب انہوں نے اداکاری سے پہلے اشتہارات اور میوزک ویڈیوز میں کام کرنا شروع کیا۔ پونڈز ٹیلکم پاؤڈر کے اشتہار نے انہیں خاصی شناخت دلائی۔ اس دور میں میوزک ویڈیوز نوجوان چہروں کے لیے فلموں تک پہنچنے کا ایک اہم راستہ تھے، بھومیکا نے بھی اسی راستے سے شوبز کی دنیا میں قدم مضبوط کیا۔ ان کے ابتدائی کام میں ٹیلی ویژن کے پروگرام بھی شامل رہے، جس نے کیمرے کے سامنے ان کے اعتماد کو مزید بڑھایا۔ بھومیکا کے فلمی سفر کا باقاعدہ آغاز ۲۰۰۰ء کی تیلگو فلم 'یووا کوڈؤ' سے ہوا، جس میں انہوں نے سمنتھ کے مقابل کام کیا۔ اگرچہ یہ ان کی پہلی فلم تھی، لیکن ان کی اصل مقبولیت اس کے فوراً بعد آئی۔ ۲۰۰۱ء کی تیلگو فلم 'کشی' نے انہیں جنوبی ہندوستان میں ایک معروف چہرہ بنا دیا۔ اس فلم میں پون کلیان ان کے ہیرو تھے اور بھومیکا کی اداکاری کو خاصی پذیرائی ملی۔ ان کے کریئر کی ابتدائی کامیابیوں میں 'کشی' کو خاص مقام حاصل ہے اور اسی فلم کے لیے انہیں بہترین اداکارہ کا فلم فیئر ایوارڈ ساؤتھ بھی ملا۔ پھر ۲۰۰۳ء وہ سال آیا جس نے بھومیکا چاؤلہ کی شناخت پورے ہندوستان میں بدل دی۔ سلمان خان کے ساتھ 'تیرے نام' ریلیز ہوئی۔ فلم میں سلمان خان نے رادھے کا کردار ادا کیا، جب کہ بھومیکا نے نرجرا کا کردار ادا کیا۔ ایک طرف رادھے کا جنون، غصہ اور جذباتی انتشار تھا، دوسری طرف نرجرا کی خاموشی، معصومیت اور محبت۔ اس کے بعد بھی بھومیکا نے ہندی اور تیلگو زبان کی کئی فلموں میں اہم کردار ادا کر کے اپنی منفرد شناخت قائم کی ہے۔ آج بھی بھومیکا چاؤلہ فلموں میں کام کررہی ہیں اور شہرت حاصل کررہی ہیں۔

آیوشمان نے بچوں کے محفوظ بچپن کی اپیل کی

یونیسیف کے زیر اہتمام پروگرام کے تحت کھرانہ نے بچوں، نوعمر بچیوں اور برادری کے ارکان سے بات چیت کر کے یہ سمجھنے کی کوشش کی کہ کس طرح خاندان اور برادری پر مبنی دیکھ بھال کا نظام نقل مکانی کرنے والے خاندانوں کے بچوں کو تعلیم، صحت، غذائیت اور نفسیاتی وسماجی تعاون سے جوڑنے میں مدد کررہا ہے۔ یونیسیف انڈیا کے قومی سفیر اور اداکار آیوشمان کھرانہ نے مہاراشٹر کے ضلع جالنہ کا دورہ کر کے سیزنل مائیگریشن سے متاثرہ بچوں اور ان کے خاندانوں سے ملاقات کی اور بچوں کے محفوظ و مامون بچپن کی ضرورت پر زور دیا۔ یونیسیف کے زیر اہتمام پروگرام کے تحت کھرانہ نے بچوں، نوعمر بچیوں اور برادری کے ارکان سے بات چیت کر کے یہ سمجھنے کی کوشش کی کہ کس طرح خاندان اور برادری پر مبنی دیکھ بھال کا نظام نقل مکانی کرنے والے خاندانوں کے بچوں کو تعلیم، صحت، غذائیت اور نفسیاتی وسماجی تعاون سے جوڑنے میں مدد کررہا ہے۔ اس موقع پر آیوشمان کھرانہ نے کہا کہ مجبوری میں کی جانے والی موسمی نقل مکانی کئی خاندانوں کی تلخ حقیقت ہے، لیکن کسی بھی بچے کو اپنے حالات کی وجہ سے اپنا بچپن نہیں کھونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جالنہ میں انہوں نے دیکھا کہ برادری مل کر نقل مکانی سے متاثرہ بچوں کی حفاظت کررہی ہے اور انہیں خاندان، دیکھ بھال اور تعاون سے جوڑے ہوئے ہے۔ کِن شِپ کیئر نہ صرف بچوں کو محفوظ گھر فراہم کرتا ہے، بلکہ رشتوں کو برقرار رکھنے، اعتماد بڑھانے اور بہتر مستقبل کی امید پیدا کرنے میں بھی مدد کرتا ہے۔ انہوں نے نوجوان کمیونٹی لیڈروں اور بال متروں سے بھی ملاقات کی۔ کھرانہ نے کہا کہ بال متر بچوں کے حقوق، تحفظ اور بہبود کے لیے اہم کردار ادا کرتے ہیں اور بچوں کو اسکول میں برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ چائلڈ لیبر اور کم عمری کی شادی جیسے خطرات کو روکنے میں مدد کرتے ہیں۔ آیوشمان کھرانہ نے کہا کہ ہندستان میں بچوں کے تحفظ کے لیے مضبوط قوانین موجود ہیں، جن میں جوینائل جسٹس ایکٹ بھی شامل ہے، جس نے اس سال اپنے دس سال مکمل کیے ہیں۔ اب یہ یقینی بنانا ضروری ہے کہ ان حفاظتی تدابیر کا فائدہ ہر بچے اور خاندان تک پہنچے، خاص طور پر ان خاندانوں تک جو موسمی نقل مکانی کے چیلنجوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے ۱۸ ر سالہ شلپا سے بھی ملاقات کی، جو پہلے اپنے خاندان کے ساتھ نقل مکانی کر چکی تھیں۔ اب انہوں نے اسکول کی تعلیم مکمل کر کے ایک پیشہ ورانہ کورس میں داخلہ لیا ہے۔ کھرانہ نے کہا کہ لڑکیوں کے خواب تبھی پورے ہوسکتے ہیں جب بچے تعلیم یافتہ، صحت مند اور محفوظ ماحول میں پروان چڑھیں۔ انہوں نے ایسے خاندان سے بھی ملاقات کی جو اپنے دو چھوٹے پوتے پوتیوں کی دیکھ بھال کررہا ہے کیونکہ ان کے والد سیزنل کام کے لیے نقل مکانی کرتے ہیں۔ برادری اور بال متروں کے تعاون سے بچے اسکول میں تعلیم حاصل کررہے ہیں اور انہیں غذائیت اور ویکسینیشن جیسی سہولیات مل رہی ہیں۔